اپنے وقت کے مایہ ناز لکھاری رابرٹ لڈلم کے ناول کا انتخاب

وبائی دہشت

امجد رئیس

ہر دور کے انسان کے لیے ایک میدانِ عمل ہوتا ہے... جہاں انسان ہر طرح کے کردار میں نظر آتا ہے... یہی کردار کسی بھی داستاں کی جان ہوتے ہیں... یہ مصنف کا کمال ہوتا ہے کہ وہ قارئین کے سامنے زندہ اور جیتے جاگتے کرداروں کو سامنے لاکر کھڑا کردیتا ہے... ایسے کردار جن کے پاس ذہن بھی ہے اور روح بھی... چاہے تو نفرت کرے یا محبت... بہادر بنے یا بزدل... نیک یا بدباطن... بے لوث یا مفاد پرست... مادہ پرست بنے... عالمی بساط پر پھیلے ایسے ہی کرداروں کی حیلہ سازیاں... جو ہر پل مہروں کے مانند متحد و متحرک تھے... ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک... جزیرہ در جزیرہ... زمین سے فضا اور فضاؤں سے خلا تک کا زہریلا کھیل جاری تھا... جرم اور قانون کے محافظوں کا ٹکراؤ اور لمحہ بہ لمحہ بڑھتی کشمکش ان کے اضطراب و اختیار کو للکار رہی تھی... کبھی مجرموں کا پلڑا بھاری تھا تو کبھی سازشوں کی راہ میں کھڑے کھلاڑی اپنے عزم... ہمت اور شکستگی کے جذبے سے دور موت سے پنجہ آزما تھے... پل پل رنگ بدلتی داستاں کے ہزار رنگ...

لہو میں ڈوبی خوں رنگ سازش کے اسرار و رموز......

ایک ناقابلِ فراموش ناول کے نشیب و فراز......

وہ تاریخی مقام پوٹوماک کا الیگزینڈریا نامی قبرستان تھا۔ نگراں نے کسمسا کر کھڑکی سے جھانکا۔ موسم اور دن کے حساب سے کم لوگ ہی اِدھر آتے تھے۔ اپریل کا موسم برسات تھا۔

ایک عام سی سیڈان تھی جس میں سے وہ آدمی برآمد ہوا۔ ’’گورنمنٹ‘‘ نگراں نے اندازہ لگایا۔ آدمی کی عمر چالیس برس کے لگ بھگ رہی ہوگی۔ وہ دراز قد اور مضبوط جسم کا مالک تھا۔ اس نے موسم کی مناسبت سے واٹر پروف جیکٹ اور لباس زیبِ تن کیا ہوا تھا۔ وہ سیڈان سے نکل کو فوراً ہی نہیں چل پڑا بلکہ سرسری انداز میں اطراف کا جائزہ بھی لیا۔ بعدازاں وہ آگے بڑھا۔

’’نہیں۔ گورنمنٹ نہیں، ملٹری۔‘‘ نگراں نے اپنے سابقہ اندازے کی تجدید کی۔ اس کا انداز اور چال ڈھال یکسر ملٹری جیسا تھا...... وہ بارش سے بھی بے نیاز دکھائی دے رہا تھا۔ نگراں کا تجسس بڑھ گیا۔ اسے محسوس ہوا کہ وہ آدمی الیگزینڈریا میں پہلی مرتبہ آیا ہے۔ نگراں چھتری کے ساتھ باہر آ گیا۔

’’جناب چھتری لے لیں۔‘‘

’’شکریہ۔‘‘ اس نے کہا۔

نگراں کو حیرت ہوئی۔ قد و قامت کے مقابلے میں اس کی آواز نرم تھی
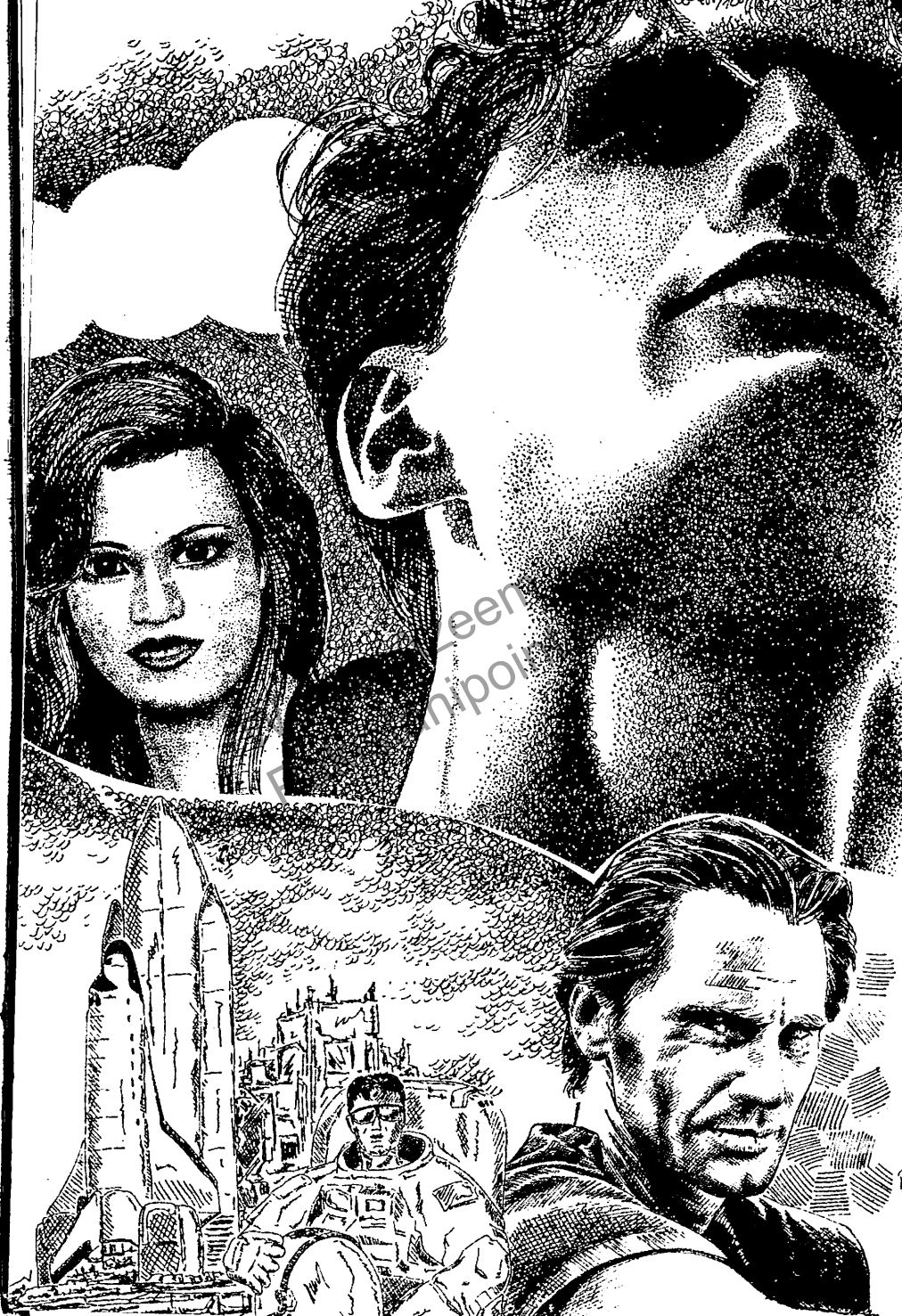
اور آنکھیں گہری نیلی۔

"میں یہاں کا نگراں ہوں۔ بارنس، میرا نام بارنس ہے۔ آپ کس طرف جانا چاہتے ہیں؟ میں مدد کرتا ہوں۔"

"صوفیہ رسل۔"

"بس، ایک منٹ میں بتاتا ہوں۔" نگراں نے کہا۔

"پریشان مت ہو۔ میں تلاش کرلوں گا۔"

"ٹھیک ہے۔ وزیٹرز بک میں دستخط کردیجیے۔"

"اسمتھ، ڈاکٹر جان اسمتھ۔" اس نے چھتری کھولی اور دستخط کردیے۔ "میں جانتا ہوں، مجھے کہاں جانا ہے۔" وہ نرمی سے بولا۔

نگراں کے کچھ بولنے سے پہلے ہی وہ حرکت میں آچکا تھا۔ بارنس دیکھتا رہا۔ وہ لمبے ڈگ بھرتا ہوا چل دیا۔ تیز بارش نے فضا میں ایک مہین پردہ تان دیا تھا۔ جلد وہ اس کے عقب میں غائب ہوگیا۔ کوئی بات تھی جان اسمتھ کے اندر۔ بظاہر نرم، لیکن سرد اور خطرناک۔ بارنس کی ریڑھ کی ہڈی میں سرسراہٹ ہوئی۔ بارنس نے واپسی کے لیے رخ موڑ لیا۔

اندر آکر اس نے ڈیسک پر پڑا رجسٹر کھولا۔ صوفیہ رسل کا نام تلاش کیا۔ قطار نمبر 17۔ پلاٹ نمبر 12۔ اس کی تدفین ایک سال قبل ہوئی تھی۔

"جان اسمتھ، تم پھول کیوں نہیں لے کر آئے؟" بارنس نے گویا خود سے سوال کیا۔

☆☆☆

اسمتھ پورے ایک سال تک اذیت ناک نجات کی یادوں سے برسرِ پیکار رہا تھا۔ ناکام رہا ..... بارہا تڑپا، بارہا آنسوؤں کو آزادی کا راستہ دکھایا کہ شاید دل ہلکا ہوجائے۔ آج ایک سال بعد وہ انگلینڈ آنے پر مجبور ہوگیا تھا۔ کرب ناک یادوں کا سیلِ رواں تھا جو بڑھتا چلا آرہا تھا۔

یونائیٹڈ اسٹیٹس آرمی میڈیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ فار انفیکشن ڈیزیز، فریڈریک، میری لینڈ یو ایس ایمرڈ (USAMRID) کا وہ سفید کمرہ، وہ کیسے بھول سکتا تھا جہاں وہ اپنی محبت، اپنی ہونے والی بیوی صوفیہ کو آکسیجن ٹینٹ میں تڑپتا دیکھ رہا تھا۔ وہ بے بس تھا، لاچار تھا ..... صوفیہ سے محض چند انچ کے فاصلے پر۔ صوفیہ نے ماہیِ بے آب کے مانند منہ کھولا ہوا تھا۔ وہ سانس نہیں لے پا رہی تھی۔ اسمتھ میڈیکل اسٹاف پر چیخ چلا رہا تھا۔ وہ خود بے بسی کی تصویر بنے ہوئے تھے۔

تب صوفیہ کی کرب میں ڈوبی ہوئی چیخ نے در و بام کو لرزا کے رکھ دیا۔ وہ چیخ اسمتھ کو بعدازاں خوابوں میں ڈراتی رہی ..... چیخ کے ساتھ ہی صوفیہ کی کمر عقبی سمت میں کمان کی طرح مڑنا شروع ہوئی، ناقابلِ یقین زاویے پر۔ اسمتھ کی اپنی سانس رک گئی۔ صوفیہ کے جسم کا ہر مسام پسینہ اگل رہا تھا۔ اس کا چہرہ نیلا پیلا ہوگیا۔ ایک ساعت کے لیے اس کا ہر عضو جیسے اکڑ گیا۔ پھر سب کچھ ختم ..... اسمتھ کی دنیا اجڑ گئی۔ صوفیہ کی ناک اور حلق سے خون کا اخراج جاری تھا۔ روح نے جسم کا ساتھ چھوڑ دیا تھا۔ روح قفسِ عنصری سے پرواز کر گئی تھی۔

جان اسمتھ نہ جانے کب تک بارش میں چھتری لیے صوفیہ کے مدفن پر کھڑا رہا۔ بالآخر وہ بیٹھ گیا اور کتبے پر ہاتھ پھیر کر بڑبڑایا۔

"میں جانتا ہوں کہ مجھے یہاں بار بار آنا چاہیے تھا لیکن میں آتا تو مجھے یقین کرنا پڑتا کہ میں نے تمہیں ہمیشہ کے لیے کھو دیا ہے لیکن میں کب تک حقیقت سے منہ چھپاتا ..... ہیڈیز پروجیکٹ، ہاں یہی نام تھا اس دہشت کا جس نے تمہیں مجھ سے چھین لیا۔ تم نے ان چہروں کو نہیں دیکھا۔ میری جان، میں تمہیں بتانا چاہتا ہوں کہ میں نے اُن کے ساتھ کیا سلوک کیا ....." اسمتھ خاموش ہوگیا۔

کچھ دیر بعد اس نے جیکٹ کی جیب سے ایک مخملی باکس نکال کر کھولا۔ جس میں چار قیراط کا ہیرا جگمگا رہا تھا۔ مخصوص تراش کا ہیرا پلاٹینیم کی حد میں تھا۔ یہ انگوٹھی شادی کے دن کے لیے تھی۔

وہ گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ انگوٹھی اس نے کتبے کی جڑ میں نرم زمین میں گاڑ دی۔

"آئی لو یو، صوفیہ، میں ہمیشہ تم سے پیار کرتا رہوں گا۔ تمہارا دل میری زندگی کی روشنی ہے ..... مجھے جانا ہوگا۔ نہیں معلوم کہاں؟ نہیں معلوم کب ..... لیکن جانا ہوگا۔ خدا کی رحمتیں تم پر ہمیشہ سایہ فگن رہیں۔" وہ مڑتے مڑتے چونکا۔ قدموں کی آہٹ نے ساعت کو چھوا تھا۔

اس کی عمر قریباً پینتیس برس تھی۔ وہ عام عورتوں کی نسبت دراز قد تھی۔ وہ چھتری لیے اسی طرف آرہی تھی۔ سرخی مائل بال خوب صورتی سے پونی ٹیل کی شکل میں بندھے تھے۔ وہ ایک پُرکشش عورت تھی۔ اسمتھ کو دیکھ کر اس کی آنکھوں میں حیرت امڈ آئی۔

"جان ..... جان اسمتھ؟"

"میگان .....؟"

میگان اولسن کی چال میں تیزی آگئی۔ اس نے اسمتھ

کا بازو پکڑ لیا۔

''اوہ گاڈ۔ کیا یہ واقعی تم ہو، کتنا عرصہ ہو گیا.....'' معاً اس کی نظر صوفیہ کی قبر پر گئی۔

''مجھے افسوس ہے۔ بہت افسوس، جان۔ مجھے نہیں پتا تھا کہ تم یہاں ہو گے۔''

''کوئی بات نہیں۔'' جان اسمتھ کے چہرے سے غم کی پرچھائیں غائب ہو گئی۔ میگان نے پھر اظہارِ افسوس کیا۔ دونوں شاہ بلوط کے تناور درخت کے نیچے آگئے۔ وہ خود بھی صوفیہ کے پاس آئی تھی۔ وہ اور صوفیہ بچپن میں ایک ہی اسکول میں تھے۔ آگے چل کر کالج کے بعد ان کے راستے جدا ہو گئے۔ صوفیہ، مالیکیولر بائیولوجی میں Ph.d کے بعد ''یو ایس ایمرڈ'' میں چلی گئی۔ میگان نے بائیو کیمسٹری میں ماسٹرز کے بعد نیشنل انسٹی ٹیوٹ آف ہیلتھ جوائن کر لیا۔ لیکن تین سال بعد وہ WHO کے میڈیکل ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں چلی گئی۔ اب اچانک میگان کو سامنے دیکھ کر اسمتھ نے بھی حیرت محسوس کی تھی۔

میگان اندازہ لگا سکتی تھی کہ گزشتہ ایک سال میں اسمتھ پر کیا گزری ہو گی۔ ''اس مشکل وقت میں مجھے تمہارے ساتھ ہونا چاہیے تھا لیکن میں رابطہ نہیں کر سکی تھی۔'' میگان نے کہا۔

''کہاں کام کر رہی ہو؟''

''ناسا، اب میں ناسا میں ہوں۔ میں نے اسپیس شٹل کینڈیڈیٹ اسکول کے لیے کوالیفائی کر لیا تھا۔ مجھے تبدیلی کی ضرورت تھی اور اگلے خلائی مشن میں میری جگہ بننے کا چانس ہے۔''

اسمتھ نے حیرت چھپانے کی کوشش نہیں کی اور اسے مبارک باد دی۔

''شکریہ۔'' میگان کے چہرے پر خفیف مسکراہٹ نظر آئی۔ ''کیا تم اب تک آرمی میں ہو؟ میرا مطلب یو ایس ایمرڈ میں؟''

''کہہ سکتے ہیں... شاید چھوڑ دوں۔'' اس نے مبہم جواب دیا۔ ''تم واشنگٹن جاؤ گی؟''

''نہیں۔ مجھے آج ... ہیوسٹن کے لیے روانہ ہونا ہے۔'' ''تمہاری رہائش تھرمونٹ میں ہے؟''

''وہ جگہ میں نے چھوڑ دی ہے۔'' اسمتھ نے کارڈ نکال کر اس کی پشت پر نیا پتا اور فون نمبر درج کیا اور میگان کو دے دیا۔

''اپنا خیال رکھنا جان۔'' میگان نے کارڈ رکھتے ہوئے کہا۔

''تم بھی۔'' اسمتھ ہاتھ ہلا کر رخصت ہو گیا۔ میگان اسے جاتے ہوئے دیکھتی رہی۔ یو ایس ایمرڈ کے بارے میں اسمتھ نے مبہم جواب دیا تھا جبکہ وہ ایک مقصد اور واضح سمت کے ساتھ حرکت کرنے والا آدمی تھا۔

☆☆☆

پینٹاگون کے ملٹری اور سویلین ملازمین کی تعداد تیئس ہزار سے متجاوز تھی۔ پینٹاگون کی مخصوص تعمیر نے چار ملین اسکوائر فٹ کے لگ بھگ رقبہ گھیرا ہوا تھا۔ وہاں موجود بہت سے دیگر افراد کے مانند ناتھن کلین بظاہر ایک عام سویلین تھا۔ ایک ہال کے کونے پر اس کا دفتر دو دروازوں کے درمیان تھا۔ ایک پر الیکٹریکل روم لکھا تھا اور دوسرے پر مینٹیننس۔ یہ اور بات تھی کہ دونوں دروازوں کے پیچھے ایسا کچھ نہیں تھا۔ ان دروازوں کو کھولنے کے لیے جدید ترین ڈی کی کارڈ بھی بیکار تھے..... یہی کلین کا سیکرٹ سوئٹ تھا۔ جہاں کوئی نیم پلیٹ نہیں تھی۔ صرف پینٹاگون کا کوڈ 2E377 لکھا تھا۔

کلین کو وہاں چند ہی افراد نے دیکھا تھا۔ اگر کوئی کلین کے بارے میں دریافت کرتا تو کلین کا حلیہ اور عمر ہی بتائی جا سکتی تھی۔ درمیانہ قد، عمر 60 کے قریب، لمبی ناک اور نازک فریم کی عینک۔ یہ کہنا مشکل ہی نہیں قطعی دشوار تھا کہ ناتھن کلین کون ہے اور پینٹاگون میں اس کی موجودگی کا مقصد کیا ہے۔

آٹھ بجنے والے تھے۔ کلین اب تک اپنے دفتر میں ڈیسک کے عقب میں موجود تھا۔ بہت کم لوگ اسے جانتے تھے اور جاننے والے بھی اسی ادارے کا حصہ تھے، جسے ''کوورٹ۔ ون'' کا نام دیا گیا تھا۔ یہ انتہائی حساس اور خفیہ ادارہ تھا۔ دوسری تمام ایجنسیوں سے الگ کوورٹ۔ ون کا آئیڈیا خود پریذیڈنٹ آف یو۔ ایس۔ اے کے ذہن کی پیداوار تھا۔ کلین اس کا سربراہ تھا۔ وہ پریذیڈنٹ کے لیے آنکھوں اور کانوں جیسا تھا۔ وہ براہ راست صرف پریذیڈنٹ کو جواب دہ تھا۔

کوورٹ۔ ون کی حقیقت سے ملٹری انٹیلی جنس بیورو کریسی، حتیٰ کہ کانگریس بھی لاعلم تھی۔ یہ کوئی رسمی ادارہ نہیں تھا، نہ اس کا کوئی ہیڈ کوارٹر تھا۔ کوورٹ۔ ون کے کارکن، انتہائی احتیاط کے ساتھ مخصوص فارمولے کے تحت چنے گئے تھے۔ بیشتر آپس میں بھی ایک دوسرے کی حقیقت سے بے خبر تھے۔ سب ہی اپنی فیلڈ کے ماہر اور چنیدہ افراد

تھے۔ تمام کا کوئی نہ کوئی تعلق ملٹری سے رہا تھا...... کرنل جان اسمتھ کا تعلق کوورٹ۔ ون سے تھا۔ کلین کے لیے وہ بہترین میں سے ایک تھا۔

کلین نے فولڈر میں موجود رپورٹ پر آخری نظر ڈالی، فولڈر بند کیا اور عینک اتار دی۔ آنکھوں کا مساج کر کے سر اس نے نشست گاہ کی پشت سے ٹکا دیا۔

اسی وقت ملحقہ دروازہ کھلا اور میگی ٹیمپل اندر داخل ہوئی۔ میگی، کلین کی اسسٹنٹ تھی۔ کوورٹ۔ ون سے پیشتر وہ دس سال NSA میں کام کر چکی تھی۔ کلین نے سوالیہ نظر اچھالی۔

''کچھ دکھانا ہے آپ کو۔'' میگی نے کہا۔

کلین، اس کے ساتھ دوسرے کمرے میں آ گیا جو دراصل ایک بڑا کمپیوٹر اسٹیشن تھا۔ سرورز، مانیٹرز، اسٹوریج، یونٹس، بہترین سوفٹ ویئرز...... کلین، میگی کے عقب میں کھڑا ہو کر اس کی مخروطی انگلیوں کی مہارت کو دیکھ رہا تھا، جو کی بورڈ پر تھرک رہی تھیں۔

پریذیڈنٹ اور کلین کے بعد میگی واحد اہلکار تھی جو کوورٹ۔ ون کے تمام امور سے واقف تھی۔ میگی NSA کے علاوہ CIA کی ایڈمن میں بھی رہ چکی تھی۔ جیسے ہی اس کی انگلیوں کا رقص تھما۔ اسکرین کے مرکز میں دو الفاظ چمکنے لگے۔ وکٹر سکس۔

کلین کے جسم میں سنسنی کی لہر دوڑ گئی۔ وہ جانتا تھا۔ وکٹر سکس کون ہے۔ اور وکٹر سکس کے ظاہر ہونے کا مطلب تھا...... ایمرجنسی سگنل۔

''کیا میں پیغام اٹھاؤں؟'' میگی نے سوال کیا۔

''پلیز......'' کلین نے ایک لفظ استعمال کیا۔

مخروطی انگلیوں کا رقص پھر شروع ہو گیا۔ جلد ہی پیغام نمودار ہوا۔ مختصر سادہ پیغام تھا۔ گمنام فرنچ ریسٹورنٹ، مینیو، سی فوڈ، قیمت اور وقت۔

اگر کسی تیسری پارٹی کو شک ہوتا اور وہ اس سادہ پیغام کو ڈی کوڈ کرنے کی کوشش کرتی تو کچھ ہاتھ نہ آتا۔ کلین آخری مرتبہ وکٹر سکس سے ملا تھا تو پیغامات کی ہیئت مقرر کی تھی جو دراصل کوڈ تھے......

اور یہ پیغام ڈسٹریس کال کے مانند تھا۔ جو انتہائی مجبوری میں دیا گیا تھا۔ یہ فوری انخلا کی التجا تھی۔ کلین نے بنا کسی ہچکچاہٹ کے کہا۔ ''پلیز یوں جواب دو: ریزرویشن، دو کے لیے۔'' جواب فرنچ میں تھا۔

میگی کی انگلیوں نے حرکت کی۔ فرنچ میں تین الفاظ تھے۔ جو دو عدد ملٹری سیٹلائٹ سے ٹکرا کر زمین پر واپس آئے۔ کلین نہیں جانتا تھا کہ وکٹر سکس اس وقت کس مقام پر ہے۔ اس نے وہی زبان استعمال کی تھی۔ جس میں پیغام آیا تھا۔ ظاہر ہے ریزرویشن کی بات بھی کوڈ تھی۔ وکٹر سکس کے پاس کلین کا دیا ہوا لیپ ٹاپ تھا...... وقفہ دے کر کلین نے دوسرا کوڈ پیغام بھجوایا۔ ''مجھ سے بات کرو۔''

کلین نے گھڑی میں وقت دیکھا...... اسکرین پر پیغام آیا!

''ریزرویشن کنفرمڈ۔'' اور اسکرین تاریک ہو گیا۔ وکٹر سکس مخصوص وقت سے زیادہ آن لائن ٹھہر نہیں سکتا تھا۔ مختصر وقت میں رابطہ ہوا۔ ہنگامی درخواست موصول ہوئی، قبول کی گئی اور وکٹر سکس نے تصدیق کر دی۔ اب وہ دوبارہ رابطے کے لیے یہ چینل استعمال نہیں کر سکتا تھا۔

میگی نے لنک بند کر دیا۔ کمرے میں دو ہی کرسیاں تھیں۔ کلین کرسی پر بیٹھ گیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ کس ناگہانی نے وکٹر سکس کو رابطے پر مجبور کیا۔ CIA اور دوسری ایجنسیوں کے برعکس کوورٹ۔ ون کے ایجنٹس ملک سے باہر بہت کم تھے۔

صورتِ حال کلین کے طریقہ کار کے مطابق نہیں تھی۔ وہ سمجھ گیا تھا کہ وکٹر سکس حالتِ فرار میں ہے۔ کوئی بہت خراب بات ہے، مخدوش اور خطرناک...... جس کی وجہ سے وہ بھاگنے پر مجبور ہے۔

''اسمتھ۔'' بالآخر کلین نے کہا۔ ''پلیز میگی، اسے لائن پر لاؤ۔''

☆☆☆

اسمتھ خواب میں صوفیہ کو دیکھ رہا تھا۔ اس کی تربیت یافتہ حسیات نے فون کی مداخلت سے آگاہ کیا۔ عام فون کے بجائے، محفوظ لائن کا سگنل تھا۔ وہ دوسرے سگنل پر بیدار ہو گیا تھا۔ وہ میدانِ جنگ کا سابق سرجن تھا۔ تاہم لڑائی بھڑائی کے فن سے بھی آگاہ تھا۔ اچانک بیدار ہونے کی صورت میں بھی وہ الرٹ رہتا تھا۔ یہ تحفہ حاصل کرنے کے لیے اسمتھ نے خاصی تگ و دو کی تھی اور یہ عادت کئی نازک مواقع پر خوب اس کے کام آتی رہی تھی۔ وہ کتنی ہی بار دوسروں کے ساتھ ایسے حالات سے گزرا تھا، جب اُن تھک، لامحدود مدت تک کام کے دوران ہی تھوڑی تھوڑی نیند لی جاتی تھی۔

ایک ہی ہستی تھی جو محفوظ لائن پر اسے کسی بھی وقت فون کر سکتی تھی۔ اسمتھ سمجھ گیا کہ ایک نئے دن کا آغاز ہو چکا ہے۔

''گڈ ایوننگ، مسٹر کلین۔''

''گڈ ایوننگ، جان...... اینڈریو ائربیس پہنچنے کے لیے کتنا وقت لوگے؟''

اسمتھ نے گہری سانس لی۔ کلین کبھی، فوراً کام کی بات نہیں کرتا تھا۔ واضح مطلب تھا کہ کوئی بحران ہے اور تیزی سے قریب تر ہورہا ہے۔

''پینتالیس منٹ، سر۔''

''گڈ، اور جان، کچھ دن کا سامان ساتھ رکھنا۔''

''یس سر۔'' لیکن فون بند ہوچکا تھا۔

حسبِ معمول، اسمتھ تیار حالت میں رہتا تھا...... تین منٹ شاور کے لیے، تین منٹ میں شیو اور لباس۔ دو منٹ میں ڈبل چیکنگ۔ بیگ ریڈی تھا۔ چند اشیا مزید بیگ میں منتقل کرکے اس نے گھر کا سیکیورٹی سسٹم آن کیا اور نکل گیا۔ سیڈان، ڈرائیووے میں لاتے وقت اس نے گیراج کو ریموٹ کے ذریعے محفوظ و مسلح کردیا۔

وہ اپنا آئی ڈی کارڈ استعمال کرتے ہوئے، اینڈریو ائرفورس بیس کے مخصوص ہینگر تک پہنچ گیا۔ کلین وہاں موجود تھا۔ اس مرتبہ کلین نے اظہارِ معذرت کے ساتھ گفتگو کا آغاز کیا اور بلیک کافی کا کپ اسے پکڑایا۔

''تم پندرہ منٹ میں ہوا میں ہوگے، پرندہ اُڑنے والا ہے۔ ٹینکوں میں ایندھن بھرا جارہا ہے۔ ''انخلا'' کا معاملہ ہے اس لیے جلدی کرنی پڑی۔'' کلین نے بتایا۔

اسمتھ ''انخلا'' کی اصطلاح کا مطلب خوب سمجھتا تھا۔ کسی کو یا کسی چیز کو کسی جگہ یا کسی سچویشن سے خاموشی اور سرعت سے نکالنا ہے لیکن اسمتھ یہ بھی جانتا تھا کہ ایسے کام کے لیے سویلین اور ملٹری دونوں طرح کے ماہرین مہیا ہوتے ہیں پھر اسے کیوں بلایا گیا؟ اس نے اپنے خیالات کا اظہار بھی کردیا۔

''ہاں۔'' کلین نے اعتراف کیا۔ ''کئی آپشن تھے لیکن فی الوقت میں کسی ایجنسی کو ملوث نہیں کرنا چاہتا تھا۔ دوسرے یہ کہ میں اس آدمی سے مل چکا ہوں...... تیسرے، تم بھی اسے جانتے ہو۔''

''میں جانتا ہوں؟'' اسمتھ نے تعجب سے کہا۔

''ہاں، یوری ڈانکو......''

اسمتھ نے تصور میں بھالو نما شخص کو دیکھا۔ عمر 46 سال، گول چہرہ، کوئلے کی کان میں کام کرنے والے کا بیٹا۔ جس کی ایک ٹانگ میں پیدائشی نقص تھا۔ اسمتھ، ڈانکو سے 2، 3 سال چھوٹا تھا۔ غریب آدمی کا بیٹا، رشین آرمی کے میڈیکل انٹیلی جنس ڈویژن میں کرنل کے عہدے تک جا پہنچا تھا۔ اسمتھ باخبر تھا کہ کوورٹ۔ ون کا سیکیورٹی ایگریمنٹ کرنے سے پہلے، کلین نے اس کی زندگی کے ہر شعبے کو مائیکرواسکوپ کے نیچے سے گزارا تھا۔ یعنی کلین جانتا تھا کہ اسمتھ، ڈانکو سے واقف ہے لیکن کوورٹ۔ ون کی کسی بھی بریفنگ میں اپنا اور ڈانکو کا حوالہ نہیں دیا تھا۔ نہ ہی رشینز کے ساتھ تعلقات کا اظہار کیا تھا۔

''کیا ڈانکو، کوورٹ......؟''

''نہیں۔ کوورٹ۔ ون کا حصہ نہیں ہے۔'' کلین نے کہا۔ ''اور نہ تم اسے اپنی حقیقت بتاؤ گے۔ وہ صرف یہ جانتا ہے کہ میں اسے باہر نکالنے کے لیے ایک دوست کو بھیج رہا ہوں۔''

اسمتھ کو شک تھا کہ کلین پوری بات بتا رہا ہے۔ تاہم اسے یقین تھا کہ کلین اپنے آدمیوں کو غیر ضروری خطروں سے دوچار نہیں کرتا۔ جتنی اسمتھ کے لیے ضروری ہے، اتنی بات وہ ضرور بتائے گا۔

''آخری بار جب ہم دونوں ملے تھے تو ہم نے سادہ کوڈ متعین کیا تھا۔'' کلین نے بتایا۔ ''مینیو۔ قیمت، آٹھ یورو، تاریخ۔ ڈانکو کا پیغام ملا ہے، وہاں تاریخ آٹھ اپریل ہے، یعنی دو دن بعد...... کوڈ میں ''سی فوڈ'' کا مطلب ہے کہ وہ بحری راستے سے آئے گا۔ بیلینی (BELLINI) کاک ٹیل کا نام ہے جو پہلی مرتبہ وینس کے ہیری بار نے متعارف کرائی تھی۔ مطلب یہ کہ مقام ہیری بار ہے، وقت ہے دن میں دو سے چار تک......''

''ایک لاکھ ڈالر کا سوال ہے کہ کس چیز نے ڈانکو کو خرگوش کی طرح بھاگنے پر مجبور کردیا؟'' اسمتھ نے کافی ختم کی۔

''صرف وہی جانتا ہے اور وہی بتا سکتا ہے۔ میرے نزدیک صورتِ حال نازک ہے۔ ڈانکو سمجھوتا کرنے والا آدمی نہیں ہے۔ مجھے یقین ہے جان، کوئی انتہائی صورتِ حال ہے۔ مجھے نہیں معلوم لیکن ڈانکو کے پاس کوئی اطلاع ہے اور مجھے وہ انفارمیشن چاہیے۔'' کلین کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

جہاز کی تیاری کا اعلان ہوا۔ دونوں نے قدم بڑھائے۔ کلین نے اسمتھ کی کہنی چھوئی۔ ''وینس جاؤ۔ ڈانکو کو نکالو۔ معلوم کرو اس کے پاس کیا ہے۔ ڈُو اِٹ فاسٹ۔''

''سر وینس میں مجھے ضرورت پڑے گی۔''

''ہاں، بولو۔''

اسمتھ نے آواز دھیمی کر لی۔ کلین اثبات میں سر ہلا رہا تھا۔

☆☆☆

وہ وینس پہنچ چکا تھا۔

اسمتھ نے جو میز منتخب کی تھی، وہ اس پلیٹ فارم کے قریب تھی، جس کے عقب میں گرینڈ پیانو موجود تھا۔ گھڑیاں پونے دو کا وقت بتا رہی تھیں۔

اسمتھ، ویٹر کو دیکھ کر مسکرایا اور آرڈر لکھوایا۔ ویٹر کے جانے کے بعد اس نے انٹرنیشنل ہیرالڈ ٹریبون کا کاروباری صفحہ کھولا۔ نظر اخبار پر تھی اور ذہن کہیں اور...... اسے شک تھا کہ ڈانکو رشیا سے نکل سکے گا اگر نکل گیا تو صحیح سلامت یہاں پہنچ جائے گا۔

اسمتھ پہلی مرتبہ یوری ڈانکو سے ملا تھا تو اس وقت یو ایس ایمرڈ کے ساتھ جڑا ہوا تھا۔ اسمتھ امریکا اور ڈانکو، رشیا کی نمائندگی کر رہا تھا۔ بائیو ویپنز، دونوں ممالک بتدریج ختم کریں گے...... اس مقصد کے تحت وہاں کانفرنس جاری تھی۔ اسمتھ اور ڈانکو اپنے اپنے ملک کی جانب سے روزانہ ایک دوسرے کو بریف کرتے تھے بعدازاں جب امریکی واپس جا رہے تھے، اس وقت تک اسمتھ اور ڈانکو کے درمیان دوستانہ جذبات پرورش پا چکے تھے۔

آنے والے دو برسوں میں مذکورہ کانفرنس کے تحت دونوں کی ملاقات سینٹ پیٹرس برگ، اٹلانٹا، پیرس اور ہانگ کانگ میں ہوئی۔ ہر مرتبہ اسمتھ نے محسوس کیا تھا کہ ڈانکو بے قرار رہنے لگا تھا۔ اگرچہ ڈانکو نے کھل کر اظہار نہیں کیا۔ تاہم وہ روسی افواج کی مداخلت پر بے چین تھا۔ اشارتاً اس نے بتایا تھا کہ روسی افواج، حیاتیاتی ہتھیاروں کی تخفیف کے معاہدوں کو ان کی روح کے مطابق آگے نہیں بڑھا رہے۔ جبکہ بظاہر حیاتیاتی ہتھیاروں میں کمی کی جا رہی تھی...... معاہدوں پر عملدرآمد بھی ہو رہا تھا۔

اسمتھ سینٹ مارک اسکوائر کے کیفے میں بیٹھا سوچ رہا تھا...... کیا ڈانکو کی آمد حیاتیاتی ہتھیاروں سے متعلق ہے؟ اس نے ایسی کیا بات دریافت کر لی ہے؟ کلین کے مطابق ڈانکو یوگوسلاویہ کے جنگ زدہ علاقے سے نکل کر ساحلی پٹی پر آئے گا۔ وہاں سے فیری کے ذریعے بحری جہاز...... جہاز اسے یوگوسلاویہ اور اٹلی کے درمیان آبی خطے سے گزار کر وینس لے آتا جہاں اسمتھ اس کا منتظر تھا۔

دفعتاً اسمتھ کے خیالات کا سلسلہ منقطع ہو گیا۔ داخلی دروازے سے سیاحوں کے درمیان ایک وزنی آدمی اندر آ رہا تھا۔ اس نے نائلون جیکٹ اور گالف کیپ چڑھائی ہوئی تھی۔ گھنی داڑھی اور آنکھوں پر تاریک شیشوں کا چشمہ تھا۔ اسمتھ اخبار کی آڑ سے بغور اسے دیکھ رہا تھا۔ اس کی بائیں ٹانگ میں ہلکا سا لنج تھا۔ اس کی بائیں ٹانگ پیدائشی ایک انچ چھوٹی تھی۔

وہ یقیناً ڈانکو تھا۔

اسمتھ اس کے قریب تر ہونے کا انتظار کرنے لگا۔

''یہ کرسی خالی ہے۔'' اسمتھ اچانک بول پڑا۔

ڈانکو چونکا۔ مڑا...... اس نے اسمتھ اور اس کی آواز پہچان لی تھی۔

''جان؟''

''ہاں، میں ہوں۔ بیٹھ جاؤ۔''

اس نے کرسی سنبھال لی۔ تاہم تاثرات میں حیرت شامل تھی۔

''لیکن مسٹر کلین...... تم کو بھیجا ہے؟ کیا تم شامل ہو؟''

''نہیں۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔ ''لیکن مجھے ہی تمہیں لے جانا ہے۔''

ڈانکو نے سگریٹ نکالی۔ تاہم سگریٹ سلگاتے ہوئے اس کے ہاتھ لرز رہے تھے۔ ''مجھے ابھی تک یقین نہیں آیا......''

''یوری......''

''ٹھیک ہے جان۔'' اس نے ہاتھ اٹھایا۔ ''میرے تعاقب میں کوئی نہیں ہے۔'' ڈانکو نے کش لیا۔

اسمتھ آگے جھکا۔ ''تم ٹھیک ہو؟''

''ہاں، لیکن یہاں تک پہنچنے میں بڑی دشواری ہوئی...... یوگوسلاویہ کا حال بُرا ہے۔ سرب اعصاب زدہ ہو چکے ہیں۔ حالانکہ میرے پاس یوکرینین پاسپورٹ تھا پھر بھی بہت باریک بینی سے جانچ کی گئی۔''

اسمتھ کے ذہن میں سیکڑوں سوالات چکرا رہے تھے۔ ''کوئی ایسی چیز جو تم فوراً مجھے دینا چاہتے ہو؟ یا کوئی بات؟'' اسمتھ کو شک تھا کہ ڈانکو صاف نکل آیا ہے۔ اسے تو چوبیس گھنٹے پہلے پہنچنا چاہیے تھا۔

یوں لگا جیسے ڈانکو نے اسمتھ کا سوال سنا ہی نہیں۔ وہ سیاحوں کے درمیان متحرک اٹالین ملیشیا کی جوڑی کو دیکھ رہا تھا۔ ان دونوں کی سب مشین گنز بیلٹ کے ذریعے گردن میں لٹک رہی تھیں۔ گردن میں لٹکنے کے باعث ہتھیار سینوں پر آ گئے تھے۔

''پولیس بہت ہے۔'' ڈانکو نے بڑبڑاتے ہوئے

اظہار کیا۔ اسمتھ شروع سے ہی چوکس تھا۔ اشیائے خورونوش اور اخبار کے بہانے وہ غیر محسوس انداز میں ہر طرف، بالخصوص داخلی دروازے پر نظر رکھے ہوئے تھا۔

''ہاں چھٹیاں ہیں۔ یہ لوگ ایسے مواقع پر پٹرولنگ بڑھا دیتے ہیں۔ یوری، میں پوچھ رہا تھا......''

''جان! مجھے مسٹر کلین کو کچھ بتانا ہے۔'' ڈانکو دونوں ہاتھ میز پر پھیلا کر جھکا۔ ''وہ لوگ جو کرنے جا رہے ہیں، وہ ناقابلِ یقین ہے...... دیوانگی ہے۔''

''وہ لوگ کون ہیں؟ کیا کرنے جا رہے ہیں؟'' اسمتھ نے آواز کو نارمل رکھنے کی کوشش کی۔

ڈانکو نروس دکھائی دیا۔ اس نے اطراف میں نظر ڈالی۔ ''انتظامات مکمل ہیں؟ کیا تم مجھے یہاں سے لے جاؤ گے؟''

''ہاں، فوراً...... اسی وقت۔'' اسمتھ نے ادائیگی کے لیے جیب میں ہاتھ ڈالا۔ طائرانہ نظر سے اس نے اٹالین ملیشیا کی جوڑی کو دیکھا۔ وہ دونوں ہنسی مذاق کرتے ہوئے میزوں کے درمیان چکرا رہے تھے۔ اسمتھ نے اندازہ لگایا کہ مسلح ملیشیا کا فاصلہ ان سے کم ہو چکا ہے۔ اگرچہ ان دونوں کا رخ سینڈوچ بار کی جانب تھا۔ اسمتھ کے ذہن میں دور سے خطرے کا سگنل آیا۔ اس نے لیرا (مقامی کرنسی) نکالے۔ ایک لمحے کے لیے اس کی نظر ہٹی...... فضا سماعت شکن دھماکوں سے لرز اٹھی۔

''ڈانکو......'' اسمتھ سیکنڈ کے سویں حصے قبل چیخ اٹھا تھا۔ یہ اتنا قلیل وقفہ تھا...... ثانیہ تھا...... کیا تھا۔ اس کی نامکمل وارننگ دھماکوں کا حصہ بن گئی۔

ڈانکو کا منہ کھلا۔ اسمتھ نہیں سن سکا کہ اس نے کیا کہا۔ شاید اس کا نام لیا تھا۔ اٹالین ملیشیا کے دونوں آدمی رخ بدل کر قریب تر ہو چکے تھے۔ سب مشین گنز کی دونوں نالیوں سے موت برس رہی تھی۔ پہلا ہدف ڈانکو تھا۔

اسمتھ نے چیخنے کے ساتھ ہی پیانو پلیٹ فارم کے عقب میں جست لگائی تھی۔ وہ رکا نہیں، لڑھکتا ہوا گرینڈ اسٹینڈ کے پیچھے چلا گیا۔ پتھر اور لکڑی کے چھوٹے ٹکڑے اِدھر اُدھر اڑ رہے تھے...... پیانسٹ نے کھڑے ہونے کی جان لیوا غلطی کی۔ ملٹری گریڈ کی گولیوں کے برسٹ نے پیانسٹ کو دو ٹکڑوں میں تقسیم کر دیا۔ برسٹ کے پیچھے برسٹ آ رہا تھا۔ وہ دونوں پروفیشنل تھے۔ موت کا رقص جاری تھا۔ دھماکے...... آگ...... اور خون...... گردشِ دوراں جیسے تھم گئی۔

اسمتھ حیران تھا کہ حملہ آور ابھی تک مصروفِ کار تھے۔ اس نے یہاں وہاں نظر دوڑائی...... اس کی جائے پناہ تا دیر اسے بچا نہیں سکتی تھی۔ تاہم قاتل جانتے تھے کہ کتنا وقت صرف کرنا ہے۔ انہوں نے شدید افراتفری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے ہتھیار پھینکے اور ایک میز کو الٹ کر کھڑا کر دیا۔ اس کے عقب میں دونوں نے بالائی لباس اتار دیا۔ ماہی گیروں کی ٹوپیاں نکال کر سر پر رکھیں اور کیفے سے نکلنے کے لیے بھیڑ میں شامل ہو گئے۔ ان کے بالائی بدن پر گرے جیکٹس نظر آ رہی تھیں۔ فائرنگ رکتے ہی اسمتھ نے گھڑی دیکھنا شروع کر دی۔ ٹھیک پندرہ سیکنڈ بعد اس نے جگہ بدل کے احتیاط سے سر اٹھایا۔ حملہ آوروں کو تاڑنے میں اسے چند سیکنڈ صرف ہوئے۔ اس نے زمیں بوس ڈانکو کی طرف دیکھا۔ جس کا لہولہو سینہ چھلنی ہو چکا تھا۔ پشت پر لگنے والا برسٹ آر پار ہو گیا تھا۔ اسمتھ کے حلق سے جانور نما غراہٹ خارج ہوئی۔ وہ اچھل کر پناہ گاہ سے نکلا اور قاتلوں کے پیچھے لپکا۔ دہشت زدہ ہجوم میں راستہ بنانا آسان نہیں تھا۔ پھولی ہوئی سانس کے ساتھ وہ باہر نکلا...... بے چینی سے گلی میں دائیں بائیں دیکھا۔ بائیں جانب گلی کے نکڑ پر اسے گرے جیکٹ کی جھلک نظر آئی۔

قاتل، علاقے کے خدوخال سے پوری طرح آشنا تھے۔ انہوں نے دو تین گلیاں بدلیں اور ایک آبی گزرگاہ پر نکل آئے۔ جہاں ایک کشتی نما بوٹ پانی میں کھمبے سے بندھی تھی۔ دونوں اس میں کود گئے۔ ایک نے رسی کھولی، دوسرے نے موٹر اسٹارٹ کیے بغیر چپو سنبھالا......

''آسان سے کام کے بیس ہزار امریکی ڈالرز۔'' ایک نے اپنے ساتھی سے کہا۔

''لیکن سوئس بڈھے نے دونوں کو ختم کرنے کے لیے کہا تھا...... ٹارگٹ اور رابطہ۔'' دوسرے نے کہا۔

''ہم نے کام کر دیا ہے۔ اگر بڈھے نے مزید......'' اس کا جملہ ادھورا رہ گیا۔ ''لو وہ شیطان خود آ گیا۔ معاہدہ مکمل کر دیتے ہیں۔''

''ختم کر دو۔'' دوسرے نے چیختے ہوئے طاقتور ہینڈ گن نکالی۔

اسمتھ آبی گزرگاہ کے ساتھ پختہ زمین پر بھاگ رہا تھا۔ اس نے قاتلوں میں سے ایک کے ہاتھ میں گن دیکھی۔ وہ حیران تھا کہ بغیر ہتھیار کے وہ کیا کر سکتا ہے لیکن ڈانکو کے خون آلود لاشے کا تصور اسے دوڑا رہا تھا۔ فاصلہ بیس گز تھا۔ جو بڑھ کے تیس گز ہو چکا تھا۔ بوٹ کی حرکت کی وجہ سے

قاتل کو نشانہ لینے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ اسے یقین تھا کہ تیس گز دور بھاگتے ہوئے آدمی کے پاس ہتھیار نہیں ہے، ورنہ وہ اب تک نکال چکا ہوتا۔

اس نے اپنے ساتھی کو فاصلہ کم کرنے کے لیے کہنا چاہا، تاہم اس کی نوبت نہیں آئی...... وہ دھماکا نہایت خوفناک تھا۔ بوٹ آگ کے نارنجی گولے میں تبدیل ہو گئی۔ ہیبت ناک گولا سطح آب سے اٹھ کر فضا میں بلند ہوا۔ دھماکے کی نادیدہ لہریں اطراف میں دور تک گئیں۔ اسمتھ کی بینائی رخصت ہو گئی تھی۔ وہ اچھل کر مخالف سمت گلاس فیکٹری کی دیوار سے ٹکرایا۔ فیکٹری کے شیشے ٹوٹ گئے۔

آگ اور دھوئیں کے سوا کچھ نہ تھا۔ اسمتھ کے حواس نے آخری چیز جو محسوس کی، وہ لکڑی اور گوشت سلگنے کی بو تھی، فضا سے نیچے گرنے والے گوشت کے ٹکڑے وہ نہ دیکھ سکا۔

☆☆☆

خوف، دہشت اور غیر یقینی کی دھند نے سینٹ مارک اسکوائر کو گھیر لیا۔ ستون کے پیچھے چھپے ہوئے آدمی نے گرینائٹ کے بنے ہوئے شیر کا سہارا لیا۔ اس کی بینائی بھی وقتی طور پر معطل ہو گئی۔ وہ فاصلے اور ستون کی وجہ سے دھماکے کی شدت سے کم متاثر ہوا تھا۔ کچھ دیر بعد اس نے آنکھیں کھولیں۔ اس کی عمر پچاس کے لگ بھگ تھی۔

اس نے فرنچ کٹ اسپورٹ کوٹ پہنا ہوا تھا۔ وہ اسمتھ اور قاتلوں کے پیچھے تھا۔ اب ارادہ بدل کے واپس کیفے کی جانب بھاگ رہا تھا۔

''ہٹ جاؤ...... ہٹو ایک طرف۔ میں ڈاکٹر ہوں۔''

وہ واپس کیفے میں آ گیا اور رواں اطالوی زبان بول رہا تھا۔ لہٰذا ڈانکو تک پہنچنے میں اسے کوئی دشواری نہیں ہوئی۔ ایک سرسری نگاہ ہی بتا رہی تھی کہ ڈانکو ہر قسم کی امداد سے بے نیاز ہو چکا ہے۔ اس کے باوجود اس آدمی نے دو انگلیاں اس کی گردن پر رکھ دیں۔ وہ ڈانکو پر جھکا ہوا تھا۔ اس کا دوسرا ہاتھ ڈانکو کی جیکٹ کی جیبوں کا سفر کر رہا تھا۔ اپنے بدن کی آڑ میں وہ جیبوں کی تلاشی لے رہا تھا۔

''اے تم۔'' اس نے ایک نوجوان کو اشارہ کیا۔

''اِدھر آؤ میری مدد کرو۔'' اس نے زبردستی ڈانکو کا ہاتھ لڑکے کو پکڑایا۔ ''دباؤ...... دبا کے رکھو۔''

''لیکن وہ مر چکا ہے۔'' لڑکے نے احتجاج کیا۔

''احمق۔'' جعلی ڈاکٹر تڑخا۔ ''اس میں جان ہے۔ وہ مر سکتا ہے اسے انسانی لمس درکار ہے۔''

''لیکن تم......''

''پکڑ کے رکھو، میں مدد لے کر آتا ہوں۔'' ڈاکٹر راستہ بناتا ہوا نکل گیا۔ کچھ چہروں پر الجھن نظر آئی۔ تاہم وہ جا چکا تھا۔ عام حالات میں گواہان کی شہرت بدنامی کی حد تک خراب تھی اور ایسی سرِعام خونریزی نے جو ہراس پھیلایا تھا، اس کے بعد ایک آدمی ایسا نہیں ملتا جو ''ڈاکٹر'' کا ٹھیک ٹھیک حلیہ بتا سکے۔

وہ تیز قدمی کے ساتھ برج آف سائی پار کر کے مختلف راستوں سے ہوتا ہوا ڈانیلی ہوٹل کی لابی میں آ گیا۔

''گڈ آفٹرنون، ڈاکٹر ہمبول۔'' بارٹینڈر نے کہا۔

''گڈ ڈے ٹو یو۔'' اس نے جواب دیا۔ وہ ڈاکٹر تھا نہ اس کا نام ہمبول تھا۔ اس کا اصل نام پیٹر ہاول تھا۔ پیٹر لیونگ روم کے چھوٹے سے بار کی جانب چلا گیا اور برانڈی کا آرڈر دیا۔

نصف برانڈی اس نے ایک ہی گھونٹ میں پی لی۔

کچھ دیر بعد اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر وہ پرچہ نکالا جو اسے ڈانکو کی جیکٹ سے ملا تھا۔ اس نے دو تین بار نوٹ کی مختصر تحریر پڑھنے کی کوشش کی، تاہم ایک لفظ کے سوا وہ کچھ بھی سمجھ نہیں پایا۔ وہ ایک لفظ تھا، بائیو پرٹ۔

پیٹر نے کاغذ کا پرزہ واپس جیب میں رکھ لیا۔

☆☆☆

اسمتھ بے ہوش نہیں ہوا تھا۔ اس کے حواس وقتی طور پر معطل ہو گئے تھے۔ کچھ دیر بعد اس نے آنکھیں کھول کر پلکیں جھپکائیں۔ کان سائیں سائیں کر رہے تھے۔ دھماکے کے مابعد اثرات موجود تھے۔ اسمتھ نے ہاتھ پیر ہلائے۔ چہرے پر ہاتھ پھیرا تو خون موجود تھا۔ کوئی چیز اڑ کے رخسار پر لگی تھی۔ بہرحال وہ زندہ اور صحیح سلامت تھا۔

پولیس کے خیال نے اسے کھڑا کر دیا۔ چھٹی کی وجہ سے دکانیں بند تھیں۔ پولیس کو یہ معلوم کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگتی کہ مرنے والے کے ساتھ کوئی بیٹھا تھا۔ تاہم اسمتھ کی شناخت اور اس تک پہنچنے میں پولیس کو وقت درکار تھا۔ اتنی دیر میں اسے نکل جانا تھا۔ فرق یہ تھا کہ وہ ڈانکو کے بغیر نکلتا۔ ڈانکو کے لیے اس نے دکھ محسوس کیا۔

چند منٹ بعد اس کے قدم مضبوطی سے اٹھ رہے تھے۔ برج آف سائی پار کر کے، مخصوص راستوں سے ہوتا ہوا وہ ڈانیلی ہوٹل پہنچ گیا۔ ڈانکو کیا لایا تھا جو یورپ کے محفوظ ترین شہر میں خونریزی شروع ہو گئی اسمتھ کے ذہن میں سوالات کی یلغار تھی۔ پہلے اس نے واش روم کا رخ کیا اور حلیہ درست کر کے باہر نکلا۔

وہ لاؤنج میں آ گیا۔ وہاں زیادہ افراد نہیں تھے۔ اسمتھ خاموشی سے ماربل پلر کے قریب کونے والی میز پر جا بیٹھا۔

پیٹر نے کچھ کہے بغیر جام اس کے آگے رکھا۔

”میں معذرت خواہ ہوں، جان۔“ پیٹر نے آغاز کیا۔ ”میں فوراً حرکت میں آ گیا تھا لیکن دھماکے کے بعد کیفے واپس جانا پڑا۔“

”تمہارا کوئی قصور نہیں۔ تم نے اپنا کام ٹھیک کیا۔“ اسمتھ نے جام اٹھایا۔ ”قاتل اپنا کام کر کے نکل گئے تھے۔ انہوں نے آبی راہ گزرگاہ میں بوٹ چھوڑی ہوئی تھی لیکن جس کسی نے انہیں ہائر کیا تھا، وہ کوئی نشانی نہیں چھوڑنا چاہتا تھا یا چاہتے تھے...... سب کچھ ختم ہو گیا۔ ڈانکو کے خیال میں اس کا تعاقب نہیں ہو رہا تھا لیکن وہ پریشان تھا۔ وجۂ پریشانی کچھ اور تھی...... تمہیں کچھ ملا؟“

پیٹر نے کاغذ کا پرزہ اسمتھ کو پکڑا دیا۔ ”یہ روسی زبان ہے۔ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔“

اسمتھ نے پیٹر کے مانند فوراً ہی بائیوپرٹ کا لفظ اٹھا لیا۔ بائیوپرٹ! بائیو ویپنز ریسرچ، ڈیزائن اور مینوفیکچر سینٹر، رشیا۔ اسمتھ نے بقیہ سطور پڑھیں۔ پیٹر بغور اسے دیکھ رہا تھا۔

اسمتھ کا ذہن ماضی کی طرف سفر کر رہا تھا۔ جب وہ خود وہاں موجود تھا۔ ڈانکو نے کئی بار بائیوپرٹ کا ذکر کیا تھا لیکن ڈانکو کا بذاتِ خود ریسرچ سینٹر سے واسطہ نہیں پڑا تھا۔ ڈانکو وقتاً فوقتاً ریسرچ سینٹر کا ذکر کیا کرتا تھا۔ تاہم اسمتھ کی معلومات کے مطابق ڈانکو کبھی وہاں نہیں گیا تھا۔ بعد ازاں ایسا کوئی اتفاق ہوا ہو تو اسمتھ بے خبر تھا...... ممکن ہے محض اتفاقاً کوئی خوفناک راز ڈانکو کے علم میں آیا ہو۔ کوئی ایسا خوفناک انکشاف کہ اسے فوری طور پر وہاں سے نکلنا پڑا۔ بہر حال اس کی تمام تگ و دو عین وقت پر ناکام ہو گئی۔ وینس جیسے شہر میں خون خرابا، معاملے کی سنگینی کا واضح اعلان تھا۔

پیٹر، خاموشی سے دوست کے چہرے کا جائزہ لے رہا تھا۔ اسے امید تھی کہ اسمتھ کچھ بتائے گا۔ تاہم وہ اس کے لیے زیادہ متجسس بھی نہیں تھا۔ وہ کام سے کام رکھنے والا آدمی تھا۔

اسمتھ نے سر اٹھا کر کم گو برطانوی جنگجو پر نظر ڈالی۔ پیٹر نے ملٹری کے علاوہ خفیہ کے اداروں میں بھی خدمات سرانجام دی تھیں۔ اسپیشل ائر سروس، M16...... وہ ایک خطرناک اور سخت جان ایجنٹ کی شہرت رکھتا تھا۔ ٹارگٹ کے حصول کے لیے وہ شکاری کتے کی طرح تھا۔ ریٹائر ہونے کے باوجود اس نے اپنی سرگرمیاں ترک نہیں کی تھیں۔ اس کی خدمات حاصل کرنے والے جانتے تھے کہ اس کے ساتھ کب اور کہاں رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ اس کے کلائنٹس میں سرکار کے علاوہ دیگر افراد بھی شامل تھے۔ کام کرنے کے لیے اس کی پسند و ناپسند اور مرضی شامل ہوتی تھی۔ تاہم پیٹر کا ایک اصول ناقابلِ شکست تھا۔ وہ کنٹریکٹ لیتے وقت ہمیشہ دوستوں کو ترجیح دیتا تھا۔

وینس میں، اسمتھ نے اسے اپنی پشت پر نظر رکھنے کے لیے طلب کیا تھا۔ ”پیٹر، یہ کوئی بہت سنگین معاملہ ہے۔ میں یقین سے کچھ نہیں کہہ سکتا۔“ اسمتھ گویا ہوا۔ ”مجھے فوری طور پر امریکا واپس جانا ہوگا لیکن تم کو یہ معلوم کرنا ہے کہ وہ دونوں قاتل کس کے لیے کام کر رہے تھے؟ وہ دونوں کون تھے؟“

”مجھے یہاں، وینس میں کچھ ڈوریاں ہلانی پڑیں گی...... امید ہے کہ کچھ نہ کچھ سامنے آئے گا۔“ پیٹر نے جواب دیا۔

”اپنا خیال رکھنا...... کوئی گہری سازش ہے۔“

”بے فکر رہو۔“ پیٹر مسکرایا۔

اسمتھ بائیوپرٹ کے بارے میں چند باتیں بتا کر اٹھ گیا۔

☆☆☆

ہیوسٹن کے نواح میں ناسا کی نئی ٹریننگ سائٹ کے خدوخال میں چار عدد فٹ بال گراؤنڈ سائز کے دیو قامت ہینگر نمایاں تھے۔ انتہائی بیرونی دائرے پر ائر فورس پولیس کی پٹرولنگ تھی۔ اندرونی باڑھ پر موشن سینسر، کیمرے اور نگرانی کے دیگر جدید آلات موجود تھے۔

جدید عمارتوں میں اسپیس شٹل کی نئی جنریشن کی تیاری جاری تھی...... میگان اولسن، نیلے رنگ کے مخصوص خلائی لباس کے ساتھ طویل سرنگ میں تیر رہی تھی۔ سرنگ، شٹل کے مڈ ڈیک سے متصل تھی۔ سرنگ میں کششِ ثقل برائے نام تھی۔ میگان کی کیفیت ایسی ہی تھی جیسے ایک بے حیثیت ہلکا پھلکا پُر فضا کے دوش پر یہاں وہاں بھٹک رہا ہو۔

اس کے ہیڈ سیٹ میں آواز آئی۔ ”لگتا ہے، لطف اندوز ہو رہی ہو؟“

میگان نے سرنگ کی دیوار میں موجود ایک ہینڈل کو پکڑا اور کیمرے کی جانب رخ کیا۔ جس کے ذریعے میگان کی کارکردگی کا جائزہ لیا جا رہا تھا۔

"تمام تجربے کا یہ میرا سب سے پسندیدہ حصہ ہے۔"
وہ ہنس دی اور فلوٹ کرتی ہوئی مانیٹر کی طرف گئی۔ وہاں ڈاکٹر ڈیلن ریڈ کا چہرہ نظر آرہا تھا۔ ڈاکٹر ریڈ، ناسا کے بائیو کیمیکل ریسرچ پروگرام کا ہیڈ تھا۔

"لیب کے دروازے دس سیکنڈ میں کھل جائیں گے۔" ریڈ نے بتایا۔ "جس کے بعد تم زمین پر ہوتے ہوئے، خلائی تجربہ گاہ میں ہو گی...... جہاں تم بائیوریک پر تجربہ کرسکتی ہو۔"

میگان مصنوعی خلائی تجربہ گاہ میں جاتے ہوئے سوچ رہی تھی...... خلائی جہاز کے ساتھ جانے والی ٹیم مکمل تھی۔ خود اس کی حیثیت بارہویں کھلاڑی جیسی تھی جو کسی دوسرے کھلاڑی کے زخمی ہونے پر ٹیم میں جگہ بناتا ہے...... لیکن یہ کرکٹ کا میدان نہیں تھا۔

میگان تجربے سے فارغ ہو کر مڈ ڈیک اور پھر سیڑھیوں کے ذریعے فلائٹ ڈیک پر آگئی۔ وہاں سے انٹرکام پر اپنے باہر آنے کی اطلاع دی۔ کافی وقت بے وزنی کی کیفیت میں گزارنے کے بعد، اس وقت وہ خود کو بہت وزنی محسوس کررہی تھی۔ میگان نے خود کو یقین دلایا کہ اس کا حقیقی وزن ایک سو اٹھارہ پاؤنڈ ہے...... بے وزنی کی کیفیت کے بعد جو دباؤ آرہا تھا، وہ بالآخر ختم ہو گیا اور کاک پٹ کا دروازہ کھلا۔

ڈریسنگ روم میں مخصوص لباس سے جان چھڑا کر اس نے عام لباس پہنا اور شاور لے کر باہر آگئی۔

"مبارک ہو۔" ریڈ کی آواز آئی۔ "یہی تجربہ تم خلا میں کرو گی۔"

"میں یا کوئی اور؟" میگان نے اظہارِ مایوسی کیا۔

"ایک دن تو تم خلا میں جاؤ گی۔ اس مشن کے ساتھ نہیں تو کسی اور مشن کے ساتھ۔"

"کیا میں خلا میں چہل قدمی کرسکوں گی؟"

"کیوں نہیں...... تمہاری تربیت مکمل ہے۔"

"سات دن رہ گئے ہیں۔ اگر کوئی بیمار ہو جائے یا کسی کی ٹانگ ٹوٹ جائے پھر......؟"

"کوئی حرج نہیں، تم ہونا۔" ریڈ نے قہقہہ لگایا۔

"مذاق کررہی تھی۔"

"میں بھول ہی گیا تھا کہ یہاں کچھ دیر قبل تمہارا ایک شناسا وارد ہوا ہے۔"

میگان کی پیشانی شکن آلود ہو گئی۔ "ایسا تو کچھ نہیں ہے...میں توقع نہیں کرتی کہ میرا کوئی دوست یہاں آئے گا۔"

"وہ اسمتھ ہے۔ جان اسمتھ۔"

وہ سوچ رہی تھی...... اسمتھ ہیوسٹن میں؟ کب...... کیسے؟

☆☆☆

مارکوپولو ائرپورٹ سے بلند ہونے کے دو گھنٹے بعد پائلٹ اسمتھ کے کیبن میں آیا۔ "کوئی نئی بات، سر؟"

"نہیں۔" اسمتھ نے نفی میں سر کو جنبش دی۔

"روٹ بدل گیا ہے۔ اینڈریوز کے بجائے ہیوسٹن جانا ہوگا۔ اس طرح فضائی سفر میں دو گھنٹے کا اضافہ ہو جائے گا۔"

"ٹھیک ہے، شکریہ۔" اسمتھ نے جواب دیا۔ وہ کلین کو وینس کے تمام حالات گوش گزار کر چکا تھا۔ جواباً کلین نے روٹ تبدیل کرا دیا تھا۔ کیونکہ پریذیڈنٹ، اسپیس پروگرام کو سپورٹ کرنے کے لیے ہیوسٹن پہنچ رہے تھے۔ وینس کے غیر متوقع حالات کے بعد کلین پریذیڈنٹ کے قریب رہنا چاہتا تھا...... اس بات کا امکان تھا کہ پریذیڈنٹ کلین اور اسمتھ سے براہِ راست بریفنگ لیں۔

منزل قریب آگئی تھی۔ معاً اسمتھ کے ذہن میں میگان کا تصور ابھرا۔ اس کے لبوں پر بے اختیار مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

پائلٹ، "ائرفورس ون" کے قریب سیکیورٹی ایریا میں ٹیکسی کررہا تھا...... ضروری کارروائی سے فارغ ہو کر اسمتھ، کلین کے چھوٹے لیکن شاندار آفس میں پہنچا۔

"تھینک گاڈ، تم صحیح سلامت ہو، جان۔"

"تھینک یو سر...... یقین کریں، میں آپ کے جذبات سمجھ سکتا ہوں۔" جان اسمتھ نے ایمانداری سے کہا۔ وہ جانتا تھا کہ کلین، ایجنٹس کو خطرات میں جھونک کر بے فکر نہیں رہتا تھا۔

"پریذیڈنٹ تیس منٹ میں روانہ ہو جائیں گے، جان۔" کلین نے مطلع کیا۔ "مجھے ایک ایک منٹ کی تفصیل بتاؤ۔ تاکہ میں بریفنگ کے متعلق فیصلہ کرسکوں۔"

اسمتھ نے جزئیات بتانی شروع کیں۔ وہ شوٹنگ تک پہنچا تو کلین کی آنکھیں سکڑ گئیں...... بائیوپرٹ کا نام آیا تو کلین واضح طور پر شاک میں نظر آیا۔

"ڈانکو کچھ نہیں بتا سکا؟"

"نہیں، اسے موقع ہی نہیں ملا۔ لیکن یہ کاغذ اس کی جیب سے ملا تھا۔" اسمتھ نے کاغذی نوٹ کلین کے حوالے

کیا۔

''بائیو پرٹ، اسٹیج ون سے اسٹیج ٹو تک نہیں جا سکتا۔ رقم کا مسئلہ نہیں ہے بلکہ یہاں اسٹیج ٹو کی سہولت ناکافی ہے۔ اگرچہ افواہیں گردش میں ہیں کہ اسٹیج ٹو کا مرحلہ طے ہو جائے گا لیکن یہاں ممکن نہیں ہے۔ لہٰذا کوریئر، کارگو کے ساتھ 4/9 سے قبل بائیو پرٹ سے نکل جائے گا۔'' کلین نے نظر اٹھائی۔

''کوریئر کون ہے؟ عورت یا مرد؟ اور یہ کام کون کروا رہا ہے؟ یہ پاگل پن ہے...... اسٹیج ون اور اسٹیج ٹو سے کیا مراد ہے؟'' کلین نے پے در پے کئی سوالات کر ڈالے۔

''سر! اسٹیج ون اور ٹو کا تعلق وائرس سے ہے...... میں بھی جاننا چاہتا ہوں کہ کوریئر کون ہے؟ اور بائیو پرٹ سے کیا نکالا جا رہا ہے؟ نیز کوریئر کی منزل کون سی ہے؟''

کلین کھڑکی کے قریب چلا گیا۔ ''سوال یہ ہے کہ ڈانکو نے بھاگنے کی ضرورت کیوں محسوس کی؟''

''یہی سوال میرے ذہن میں کلبلا رہا ہے۔ ڈانکو کو پوری معلومات حاصل کرنے کے لیے وہیں رکنا چاہیے تھا۔ اس نے خود کو مشکوک بنا ڈالا اور بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ مزید معلومات کے چکر میں اس کی موت یقینی تھی۔''

''لیکن مجھے یقین ہے کہ اس کی موت ضائع نہیں جائے گی۔'' کلین نے نرم لہجہ اختیار کیا۔

''میری رائے میں ڈانکو ہم تک پہنچنے کے لیے بے تاب تھا۔ کیونکہ رشیا سے جو کچھ بھی نکالا جا رہا ہے۔ اس کی منزل ہمارا ملک ہے۔'' اسمتھ نے لہجہ ہموار رکھنے کی کوشش کی۔

''کیا تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ کوئی، رشین بائیو ویپن ہمارے ملک میں لے کر آ رہا ہے؟'' کلین گھوم گیا۔

''حالات اور واقعات...... مزید یہ نوٹ، بتا رہا ہے کہ اس بات کا مضبوط امکان موجود ہے۔''

''امکان نہیں بلکہ شک بھی ہے تو پھر......'' کلین نے ناک کا بانسا چٹکی میں پکڑا۔ ''مجھے پریذیڈنٹ کو بتانا پڑے گا۔ فوری اقدامات اٹھانے کی ضرورت ہے...... لیکن مسئلہ یہ ہے ہم اپنی حفاظت کے لیے کیا کر سکتے ہیں۔ ڈانکو شاید ہوشیار کرنے میں کامیاب ہو گیا ہے...... نا ہم وہ جان گنوا کر بھی کوئی کلیو نہ چھوڑ سکا۔''

''سر! اس کے نوٹ میں کچھ تو ہے...... کیا میں......'' اسمتھ نے ڈیل کمپیوٹر کی طرف دیکھا۔

''دو گو۔'' کلین نے اشارہ دیا۔

اسمتھ نے ڈیل کے سامنے نشست سنبھال لی۔ وہ یو ایس ایمرڈ میں لاگ اِن ہوا، مختلف چیک پوائنٹس سے گزر کر لائبریری میں داخل ہوا۔ بائیو وارفیئر پر دنیا کی سب سے بڑی اور جامع لائبریری۔ اسمتھ، اسٹیج ون اور اسٹیج ٹو میں گیا اور کمپیوٹر سے اسٹیج ون اور ٹو کے وائرس کی لسٹ طلب کی۔

کمپیوٹر نے 13 نام دیے پھر اسمتھ نے سوال کیا کہ تیرہ ناموں میں سے کتنے ہیں جو بائیو پرٹ میں مینوفیکچر، ڈیولپ اور اسٹاک کیے جا سکتے ہیں۔''

''ماربرگ، ایبولا اور دوسرے......'' کلین نے کہا۔

''اسٹیج ٹو میں مختلف قسم کی تبدیلیوں کی ضرورت پڑتی ہے۔ مثلاً جین اسپلائسنگ......'' اسمتھ نے کہا۔ ''ماربرگ اور ایبولا اور ان جیسے وائرس لیب میں تشکیل نہیں دیے جا سکتے، صرف محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ یہ قدرتی ماحول کی پیداوار ہیں نیچر کی۔ جیسے ایبولا نے افریقہ میں جنم لیا۔''

دفعتاً اسمتھ کا منہ کھل گیا۔ ''لیکن اسے...... اسے ٹیمپر کیا جا سکتا ہے۔ رشینز برسوں اس کے ساتھ کھیلتے رہے کہ اسے ٹیمپر کر کے انتہائی جان لیوا وبا میں تبدیل کر دیں۔ یوں لگتا تھا کہ وہ کامیاب نہیں ہوئے اور تجربہ گاہیں بند کر دی ہیں...... لیکن......''

کلین سن رہا تھا لیکن ساتھ ہی وہ پلک جھپکائے بغیر اسکرین کو بھی تک رہا تھا جہاں سیاہ رنگ کے الفاظ اسے آنکھ مار رہے تھے: SMALL POX

''اسمال پاکس کا پاکس (Pox) فیملی کے وائرس سے تعلق تھا۔ اس کی ریکارڈڈ تاریخ چائنا سے شروع ہوتی ہے۔ تب سے اس وائرس نے انسانی تاریخ کا دھارا موڑ دیا۔ اٹھارویں صدی میں مختلف آبادیوں کے ساتھ یورپ اور امریکا میں بھی ہولناک تباہی مچائی۔ تیز بخار کے بعد مختلف علامات ظاہر ہوتی ہیں...... بالآخر مریض دو سے تین ہفتے میں کرب و اذیت کے ساتھ راہیِ ملکِ عدم ہو جاتا ہے۔'' اسمتھ نے تاریخی پس منظر سے تفصیل کا آغاز کیا۔

''1797 میں اتفاقاً برطانوی ڈاکٹر نے علاج دریافت کیا۔ آخری کیس صومالیہ میں 1977 میں دریافت ہوا۔ مئی 1980 میں ڈبلیو، ایچ، او نے اسمال پاکس کی موت کا باقاعدہ اعلان کر دیا۔ ڈبلیو، ایچ، او نے مرض کی ویکسی نیشن بھی بند کرا دی۔ 1980ء کے اواخر میں اسمال پاکس صرف دو جگہ محفوظ تھا۔ CDC، اٹلانٹا اور ماسکو کے آئی وینکوسکی انسٹی ٹیوٹ آف وائرالوجی۔ بعدازاں اسے

ماسکو سے بائیو پرٹ منتقل کر دیا گیا۔''

''امریکا اور روس کے معاہدے کے تحت اسمال پاکس کو انتہائی نگہداشت والی لیب میں رکھا جاتا تھا۔ وقتاً فوقتاً انٹرنیشنل انسپکشن بھی ضروری تھا۔ ڈبلیو، ایچ، او کی اجازت کے بغیر دونوں ممالک میں سے کوئی بھی، اس پر کسی قسم کا تجربہ نہیں کرسکتا تھا۔ تاہم یہ کاغذی باتیں ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ روسیوں نے ڈبلیو، ایچ، او کے عہدیداروں کی ہر بات نہیں بتائی۔ بین الاقوامی انسپکٹرز صرف آئس برگ کی چوٹی ہی دیکھ سکے تھے...... کئی عمارتیں اور لیب اب بھی دنیا کی نظر سے اوجھل ہیں۔ سیاسی وجوہات کی بنا پر روسیوں کو لیب پوری طرح کھولنے پر مجبور نہیں کیا جاسکتا۔ اس میں خطرہ ہے کہ وہ لوگ پھر سے کمیونزم کی راہ پر گامزن نہ ہوجائیں۔

''نوٹ میں اسٹیج ٹو کا ذکر ہے۔ اس کا مطلب ہوا کہ سازشی عناصر امریکا میں وائرس کو اسٹیج ٹو سے گزاریں گے...... کیونکہ روس میں یہ ممکن نہیں۔ اور اسٹیج ٹو میں وائرس کی ہیئت تبدیل کر دی جائے گی۔ یہ ایک بھیانک صورتِ حال ہوگی۔ یو ایس ایمرڈ میں جو قلیل ویکسین ہے وہ ''ری انجینئرڈ وائرس'' کے لیے نہیں ہے۔ نئی ویکسین دریافت کرنے کے لیے تجربے کرنے پڑیں گے۔ اس وقت تک بہت دیر ہوجائے گی۔''

''جان، لیکن اسٹیج ٹو کے لیے غالباً یو ایس ایمرڈ یا ڈی سی (CDC) کو استعمال کرنا پڑے گا۔ جو ممکن نہیں۔''

''آپ کا خیال ٹھیک ہے۔'' اسمتھ نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''اگر ہم ٹھیک سوچ رہے ہیں تو یہ سازش طویل عرصے سے جاری ہے...... تجربہ کسی جگہ خفیہ لیب میں کیا جائے گا۔ میرے خیال میں خفیہ لیب تیار ہوچکی ہے۔''

آفس میں خاموشی چھاگئی۔ کلین کی پیشانی پر شکنوں کا جال تھا۔ ''مجھے پریذیڈنٹ کو بتانا پڑے گا......''

''سر! اس کا مطلب براہِ راست حکومتی سطح پر بات ہوگی۔ نتیجتاً روسی اپنے طور پر کارروائی کریں گے۔ ہم نہیں جانتے کہ کن لوگوں سے واسطہ ہے اور کتنی اونچی سطح پر ہے...... روسی ناکام ہوئے تو وائرس وقت سے پہلے امریکا پہنچ جائے گا۔'' اسمتھ نے نکتہ اٹھایا۔

''تم کہنا چاہ رہے ہو کہ حکومتی سطح پر بات کرنے سے منصوبہ ساز ہوشیار ہوسکتے ہیں...... لیکن اس کے علاوہ ہم کیا کرسکتے ہیں؟''

جواب میں اسمتھ نے اپنی حکمتِ عملی کی وضاحت کی۔ یہ منصوبہ اس نے دورانِ پرواز تیار کیا تھا۔ وہ کلین کے تاثرات دیکھ رہا تھا اور دلائل پیش کرنے کے لیے تیار تھا۔ لیکن کلین نے رضامندی ظاہر کرکے اسمتھ کو حیران کر دیا۔

''جان، تمہارے پاس زیادہ وقت نہیں ہوگا اور مجھے پریذیڈنٹ تک اطلاع پہنچانی ہوگی۔ پریذیڈنٹ، روسی حکومت پر دباؤ ڈالیں گے۔'' کلین نے تنبیہ کی۔

اسمتھ نے گہری سانس لی۔ ''مجھے صرف دو سے تین دن کی ضرورت ہے۔ میں ہر بارہ گھنٹے بعد اشارہ کروں گا۔ اگر میرا اسگنل ملنے میں ساٹھ منٹ سے اوپر تاخیر ہو جائے...... سمجھیے گا کہ اب میرا اسگنل کبھی نہیں آئے گا۔''

کلین نے نفی میں سر ہلایا۔ ''یہ جوا ہے۔ میں اپنے آدمیوں کو خطرات میں جھونک کر دعا کرنے کا قائل نہیں ہوں۔''

''صورتِ حال ایسی بن رہی ہے...... ویکسین کا مسئلہ سنگین ہے۔ اصل منصوبے سے ہم لاعلم ہیں۔ منصوبہ ساز بھی اندھیرے میں ہیں۔ ہم بے خبری میں مارے جائیں گے۔ پوری دنیا مل کر بھی فوری طور پر نئی ویکسین دریافت کرکے پیداوار نہیں دے سکتی۔''

کلین کوورٹ۔ ون کے باصلاحیت ایجنٹ، جان اسمتھ کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔

''ٹھیک ہے، جاؤ اور معلوم کرو وہاں کیا ہو رہا ہے؟'' کلین نے حتمی انداز میں کہا۔

☆☆☆

میگان حیران تھی کہ اسمتھ سے کہاں ملے؟ اس نے ڈائننگ ہال میں جانے کا فیصلہ کیا اور لابی کی طرف چل پڑی۔ اسے خیال آیا کہ سیکیورٹی ڈیسک پر مہمانوں کو لاگ اِن کیا جاتا ہے۔ اسمتھ کا نام وہاں ہونا چاہیے۔ تاہم اس وقت وہ لابی میں پہنچ گئی تھی۔ اس کے قدم اٹھتے رہے۔ چند منٹ بعد وہ ڈائننگ ہال میں تھی۔ میگان نے اسمتھ کی تلاش میں نظریں دوڑائیں۔ وہ ایک میز پر تنہا تھا۔

''جان!''

اسمتھ چونک اٹھا۔ میگان کو دیکھ کر وہ دھیمے سے مسکرایا۔

''میگان، تمہیں دوبارہ دیکھ کر خوشی ہوئی۔''

''اتنے سنجیدہ ہو، لگتا ہے کوئی نیا مشن ہے۔ اب یہ مت کہنا کہ مجھے تلاش نہیں کر رہے تھے۔'' میگان نے نشست سنبھالی۔

اسمتھ ہچکچایا...... وہ ایسی جگہ پر تھا کہ میگان کا خیال ذہن میں آنا ہی تھا۔ تاہم وہ ذہنی طور پر ملاقات کے لیے

تیار نہیں تھا۔
''مشن پر جا رہی ہو؟''
''میری ٹریننگ تو مکمل ہے۔ تاہم شٹل کے ساتھ جو ٹیم جائے گی، اس میں میری جگہ نہیں ہے۔ مجھے اسٹینڈ بائی سمجھ لو۔''
اسمتھ کو یہاں زیادہ دیر نہیں رکنا تھا۔ لیکن اسے محسوس ہوا کہ میگان اسے ڈھونڈتی ہوئی وہاں آئی ہے۔ میگان نے کیونکر جانا کہ وہ یہاں ہے؟ تاہم اس نے مناسب خیال نہیں کیا کہ میگان کی دل شکنی کرے۔
''کچھ پلاؤ گی یا......''
''کیوں نہیں...... ڈرنک اور کافی؟''
''ڈرنک۔ لیکن یہ تو بتاؤ، تمہیں کیسے معلوم ہوا کہ میں یہاں تمہارا منتظر ہوں؟'' اسمتھ نے احتیاط سے استفسار کیا۔
''تمہارے دوست ڈیلن ریڈ نے بتایا تھا۔''
''اوہ، اچھا......'' اسمتھ نے عام سے انداز میں کہا۔
''تم ریڈ کو کب سے جانتے ہو؟'' میگان نے آرڈر کے لیے اشارہ کیا۔
''میں نے ناسا اور یو ایس ایمرڈ میں کچھ عرصے اس کے ساتھ کام کیا ہے...... بائیو ریسرچ کے ضمن میں۔ تاہم کافی عرصے سے ملاقات نہیں ہوئی۔'' اسمتھ اندر ہی اندر سرگرداں تھا کہ ریڈ کو کس نے بتایا کہ وہ ناسا میں موجود ہے؟ اور ریڈ نے میگان سے کیوں ذکر کیا؟ اسمتھ یہاں کے طریقہ کار اور سیکیورٹی سے آگاہ تھا۔ اس کی موجودگی سیکیورٹی کے علم میں ہونے کے باوجود خفیہ ہونی چاہیے تھی۔ اگر کوئی جہازوں کی آمدورفت اور اس کے مسافروں کو مانیٹر کرتا ہے...... تب ہی ریڈ اس کی موجودگی سے آگاہ ہو سکتا ہے۔
میگان بیئر کا آرڈر دے رہی تھی۔ تاہم اسمتھ نے اورنج جوس کی فرمائش کر دی۔ اسے یہاں سے نکل کر ہوائی سفر کرنا تھا۔
''امید ہے کہ آج نہیں تو کل تم وہاں اوپر ستاروں کے درمیان ہو گی۔''
''ہاں...... شاید۔'' میگان نے جواباً کہا۔
''شاید نہیں، یقیناً۔'' ایک آواز آئی۔ دونوں نے سر اٹھایا۔ وہ ریڈ کی آواز تھی۔
''جان کیسے ہو؟'' اس نے ہاتھ بڑھایا۔ ''ابھی تک یو ایس ایمرڈ میں ہو؟''
اسمتھ نے ہاتھ ہلایا۔ ''آؤ بیٹھو...... میں وہیں ہوں۔
اور تم ناسا میں، کتنے سال ہو گئے؟ تین سال؟''
''نہیں، چار۔'' ریڈ بیٹھ گیا۔
''تم اس مشن پر خلا میں ہو گے؟''
''ہاں، میں جا رہا ہوں۔'' ریڈ نے جواب دیا۔
ہلکی پھلکی گفتگو کے دوران میں اسمتھ کی تربیت یافتہ تیز حسیات نے ٹھوکا دیا۔ اس نے غیر محسوس انداز میں رخ بدل کر پہلی منزل کی بالکونی پر نظر ڈالی۔ اس آدمی کا انڈے کے مانند شفاف سر روشنیوں میں چمک رہا تھا۔ اس نے شاید شیو کیا ہوا تھا۔ مناسب فاصلے کے باوجود اسمتھ نے تاڑ لیا کہ گنجا براہِ راست اسے گھور رہا تھا۔ اس کا منہ تھوڑا سا کھلا ہوا تھا۔ ''میں تمہیں نہیں جانتا۔ تم میرے اندر کیوں دلچسپی لے رہے ہو؟'' اسمتھ نے خود سے خیالی سرگوشی کی۔
''ریڈ؟'' اسمتھ نے آنکھوں سے گنجے کی طرف سوالیہ اشارہ کیا۔
ریڈ نے بالکونی کی طرف دیکھا۔ ''اوہ، وہ ایڈم ٹریلور ہے۔ شٹل مشین میں چیف میڈیکل آفیسر۔''
اس دوران ٹریلور نے دائیں بائیں ہونے کی ناکام کوشش کی لیکن ریڈ ہاتھ لہرا کے اشارہ کر چکا تھا۔ لہٰذا ٹریلور پہلی منزل کی سیڑھیاں اترنے لگا۔ اس کی آنکھیں بھی حلقوں سے ابلی ہوئی تھیں۔ پھولے پھولے گال...... اسمتھ نے کوئی اچھا تاثر نہیں لیا۔ وہ ہچکچاہٹ کے ساتھ میز تک آ گیا۔
''ایڈم، یو ایس ایمرڈ کے ڈاکٹر جان اسمتھ سے ملو۔''
''خوشی ہوئی مل کر۔'' اسمتھ نے ہاتھ بڑھایا۔
''نائس ٹو میٹ یو۔'' ٹریلور نے کہا۔
''کیا ہم پہلے مل چکے ہیں؟'' اسمتھ نے خوشگوار انداز میں سوال کیا۔
اسمتھ نے حیرت محسوس کی کہ اس کے شستہ سوال پر وہ گڑبڑا گیا تھا۔
''نہیں...... نہیں، مجھے یاد نہیں پڑتا۔'' اس نے عجلت میں ریڈ کی طرف دیکھا۔ ''ٹیم کا آخری میڈیکل چیک اپ کرنا ہے۔''
ریڈ نے معذرت طلب نظروں سے اسمتھ کو دیکھا۔ ''روانگی کا دن قریب آتا جا رہا ہے۔ کئی کام نمٹانے ہیں۔ میں معافی چاہوں گا۔''
اسمتھ نے مسکرا کے اثبات میں سر ہلایا۔
''میگان، تین بجے تم سے بائیو لیب میں ملاقات ہو گی۔'' ریڈ نے میگان کو مخاطب کیا اور اٹھ گیا۔

اسمتھ ان دونوں کو ہال کے کونے میں جاتا دیکھ رہا تھا۔

"عجیب آدمی ہے۔" اسمتھ نے ٹریلور کی شخصیت پر تبصرہ کیا۔

"ہاں، وہ تنہائی پسند ہے مگر اپنے کام کا استاد ہے۔ ریڈ نے اسے بیورو۔زرمٹ سے حاصل کیا تھا۔" میگان نے کہا۔

اسمتھ نے ذہن ٹریلور کی طرف سے ہٹالیا۔

☆☆☆

"ان کی جانب مت دیکھو۔" ریڈ نے ٹریلور کو ٹوکا۔ ٹریلور، ریڈ کے سخت لہجے پر چونکا۔

"تمہیں پتا ہے وہ کون ہے؟" ٹریلور نے سوال کیا۔

"ہاں، جانتا ہوں۔" ریڈ نے آواز نرم کی۔

"اگر تم جانتے ہو تو مجھے بتاؤ کہ وہ یہاں کیا کر رہا ہے؟ ٹریلور نے گویا مطالبہ کیا۔" یہ وہی ہے جسے ڈانکو کے ساتھ وینس میں دیکھا گیا تھا۔"

ریڈ کا ہاتھ کوبرا سانپ کے مانند لپکا۔ اس کی خاص گرفت نے کلائی کے پاس نازک اعصاب پر دباؤ ڈالا۔ ٹریلور کی آنکھیں اوپر چڑھ گئیں اور منہ کھل گیا۔

"تم کیا جانتے ہو وینس کے بارے میں؟" وہ پھنکارا۔

"میں...... میں نے بات کرتے سنا تھا۔"

"کس کو سنا تھا؟" ریڈ کی پکڑ شدید تھی۔

"تم اور...... پر اس بات کر رہے تھے۔"

"جو سنا تھا، اسے بھول جاؤ۔ تم نے کبھی کچھ نہیں سنا...... کبھی نہیں۔ سمجھ گئے؟ وینس تمہارا مسئلہ نہیں ہے...... نہ ہی اسمتھ سے تمہارا کوئی لینا دینا ہے۔" ریڈ نے اسے چھوڑ دیا۔

ٹریلور اپنی کلائی مسل رہا تھا۔

"وینس اتفاق تھا اور یہاں بھی اتفاق ہے۔" ریڈ نے آواز میں پھر نرمی پیدا کی۔

"زیادہ اتفاق نہیں ہو گیا؟" ٹریلور رہ نہ سکا۔

"میرا یقین کرو۔ وہ دونوں پہلے سے ایک دوسرے کو جانتے تھے۔ لہٰذا ڈانکو بھاگا تو اس نے اسمتھ سے ملنے کی کوشش کی...... لیکن یہ ملاقات رائگاں گئی۔ پریشانی کی سرے سے کوئی بات نہیں ہے۔"

"یعنی میرا سفر محفوظ رہے گا؟"

"سو فیصد محفوظ رہے گا۔" ریڈ نے یقین اور اطمینان سے جواب دیا۔

☆☆☆

پیٹر ہاول نے اگلا قدم اٹھانے سے پہلے چند گھنٹے ڈانیلی ہوٹل میں ہی گزارے۔ وہاں سے نکل کر سان موائز کی طرف روانہ ہوا۔ جہاں دونوں قاتل خوفناک دھماکے کی نذر ہوئے تھے۔ وہاں پولیس نے رسی باندھ کر گھیرا ڈالا ہوا تھا۔ سیاحوں کو ادھر نہیں جانے دیا جا رہا تھا۔ پٹرولنگ زیادہ نہیں تھی۔ تاہم ایک پولیس اہلکار پیٹر کی راہ میں حائل ہو گیا۔

پیٹر نے کرائم سین پر سرسری نظر ڈالی۔ "مجھے انسپکٹر ڈیونٹی سے ملنا ہے۔" پیٹر نے روانی سے اٹالین زبان استعمال کی۔ پولیس مین نے پیٹر کا جائزہ لیا اور ایک طرف چل پڑا۔

انسپکٹر ڈیونٹی، سوختہ چوبی ٹکڑے کا جائزہ لے رہا تھا۔ پولیس مین کی بات سن کر اس نے پیٹر کی جانب دیکھا۔ مارکو ڈیونٹی نے پیٹر کو پہچاننے میں چند سیکنڈ صرف کیے، پھر ربر کے دستانے اتار کر پیٹر کی طرف آ گیا۔ اس نے اطالوی انداز میں خوشی کا اظہار کیا۔

"مارکو، تمہیں دیکھ کر مجھے بھی خوشی ہو رہی ہے۔" نوے کی دہائی میں پیٹر کو ڈیونٹی کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملا تھا۔ جب برطانوی شہری اغوا ہونے شروع ہوئے تھے۔ دونوں ایک دوسرے سے متاثر ہوئے اور بعدازاں رابطہ برقرار رہا۔ پیٹر جب بھی وینس آتا، ڈیونٹی کے آبائی پُرشکوہ پلازہ پر قیام کرتا تھا۔

"تم یہاں ہو اور مجھے بتایا نہیں...... مطلب کہیں اور ٹھہرے ہو؟" ڈیونٹی نے شکوہ کیا۔

"معذرت خواہ ہوں۔" پیٹر نے کہا "کل ہی پہنچا تھا اور یہاں حالات معمول کے خلاف ہیں؟"

ڈیونٹی نے پلٹ کر کرائم سین کی جانب دیکھا۔ اس کا منہ بن گیا۔ "مناسب تو نہیں لگتا...... ابھی ملے ہو لیکن کوئی سن گن ہے تمہارے پاس؟" انسپکٹر نے سوال کیا۔

"تم پوچھ سکتے ہو۔ مجھے خوشی ہو گی اگر میں مدد کر سکا...... لیکن یہاں نہیں۔" پیٹر نے عندیہ دیا۔

"ٹھیک ہے، آؤ۔" ڈیونٹی کا رخ ایک بوٹ کی جانب تھا۔ بوٹ، پانی کو چیرتی ہوئی آگے بڑھنے لگی۔ ڈیزل انجن کی گڑگڑاہٹ میں ڈیونٹی نے سوال کیا۔ "حالیہ خونریزی کے بارے میں کیا جانتے ہو؟"

"میں یہاں کسی مشن پر نہیں ہوں۔" پیٹر نے اسے یقین دہانی کرائی۔ "تاہم میرا ایک دوست اس حادثے میں

خرچ ہوتے ہوتے رہ گیا۔''

''اور تمہارا وہ پُراسرار دوست وہ آدمی ہے جو مقتول کے ساتھ دکھائی دیا تھا اور جو قاتلوں کا تعاقب کرتے ہوئے غائب ہوگیا؟''

''ہاں، ایسا ہی ہے۔'' پیٹر نے اعتراف کیا۔

ڈیونٹی نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''پیٹر، اس کا تعلق دہشت گردی سے تو نہیں ہے؟''

''قطعی نہیں۔''

''ہمیں مقتول کے پاس سے یوکرینین پاسپورٹ ملا ہے...... یوں لگتا ہے کہ اس نے یہاں پہنچنے کے لیے ایک تکلیف دہ سفر طے کیا ہے۔ وہ یہاں کیوں پہنچا؟ ہمیں تشویش ہے، کیونکہ اس کو یہاں رکنا نہیں تھا۔ اس نے یہاں سے گزر کر کہیں اور جانا تھا۔ قاتلوں نے اسے آگے جانے کا موقع نہیں دیا۔ یوکرینین پاسپورٹ کی موجودگی سے یہی نتیجہ اخذ کیا جاسکتا ہے۔'' ڈیونٹی آبی گزرگاہ کے ٹریفک کو گھور رہا تھا۔

''پیٹر، میں کسی پریشانی کا متحمل نہیں ہوسکتا۔''

''پھر میری مدد کرو۔'' پیٹر نے کہا۔ ''میں کوشش کروں گا کہ تمہاری مدد کرسکوں...... کیا تم قاتلوں کی شناخت میں کسی قسم کا تعاون کرسکتے ہو...... نیز خود قاتلوں کو کیسے قتل کیا گیا؟''

''بم کے ذریعے۔'' ڈیونٹی نے سپاٹ لہجہ اختیار کیا۔ ''بم ضرورت سے زیادہ طاقتور تھا۔ وجہ یہ تھی کہ قاتلوں کے قاتل ہمارے لیے کوئی نشان چھوڑنا نہیں چاہتے تھے۔ تاہم وہ اپنی اس کوشش میں ناکام ہوگئے۔ ہمیں اتنے اشارے دستیاب ہوگئے ہیں جو بتارہے ہیں کہ وہ دونوں ہمارے ریکارڈ کا حصہ رہے ہیں۔''

بوٹ کی رفتار سست ہونے لگی۔ کچھ دیر بعد وہ ڈیونٹی کے گھر میں تھے۔ وسیع عمارت سترہویں صدی کی تعمیر تھی۔ جسے بعد میں سرکار نے تحویل میں لے کر پولیس اسٹیشن میں تبدیل کر دیا تھا۔ تاہم اس کا مناسب حصہ ابھی تک مارکو ڈیونٹی کی دسترس میں ہی تھا۔ دونوں چوڑے کوریڈور سے گزرتے ہوئے ڈرائنگ روم میں آگئے۔ باہر گارڈز نے کوئی تعرض نہیں کیا تھا۔

ڈیونٹی طویل میز کے ایک طرف بیٹھ گیا اور پیٹر نے مخالف سمت میں نشست سنبھالی۔ انسپکٹر کی توجہ کمپیوٹر کی طرف تھی۔ ذرا دیر میں اس نے ایک پرنٹ برآمد کرلیا۔

''رُوکو برادرز...... ٹوماسو اور لیوگی۔'' اس نے پرنٹ آؤٹ پیٹر کی طرف بڑھایا۔ پیٹر نے بغور تصاویر کا جائزہ لیا۔ دونوں کے چہروں سے سنگدلی اور کرختگی عیاں تھی۔ عمر پچیس۔ تیس کے آس پاس رہی ہوگی۔

''دوسی لین؟''

''ہاں، کرائے کے قاتل۔'' ڈیونٹی نے تصدیق کی۔ ''روم میں ایک جج اور پالرمو میں ایک وکیل کی ہلاکت کے ذمّے دار دونوں بھائی ہیں...... ہمیں عرصے سے ثبوت کی تلاش ہے۔''

''ان کی قیمت؟''

''بہت زیادہ۔ انہیں رقم دو اور کسی کو بھی ختم کرا دو...... کیوں پوچھ رہے ہو؟''

''کیونکہ جس نے ان کو استعمال کیا، وہ بالائی سطح سے تعلق رکھتا ہے جس کے پاس دولت بھی ہے اور رابطے بھی۔ عام لوگ اس قسم کے پروفیشنل ہائر نہیں کرسکتے۔''

''لیکن ایک یوکرینین زمیندار کو دن دہاڑے، سرِعام مارنے کی وجہ؟ اگر وہ واقعی زمیندار تھا......''

''میں قطعی لاعلم ہوں لیکن میں پتا لگاؤں گا۔'' پیٹر نے جواب دیا۔ ''ان دونوں کا کوئی مستقل ٹھکانا؟''

''پالرمو۔ وہی ان کی جائے پیدائش ہے۔''

''دھماکے کے بارے میں کیا رائے ہے؟''

ڈیونٹی پھر کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہوا۔ ''فارنسک کی ابتدائی رپورٹ کے مطابق وہ C-12 کا دھماکا تھا۔ وزن نصف کلو۔''

پیٹر چونک اٹھا۔ ''C-12؟ تمہیں یقین ہے؟''

''ہماری لیب کا معیار بہت بلند ہے، پیٹر۔''

''یقین کرتا ہوں۔'' پیٹر نے پُرسوچ انداز اختیار کیا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ امریکی فوج کا جدید ترین دھماکا خیز مواد، دوسی لین پیشہ ور قاتلوں تک کیونکر پہنچا۔ یہ ایک معنی خیز اطلاع تھی۔

''پیٹر، میں بھی جوابدہ ہوں...... تم یوکرینین کے بارے میں کیا بتا سکتے ہو؟''

''میرا کام صرف اتنا تھا کہ میں رابطہ کرنے والے کو کور کروں۔ خون خرابے کا کوئی امکان یا اشارہ سرے سے مفقود تھا۔''

ڈیونٹی نے انگلیاں چٹخائیں۔ ''فرض کرو میں وضاحت کرتا ہوں کہ رُوکو برادرز کی ذمّے داری رابطہ کار کو ہلاک کرنا تھا لیکن وہ غلطی سے یوکرینین کو ختم کرگئے اور اصل شکار فرار ہوگیا؟''

''اس مفروضے میں نقص ہے۔ اگر رُوکو برادرز سے غلطی ہوئی تو پھر ان کو کیوں اڑایا گیا؟'' پیٹر نے نکتہ اٹھایا۔
ڈیونٹی نے فضا میں ہاتھ لہرایا۔ ''رُوکو برادرز کے بہت سے دشمن تھے۔ کیا کہہ سکتے ہیں، موقع ملتے ہی کسی نے حساب چکتا کر دیا۔''
''تم سمجھتے ہو تو ٹھیک ہے...... لیکن مجھے پالرمو جانا پڑے گا۔'' پیٹر نے کافی ختم کی۔ ''تمہارے مطلب کی کوئی بات نکلی تو بتاؤں گا۔''
''اٹلی سے نکلو تو یہاں ضرور آنا...... ایک بار لافینانس چلیں گے۔''
''ہاں، ضرور...... اچھی جگہ ہے۔'' پیٹر مسکرایا اور ہاتھ ہلا کے مڑا۔ ڈیونٹی اس کی پشت کو گھور رہا تھا۔ پیٹر نہیں دیکھ سکا کہ ڈیونٹی کے دوستانہ تاثرات بدل چکے تھے۔

☆☆☆

آٹھ ہزار میل دور مغرب میں ہوائی کے جزیرے اوہائیو پر پرل ہاربر سورج کی روشنی میں دمک رہا تھا۔ ہاربر سے ہٹ کر نیوی کی انتظامی عمارتیں، کمانڈ اور کنٹرول ہیڈ کوارٹر مخصوص سرگرمی کے زیر اثر تھے۔ مسلح یونٹ، اندر باہر ہر جگہ موجود تھے۔ طویل کوریڈورز میں، حتیٰ کہ بند دروازوں کے سامنے بھی۔ بند دروازوں کے عقب میں بریفنگ روم تھا جس کا رقبہ جمنازیم کے برابر تھا۔ جہاں تین سو افراد کی گنجائش تھی جبکہ اس وقت وہاں صرف تیس افراد موجود تھے۔ سب پوڈیم کے سامنے نشستوں پر براجمان تھے۔ ہر ایک کے جسم پر فوجی وردی تھی۔ ہر وردی پر برانچ، میڈلز اور ربن، وردی پوش کی حیثیت متعین کر رہے تھے۔
سب کی آنکھیں پوڈیم کی طرف تھیں بلکہ رچرڈسن کی جانب تھیں۔ جنرل فرینک رچرڈسن، ویت نام اور گلف کے علاوہ اور بھی چھوٹی بڑی مہمات میں خون بہا چکا تھا۔ طویل القامت جنرل نے بولنا شروع کیا۔
''جنٹل مین، اب رشیا دردِ سر نہیں رہا...... ہاں البتہ کبھی خیال آتا ہے کہ اسے سیاست داں چلا رہے ہیں یا مافیا؟'' اس جملے پر حاضرین میں بیشتر مسکرا اٹھے۔ جنرل کچھ دیر تک رشیا کے بارے میں بات کرتا رہا پھر روئے سخن چائنا کی طرف موڑ دیا۔
''میں گزشتہ حکومت اور موجودہ حکومت دونوں کو بتا چکا ہوں کہ چائنا صرف نیوکلیئر فورس سے مطمئن ہونے والا نہیں ہے۔ نہ وہ نیوکلیئر کارڈ کی بنیاد پر ہمیں چیلنج کر سکتا ہے۔ ان کے پاس ایک اور آپشن ہے جس پر ہمیں نظر رکھنی ہے اور وہ آپشن ہے کیمیائی بائیولوجیکل وارفیئر......'' جنرل کچھ دیر اس موضوع پر لفاظی کرنے کے بعد منتخب حاضرین کا جائزہ لینے لگا۔
''انتہائی ضروری ہے کہ آپ لوگ ہمہ وقت تیار رہیں اور اپنی اپنی جگہ پر بہترین صلاحیتیں صرف کریں۔ اگلی جنگ میدانوں میں نہیں بلکہ لیبارٹریز میں لڑی جائے گی۔ ہماری فتح کا دارومدار ہماری مکمل آگاہی پر ہوگا کہ ہمارا دشمن کیا تخلیق کر رہا ہے، کیا پال رہا ہے اور اسے کیسے استعمال کرے گا۔ نیز ہم اس کے اَن دیکھے ہتھیار کو کیسے نیست و نابود کریں گے......
''میں آپ سب کی توجہ اور وقت کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔'' جنرل رچرڈسن نے وقفہ دے کر کہا۔ حاضرین نے کھڑا ہونا شروع کیا۔ وہ جنرل رچرڈسن کے نکات کو سراہ رہے تھے۔ جنرل حاضرین میں گھل مل گیا۔
بریفنگ روم میں حاضرین کی تعداد گھٹنا شروع ہو گئی۔ آخر کار وہاں صرف دو آدمی رہ گئے۔ ایک رچرڈسن خود اور دوسرا نیشنل سیکیورٹی ایجنسی کا ڈپٹی ڈائریکٹر انتھونی پرائس۔ انتھونی پرائس واحد شخص تھا جس کا لباس سویلین تھا۔ اس نے مستقل خاموشی اختیار کر رکھی تھی۔
''تم نے کچھ نہیں کہا؟''
''ضرورت نہیں تھی۔ تم ٹھیک جا رہے ہو۔'' انتھونی پرائس نے پہلی مرتبہ زبان کھولی۔
''بس تو پھر نکلو، دیر ہو رہی ہے۔''
دونوں ہم قدم باہر نکلے۔ دھیمے لہجے میں گفتگو جاری تھی۔
''وہ وقت آنے والا ہے جب ملک چلانے والے سیاست داں ہمیں کباڑ سمجھیں گے۔ ہماری ضرورت کم ہوتی جائے گی۔ جب لیبس کے اندر اینتھرکس، ایبولا، کانگو اور دیگر وائرس اسٹاک کیے جائیں گے۔'' رچرڈسن نے کہا۔
''پرانی خبر ہے، رچرڈ۔'' پرائس نے تبصرہ کیا۔ ''ہم اور روسی معاہدہ کر چکے ہیں۔ ہر چیز اوپن ہے۔ کیمیکل اور بائیو ویپن۔ ڈلیوری سسٹم تک کی نگرانی ہوتی ہے...... سیاست داں کیا کریں گے، ان کے نزدیک حیاتیاتی ہتھیاروں کا گھوڑا مردہ حالت میں ہے۔''
''جب تک ان پر بے خبری میں حملہ نہیں ہوتا وہ شور نہیں مچائیں گے۔ حملے کے بعد انہیں یاد آئے گا کہ ان کے حیاتیاتی ہتھیار کہاں ہیں۔'' رچرڈسن بولا۔
''پھر وہ تمہاری طرف دوڑیں گے اور تم بتاؤ گے۔

کیسا رہے گا؟'' پرائس نے کہا۔''بوڑھے ڈاکٹر بائر سے ذرا مدد لینی پڑے گی۔''

''وہ بھی خوب کام کا آدمی ہے۔'' رچرڈسن نے اعتراف کیا۔

دونوں جیٹ رینجر ہیلی کاپٹر کے قریب پہنچ چکے تھے۔

''ہماری ضرورت ختم یا کم نہیں ہوسکتی۔'' پرائس نے نکتہ رسی کا مظاہرہ کیا۔''سوویت یونین، دس سال افغانستان جیسے کمزور ملک میں سر پھوڑتا رہا۔ لیکن نیوکلیئر ویپن استعمال نہ کرسکا اور تحلیل ہوگیا۔ ایٹم بم رکھا جاتا ہے، استعمال نہیں کیا جاتا۔ اسی طرح بائیو ویپن بھی استعمال نہیں ہوتا۔ بہرحال مستقبل اندھیروں میں ہے۔ کارل بائر کے ساتھ مل کر ہم جو کرنے جا رہے ہیں، اس کے بعد ہماری اہمیت اور بڑھ جائے گی۔'' وہ مسکرایا۔

''ایسا بھی نہیں ہے۔'' رچرڈسن نے تصحیح کی۔ ''کیمیائی اور حیاتیاتی ہتھیار خفیہ طور پر چھوٹے پیمانے پر استعمال ہوتے آئے ہیں۔''

''لیکن اب وہ ہوگا جو تاریخ میں کبھی نہیں ہوا۔'' یہ کہتے وقت پرائس کے تاثرات غیر انسانی نظر آئے۔

رچرڈسن نے اسے روک لیا۔''وینس میں جو کچھ ہوا...... کیا کرنا ہے؟''

''کچھ نہیں کرنا۔ سب ٹھیک ہوگیا۔ تھوڑا بہت غیر متوقع رہا۔ لیکن کہیں کہیں تو ایسا ہوگا۔ ہمارا منصوبہ بے داغ ہے اور ہر امکان کا احاطہ کرتا ہے۔'' پرائس نے اطمینان سے کہا اور ہیلی کاپٹر میں داخل ہوگیا۔

چند منٹ بعد ہیلی کاپٹر، جزائر ہوائی کے کونا آئی لینڈ کی طرف جا رہا تھا۔ ان کی منزل وہاں موجود فورٹ ہاورڈ تھی۔ سمندر اور ٹھوس لاوے کے درمیان فورٹ ہاورڈ نے کئی ہزار ایکڑ اراضی گھیری ہوئی تھی۔ یہ علاقہ چند برس قبل آرمی میڈیکل ریسرچ کے لیے مختص تھا۔ کئی برس پہلے ہوائی کے حریص سینیٹر کی مدد سے رچرڈسن نے فورٹ ہاورڈ کو نجی شعبے میں لے جانے کے لیے جال بچھایا۔ سینیٹر نے کانگریس میں اثر ورسوخ استعمال کیا۔ ان عوامل کے ساتھ دیوہیکل بائیو کیمیکل فرم بیور زرمٹ اے جی کی بھاری بھرکم آفر نے بھی کام کیا اور ریسرچ سینٹر، اوہائیو منتقل ہوگیا۔ سینیٹر کے سیف ڈپازٹ باکس میں بیور زرمٹ کے دوسو ہزار شیئرز محفوظ ہوگئے۔ فرم کا ہیڈ کوارٹر زیورچ میں تھا۔ جس کا سربراہ ڈاکٹر کارل بائر تھا۔ فورٹ ہاورڈ اب بیور زرمٹ کی ملکیت تھا۔ بعدازاں وہاں مستقبل کے منصوبے کی ضرورت کے مطابق تعمیراتی ترمیم واضافے کیے گئے۔ اب وہاں جو فورٹ نظر آرہا تھا وہ بمطابق اصل تھا...... درحقیقت اصلی فورٹ سطح زمین سے تین منزل نیچے تھا۔

سو سال سے اوپر ہوگئے جب کارل بائر کے پردادا نے بیور زرمٹ کی بنیاد رکھی تھی۔ فرم نے آغاز سے ہی ترقی کا سفر برقرار رکھا۔ ترقی کی رفتار بڑھتی گئی۔ اس کے سائنس دانوں اور تحقیق کنندگان کی محنت سے فرم کی ادویات دنیا بھر میں پھیل گئیں۔ اس کی بعض ادویات نے انسانی بنیادوں پر متعدد بین الاقوامی ایوارڈ حاصل کیے۔ تیسری دنیا میں فرم نے طب وصحت کے شعبے میں بڑا کام کیا۔ تاہم ان سب کے باوجود فرم کا ایک تاریک رخ بھی تھا جو کبھی منظرعام پر نہیں آیا۔ پہلی جنگ عظیم کے دوران بیور زرمٹ نے مسٹرڈ گیس کی بدلی ہوئی شکل متعارف کرائی۔ گیس کی ہلاکت خیزی دھیرے دھیرے اثرانداز ہوتی تھی۔ یہ اتحادی افواج میں ہزاروں ہلاکتوں کا سبب بنی۔

بیسویں صدی کے نصف آخر میں کارل بائر کا عمل دخل فرم میں بڑھنے لگا۔ اس نے فارماسیوٹیکل سے ہٹ کر دائرہ کار بائیو کیمیکل ویپن (کیمیائی حیاتیاتی ہتھیار) تک پھیلا دیا۔ بائر کی حرکت پذیری اور چالبازیوں کی الگ کہانی ہے۔ بیور زرمٹ اے جی مالیاتی جن میں تبدیل ہو چکی تھی۔ بائر کی پیش بینی نے کمیونزم کا انہدام اور امریکا کی بالادستی تاڑ لی تھی۔ روس بقا کی جنگ لڑ رہا تھا اور امریکا واحد سُپر پاور کے مزے لوٹ رہا تھا۔ بائر کے شیطانی ذہن نے دونوں جانب سے سرمایہ بنایا۔

اس وقت کارل بائر، کونا آئی لینڈ میں اپنے دونوں امریکی ساتھیوں کے استقبال کے لیے تیار تھا۔

☆☆☆

سطح زمین سے اوپر دوسری منزل کا تمام رقبہ بائر کا دفتر تھا۔ وہ، رچرڈسن اور پرائس کے ساتھ وہاں موجود تھا۔ ان کے ملاپ کو پانچ برس ہو چلے تھے۔ پھل پکنے کے قریب تھا۔ اسے کاٹنے کا وقت بھی قریب آرہا تھا۔

آج کا موضوع، اسمتھ، پیٹر، ڈانکو اور اسمال پاکس تھا۔ بائر نے پہلے دونوں کو خوش خبری سنائی کہ چند روز میں اسمال پاکس پہنچ جائے گی۔

''تمہارے روسی مہروں نے ضمانت دی ہے؟'' رچرڈسن نے سوال کیا۔

''بے شک ایسا ہی ہے۔ اگر کوریئر کسی وجہ سے ناکام

ہوتا ہے تو ہم باقی نصف ادائیگی روک دیں گے۔ لیکن ناکامی کا پہلو ہمارے پلان کا حصہ نہیں ہے اس لیے ادائیگی بھی نہیں رکے گی۔''

''لیکن گڑبڑ تو شروع ہوگئی ہے۔ وینس میں کیا ہوا؟'' دوسرا سوال بھی رچرڈسن کی جانب سے آیا۔

بائر نے جواب دینے کے بجائے ڈی وی ڈی پلیئر آن کیا۔ اسکرین روشن ہونے پر سینٹ مارک اسکوائر کا منظر ابھرا۔

''یہ فوٹیج ایک اطالوی صحافی نے حاصل کی تھیں جو وہاں اپنی فیملی کے ساتھ موجود تھا۔'' بائر نے وضاحت کی۔

''یہ فوٹیج اور کس کے پاس ہے؟'' رچرڈسن نے تیسرا سوال کیا۔

''کسی کے پاس بھی نہیں۔ میرے آدمی فوراً صحافی تک پہنچ گئے تھے۔ آئندہ اسے کبھی اپنے بچوں کی تعلیم پر ایک سینٹ بھی خرچ نہیں کرنا پڑے گا۔ اسے خاصا نواز دیا گیا ہے۔'' بائر نے اسکرین کی طرف اشارہ کیا۔

''دائیں جانب یوری ڈانکو ہے۔ روسی سیکیورٹی سروس کے میڈیکل ڈویژن کا ہائی آفیسر...... اور وہ بائیں جانب جان اسمتھ۔''

''رچرڈ۔'' پرائس نے زبان کھولی۔ ''اسمتھ کو میں ہیڈز پروجیکٹ کی وجہ سے جانتا ہوں وہ یو ایس ایئرڈ میں تھا۔ افواہ تھی کہ وہ روسی میڈیکل انٹیلی جنس ڈویژن میں کسی سے ربط رکھتا ہے۔ ہم نے (NSA) کھنگالنے کی کوشش کی لیکن وہ صاف مُکر گیا۔''

''دیکھو، اس کا ذریعہ ڈانکو تھا۔'' بائر نے سلسلہ کلام جوڑا۔ ''ایک ماہ قبل مجھے اطلاعات ملنا شروع ہوئی تھیں کہ ڈانکو، بائیو پرٹ کے آس پاس کچھ سونگھتا پھر رہا ہے۔ جیسے ہی ہمارے کوریئر کے نکلنے کا دن قریب آیا، ڈانکو نے دوڑ لگا دی۔ عجلت میں وہ ایک آدھ جگہ غلطی کر گیا اور ہمارے روسی ذرائع نے خبر ہم تک پہنچا دی۔''

''اور تم نے اسے ٹھکانے لگانے کا فیصلہ کیا۔'' رچرڈسن نے کہا۔ ''تمہیں چاہیے تھا کہ زیادہ ادائیگی کر کے بہتر آدمی ہائر کرتے۔''

''اٹلی میں وہی بہترین تھے۔'' بائر کا لہجہ سرد ہوگیا۔ ''میں انہیں پہلے بھی استعمال کر چکا ہوں۔''

''لیکن اس مرتبہ......''

''ہاں بہتر ہوتا کہ ڈانکو کو مشرقی یورپ میں دھر لیا جاتا۔'' بائر نے اعتراف کیا۔ ''لیکن وہ تیزی سے حرکت پذیر تھا اور اپنے کھوج مٹاتا جارہا تھا۔ ہمارا بہترین چانس وینس ہی تھا۔ جیسے ہی مجھے اطلاع ملی کہ ڈانکو کسی سے مل رہا ہے، میں نے اسی لمحے دونوں کو اُڑانے کا حکم دیا۔''

''لیکن ڈانکو سے ملنے والا بچ گیا۔'' پرائس نے نشاندہی کی۔

''یہ چُوک درست کر دی جائے گی۔'' بائر نے جواب دیا۔ ''اس وقت ہمیں پتا نہیں تھا کہ ملاقاتی کون ہے...... اصل نکتہ یہ ہے کہ ڈانکو جو خبر لے کر نکلا تھا، وہ اسی کے ساتھ دفن ہوگئی۔''

''کیسے کہہ سکتے ہو؟'' رچرڈسن نے اعتراض کیا۔

''غور سے دیکھو۔'' بائر نے ڈسک دوبارہ چلائی۔

رچرڈسن اور پرائس بغور دیکھنے لگے۔

''سب کچھ سیکنڈوں میں شروع ہو کر ختم ہوگیا۔'' بائر نے کہا۔

''پھر چلاؤ۔'' پرائس بولا اور اسٹاپ واچ نکالی۔ دونوں نے توجہ اس حصے پر مرکوز کی جب ڈانکو، اسمتھ کے ساتھ بیٹھتا ہے...... کتنی دیر بیٹھا ہے؟ دونوں نے ڈانکو کے ہاتھوں پر بھی نگاہ رکھی ہوئی تھی۔ ملاقات کا وقت بہت قلیل تھا۔ ڈانکو کوئی چیز اسمتھ کو نہیں دے سکا تھا۔

''ٹھیک کہتے ہو۔'' پرائس بولا۔ ''ڈانکو آیا، بیٹھا، چند جملے کہے...... اور ختم۔''

رچرڈسن بھی مطمئن دکھائی دیا۔

''سب ٹھیک معلوم ہوتا ہے لیکن کیا اسمتھ اپنا خیمہ لپیٹ کر غائب ہوجائے گا۔'' رچرڈسن نے کچھ دیر بعد کہا۔ ''کون جانتا ہے کہ روسی ملٹری میں اس کے کتنے رابطے ہیں؟''

''مجھے احساس تھا۔ میں نے اسمتھ کو ہلکا نہیں لیا اسی لیے تم لوگوں کو یہاں بلایا ہے۔ کیا مشورہ ہے؟'' بائر نے مشاورت کا عندیہ دیا۔

ریموٹ کنٹرول، پرائس کے ہاتھ میں تھا۔ اس کی توجہ اسکرین سے نہیں ہٹی تھی۔ ایک فریم اس نے منجمد کر دیا۔

''آشنا سا لگتا ہے...... کون ہے؟'' وہ بڑبڑایا۔

''میرے ذرائع کے مطابق اس نے اپنا تعارف اٹالین ڈاکٹر کے طور پر کرایا تھا۔'' بائر نے جواب دیا۔

''پولیس نے اس کا انٹرویو لیا تھا؟''

''نہیں، وہ بھیڑ میں غائب ہوگیا تھا۔''

''کیا مسئلہ ہے؟'' رچرڈسن نے پرائس کی طرف

دیکھا۔ پرائس نے منہ کھولا ہی تھا کہ اس کا سیل فون بول اٹھا۔

''ہیلو، ڈیونٹی...... تم نے صحیح وقت پر کال کی ہے۔ چند سوالات ہیں۔ جائے واردات پر لاش کے ساتھ دوسرا آدمی کون تھا؟''

ڈیونٹی کی طرف سے جواب آیا۔ ''تم نے کہا تھا کہ اگر کوئی رُوکو برادرز کی ٹوہ لینے کی کوشش کرے تو میں......''

''ہاں، ہاں...... کون آیا تھا؟''

''میرا ایک دوست پیٹر ہاول۔ پہلے وہ ایس اے ایس (SAS) میں......''

''آہا، میں اسے جانتا ہوں۔ وہ تم سے کیا مانگ رہا تھا؟'' پرائس اسکرین پر جامد فریم میں پیٹر کو گھور رہا تھا۔

ڈیونٹی نے پیٹر کے ساتھ ملاقات کا احوال سنایا۔

''تم نے اسے کیا بتایا؟''

''وہ روکوز کی شناخت جاننا چاہتا تھا۔ میں نے بتایا دیا، کوئی اور چوائس نہیں تھی۔ وینس میں اس کے اور بھی رابطے ہیں۔ وہ کسی اور سے معلوم کرلیتا۔ وہ روکوز کے رہائشی علاقے پالرمو گیا ہے۔ تنہا ہے......''

پرائس کچھ سوچ کر بولا۔ ''ٹھیک ہے، اگر وہ پالرمو سے رابطہ کرے تو مجھے بتانا۔'' رابطہ منقطع کرکے اس نے اسکرین کی جانب اشارہ کیا اور پیٹر کے بارے میں وضاحت کی۔

''یعنی وہ اسمتھ کے ساتھ تھا لیکن کیوں؟'' بائر نے سوال کیا۔

''اسمتھ احمق نہیں ہے کہ ڈانکو سے ملنے تنہا نکل جاتا۔ پیٹر اسے کور کررہا تھا۔'' بائر کے سوال کا جواب رچرڈسن نے دیا اور ڈیونٹی کی شان میں ایک گالی ایجاد کی۔ ''کیا ہم اس پر بھروسا کرسکتے ہیں؟''

''ہمارے بغیر اس کا دیوالیا نکل جائے گا۔ ہماری ادائیگیوں کی وجہ سے وہ دیوالیا ہونے سے بچا ہوا ہے۔ ویسے اس کا کہنا بھی ٹھیک ہے۔'' پرائس نے ڈیونٹی کی حمایت کی۔

''مطلب، پیٹر کا بندوبست کرنا پڑے گا؟'' بائر نے استفسار کیا۔

''بالکل۔'' رچرڈسن بولا۔ ''تاہم پالرمو ایک خطرناک جگہ ہے...... پیٹر جیسے آدمی کے لیے بھی۔''

☆☆☆

جان اسمتھ، ہیوسٹن سے اینڈریوز پہنچا۔ وہاں سے بذریعہ کار اپنے گھر وارد ہوا۔ شاور لینے کے بعد لباس تبدیل کیا۔ پھر کار سینٹر کال کی۔ کچھ دیر بعد وہ پوری تیاری کے ساتھ ائرپورٹ کی جانب رواں دواں تھا۔ خفیہ لائن پر اشارہ ملا۔

''جان، کلین بول رہا ہوں...... کہاں ہو؟''

''سر، تین گھنٹے میں ماسکو کے لیے ڈیلٹا کے ساتھ پرواز کرجاؤں گا۔''

''گڈ...... میں نے پریذیڈنٹ سے بات کرلی ہے۔ وہاں سے کوورٹ۔ون کے لیے سگنل گرین ہے۔ ساتھ ہی تیز حرکت کی ہدایت ہے۔''

''سمجھ گیا سر...... میں ہر بارہ گھنٹے بعد رپورٹ کروں گا۔''

''اوکے، گڈلک، جان۔''

☆☆☆

ڈیلٹا L-1011 پہلے لندن پہنچا۔ وہاں سے ایندھن لے کر وہ پھر پرواز کرگیا...... صبح سویرے ائرکرافٹ نے ماسکو کی سرزمین کو چھولیا۔ اسمتھ، ملٹری آئی ڈی کے ساتھ کسٹم اور امیگریشن سے گزر کر کیب کے ذریعے ریڈ اسکوائر کے قریب شیرٹن ہوٹل میں منتقل ہوگیا۔

دروازے پر ڈونٹ ڈسٹرب کا اشارہ دے کر اس نے غسل کیا۔ ذہن میں چار گھنٹے کا وقت سیٹ کرکے وہ خوابِ غفلت میں چلا گیا۔ چند گھنٹے کی نیند وہ لندن میں اترنے سے پہلے لے چکا تھا۔

سہ پہر کے وقت وہ ماسکو کی سڑکوں پر تھا۔ افغانستان سے نکلنے کے بعد رشیا متواتر تبدیلیوں کے دور سے گزرتا آرہا تھا۔ وہ سیاحوں کے مانند چکراتا ہوا مطلوبہ پتے کی جانب بڑھ رہا تھا جو کلین نے اسے مہیا کیا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کس شخصیت سے اس کا سامنا ہونے والا ہے۔ اس آگہی نے اسے مضطرب کردیا تھا۔

منزل پر پہنچ کر اس نے سائن بورڈ دیکھا۔ وہاں سنہرے الفاظ میں بے ڈیجیٹل کارپوریشن لکھا تھا۔ گلاس ڈور کے دوسری جانب، کاؤنٹر کے عقب میں نفیس لباس زیب تن کیے مرد و خواتین متحرک تھے۔ اسمتھ نے رک کر گہری سانس لی اور اندر قدم رکھ دیا۔ اس کا مطلوبہ چہرہ دائیں جانب تھا۔ عمر تیس کے قریب۔ زلف سنہری اور بیضوی چہرے پر کھڑی ستواں ناک، ٹھوڑی میں گڑھا، آنکھیں سیاہ...... وہ صوفیہ تھی جس کے مدفن پر وہ ایگزینڈر رہا گیا تھا۔ وہ جذبات کو قابو کرکے اس کی جانب بڑھا۔ وہ

صوفیہ کی بہن رینڈی رسل تھی۔ صوفیہ کی کاربن کاپی۔ یوں لگا جیسے صوفیہ پھر سے زندہ ہوگئی ہے۔

''جان؟'' رینڈی رسل کی آواز میں حیرت کا عنصر شامل تھا۔ رینڈی اپنی حیرت پوشیدہ رکھنے میں ناکام رہی تھی دیگر اسٹاف نے بھی محسوس کرلیا۔

''میرے آفس میں بات کرتے ہیں۔'' رینڈی کا لہجہ بدل کر کاروباری ہوگیا۔ چند منٹ بعد دونوں آفس میں بیٹھے تھے۔

''ناقابلِ یقین۔'' رینڈی کا تحیر پھر لوٹ آیا۔ ''کب؟ کیوں؟ کیسے؟''

''خوشی ہوئی تمہیں دوبارہ دیکھ کر۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''دراصل یہ ٹرپ اتنا اچانک تھا کہ تمہیں بتانے کا موقع ہی نہیں ملا جس کے لیے میں معذرت خواہ ہوں۔'' ہے ڈیز پروجیکٹ کے بعد رینڈی کو ماسکو میں بطور فیلڈ آفیسر متعین کر دیا گیا تھا۔ وہ سی آئی اے کی نمائندہ تھی۔ رینڈی کی اصل حقیقت سے صرف کلین باخبر تھا۔ اسی نے اسمتھ کو رینڈی کی لوکیشن اور افادیت کے بارے میں بتایا تھا۔ اس سے پہلے کہ رینڈی سوال کرتی، اسمتھ نے کیسے اسے دریافت کیا...... اسمتھ بول پڑا۔

''کیا یہ جگہ بات کرنے کے لیے محفوظ ہے؟''

''قطعی محفوظ...... بگ ڈیٹکٹر موجود ہے اور ہر رات ڈبل چیکنگ ہوتی ہے۔ میرا مطلب ہے، سوئپنگ (Sweeping)۔''

''میں جانتا تھا، تم ماسکو میں ہو۔ فی الحال اہم بات یہ ہے کہ مجھے تمہاری مدد درکار ہے، ایک بہت اچھا آدمی مارا گیا ہے اور میں جاننا چاہتا ہوں کہ زیرِ آب کیا سازش ہو رہی ہے؟''

رینڈی نے بغور اس کی بات سنی۔ اسمتھ کے پاس جھوٹ بولنے کی گنجائش تھی۔ تاہم رینڈی بخوبی آگاہ تھی کہ پروفیشنلز کے مابین یہ ایک عام بات ہوتی ہے...... اس کے لیے یہ اطمینان کافی تھا کہ اسمتھ کوئی ضروری بات نہیں چھپائے گا۔

''جان، میں سن رہی ہوں۔''

اسمتھ نے وینس میں قتل و غارت گری کی تقریباً پوری داستان سناڈالی۔

''کیا تمہیں یقین ہے کہ قاتل تمہارے پیچھے نہیں تھے؟''

''اگر میں پرائمری ٹارگٹ ہوتا تو قبر میں ہوتا۔ ڈانکو کو ختم کرنے کے بعد ہی وہ میری طرف متوجہ ہوئے تھے۔''

''بہر حال تم بال بال بچے...... مائی گاڈ، لیکن تم غیر مسلح حالت میں ان کے تعاقب میں کیوں گئے؟''

اسمتھ نے شانے اچکائے۔

رینڈی نے گہری سانس لی۔ ''کیا چاہتے ہو؟ ڈانکو کی موت کا بدلہ یا پھر بائیو پرٹ تک رسائی؟''

''یوری ڈانکو کے پاس کوئی خفیہ اور خطرناک اطلاع تھی۔ جسے ہم تک پہنچانے کے لیے اس نے اپنی جان قربان کردی...... اگر میں نے حقیقت دریافت کرلی تو ڈانکو کے اصل قاتلوں تک پہنچ جاؤں گا۔ وہ جو بھی ہیں، ان کا تعلق بائیو پرٹ سے بنتا ہے۔'' اسمتھ نے وضاحت کی۔

''میں تمہاری کیا مدد کرسکتی ہوں؟''

''رشیا میں بالائی سطح پر تمہارے بہترین تعلقات جن پر تمہیں بھروسا ہو؟''

رینڈی کچھ دیر اپنے ناخنوں کو گھورتی رہی۔ پھر گویا ہوئی۔

''اولیگ کیروف۔ رشین فیڈرل سیکیورٹی سروس کا میجر جنرل۔ وہ ایک عملی آدمی ہے، قابلِ بھروسا اور محبِ وطن...... اس کی نمبر 2 کا نام لارا ٹیلون ہے۔ وہ بھی برائٹ ہے۔ فیلڈ میں خاصی کارآمد...... لیکن ہے فتنہ گر۔''

''فتنہ گر؟ کیا مطلب؟'' اسمتھ نے سوال کیا۔

''ملوگے تو پتا چل جائے گا۔'' رینڈی ہولے سے مسکرائی۔

''کیروف سے میں واقف ہوں لیکن کچھ خاص نہیں۔ کیا تم میٹنگ کا بندوبست کرسکتی ہو؟''

''ہاں، لیکن وہ جاننا چاہے گا کہ تم کس آفیشل حیثیت میں مل رہے ہو...... اور شاید میں بھی۔''

''میں یو ایس ایمرڈ کے لیے کام نہیں کررہا، نہ ہی کسی اور خفیہ ایجنسی کے لیے...... اور یہ سچ ہے۔''

رینڈی نے اسمتھ کی آنکھوں میں جھانکا۔ ''مضحکہ خیز بات ہے...... میں جانتی ہوں کہ ہم جس میدان کے کھلاڑی ہیں، وہاں چالیں کیسے چلی جاتی ہیں...... مزید یہ کہ کیروف بھی لاعلم نہیں۔'' رینڈی کی آنکھوں میں احتجاج تھا۔

''میں اتفاق کرتا ہوں لیکن ہم دونوں جانتے ہیں کہ ہم ایک حد سے آگے نہیں جاسکتے۔ اس میں بھی کوئی شک نہیں کہ ہم ایک دوسرے کے ساتھ مخلص ہیں۔''

''ٹھیک ہے جان۔'' رینڈی نے کہا۔ ''تمہارا تعلق ملٹری سے ہے، اسے چھپایا نہیں جاسکتا۔ نہ چھپانے کی

ضرورت ہے لیکن کیروف کو فوجی کے علاوہ کوئی نہ کوئی حوالہ دینا بے حد ضروری ہے۔ کیا میں کہہ دوں کہ تم یو ایس ایمرڈ کی نمائندگی کر رہے ہو؟''

اسمتھ کچھ دیر خاموش رہا'' اوکے، کرنل ڈاکٹر فرام یو ایس ایمرڈ......لیکن اضافہ کر دینا کہ میں وہاں سے عارضی رخصت پر ہوں۔''

''میٹنگ کا بندوبست کرنے میں مجھے کچھ وقت لگے گا۔''

''میں مشکور ہوں......تمہیں نہیں پتا یہ کتنا اہم ہے۔'' اسمتھ نے شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا۔

''یہ میرا مخصوص کارڈ ہے۔'' ریڈی نے ایک کارڈ اسمتھ کے حوالے کیا۔ ''نمبر کو ٹریس کرنا یا لوکیشن معلوم کرنا ممکن نہیں۔ شاید کسی وقت تمہیں ضرورت پڑے۔''

اسمتھ نے اپنا خفیہ نمبر اسے دے دیا۔

''وعدہ کرو، دال میں کچھ کالا نکلا تو مجھے بتاؤ گے۔''

''ضرور۔ یقین رکھو۔'' اسمتھ نے آہستہ سے اس کا ہاتھ دبایا۔

☆☆☆

صبح ساڑھے سات بجے ہوسٹن ٹائم کے مطابق ڈاکٹر ایڈم ٹریلور نے برٹش ائرویز کی فلائٹ پکڑی۔ وہ نان اسٹاپ فلائٹ کے ذریعے ہیتھرو ائرپورٹ، لندن اترا۔ کچھ دیر لاؤنج میں گزارنے کے بعد ٹریلور گیٹ نمبر 68 کی طرف چل پڑا۔ ذرا دیر میں وہ ماسکو جانے والی برٹش ائرویز کی دوسری فلائٹ پر تھا۔

ریڈ اور ٹریلور نے مل کر جو شیڈول ترتیب دے رکھا تھا، ٹریلور نے کبھی شیڈول سے سرِمو انحراف نہیں کیا تھا۔ ماسکو سے وہ کریملن میں ہوٹل نیکو پہنچا۔ پورٹر کو بھاری ٹپ دینے کے بعد اس نے بیگ اپنے کمرے میں منتقل کرائے اور کچھ دیر بعد ہوٹل چھوڑ دیا۔ کیب کے ذریعے وہ میخال ذک پراس پٹ کے قبرستان وارد ہوا، قبرستان کے گیٹ پر ایک بوڑھی عورت پھول بیچ رہی تھی۔ ٹریلور نے گل فروش بڑھیا سے ایک بوکے خریدا اور بیس ڈالر اس کے ہاتھ پر رکھنے کے بعد قبرستان میں داخل ہو گیا۔ ایک بوکے کے بیس ڈالر، بڑھیا حیرت سے خریدار کو جاتا دیکھ رہی تھی۔

کچھ دیر بعد وہ اپنی ماں ہیلن ٹریلور کی قبر تک پہنچ چکا تھا۔ پھول قبر پر رکھ کے وہ وہیں بیٹھ گیا۔ ایف بی آئی کے علم میں تھا کہ اس کی ماں رشیا میں پیدا ہوئی تھی۔ ٹریلور نے جب چیف میڈیکل آفیسر کے لیے درخواست دینا شروع کی تو کہیں سے مثبت جواب وصول نہیں ہوا۔ بعدازاں ملک سے باہر بیورزرمٹ اے جی (A.G) نے اس کی خدمات حاصل کر لیں۔ ٹریلور نے وہاں پندرہ برس گزارے۔ اس کی قابلیت اور تنخواہ بڑھتی چلی گئی۔ اس وقت ناسا کو نجی شعبے سے مسابقت کا سامنا تھا لہٰذا انہوں نے خوشی خوشی ٹریلور کو خوش آمدید کہا......کوئی سوال نہیں اٹھا کہ آخر ٹریلور نے بیورزرمٹ اے جی جیسی شاندار بین الاقوامی کمپنی کو کیوں چھوڑا۔ وہاں وہ سینئر تھا۔ ناسا کے مقابلے میں 20 فیصد زیادہ وصول کرتا تھا۔

ناسا نے ایف بی آئی کو ٹریلور کا پس منظر جانچنے پر لگا دیا۔ سرد جنگ کے اختتام پر رشیا سفر کرنا آسان تر ہو چکا تھا۔ ہزاروں امریکیوں نے ان رشتے داروں سے ملنے کے لیے وہاں جانا شروع کیا جنہیں وہ صرف تصویروں میں دیکھتے رہے تھے۔ ٹریلور نے بھی رشیا کا رخ کیا۔ اس کی ماں کو طلاق ہو گئی تھی اور وہ ماسکو میں تھی۔ وہ تین سال تک باقاعدگی سے ہر موسم بہار میں ایک ہفتہ ماں کے ساتھ گزارتا......ناسا میں جب ٹریلور کے سینئر حکامِ بالا نے اسے بتایا کہ اس کی ماں کینسر کے مرض میں گرفتار ہو کر ٹرمینل مراحل میں ہے...... اور ایسی صورتِ حال میں اسے جتنی چھٹیاں درکار ہوں گی، ناسا کو اس پر کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ فرماں بردار بیٹے نے اپنے وزٹ تین تک بڑھا دیے۔ وہ ایک سال میں تین مرتبہ وہاں گیا، اس کی ماں تیزی سے موت کی شاہراہ پر گامزن رہی تھی۔ بالآخر یہ سفر تمام ہوا۔ اس کی موت پر ٹریلور نے پورا مہینہ رشیا میں گزارا۔ ناسا، چھٹیوں کے معاملے میں فراخدلی کا مظاہرہ کر رہی تھی۔ ٹریلور کو یقین تھا کہ ایف بی آئی کے پاس ماسکو آمدورفت کا ٹریک ریکارڈ موجود ہے۔ تاہم وہ واقف تھا کہ یہ کسی بھی بیوروکریسی کی حکمت عملی کا حصہ ہوتا ہے۔ نیز اسے جن حالات میں سوئس کمپنی چھوڑنی پڑی تھی، اس کے مطابق ماسکو میں ایف بی آئی کو اس کا ٹریک ریکارڈ بنانا تھا۔ آمدورفت کا ایک مخصوص پیٹرن، یہ پیٹرن تشکیل پا چکا تھا۔ اب اسے منظم کرنا تھا۔ آمدورفت کے پیٹرن کو فول پروف طریقے سے ہی تبدیل کیا جا سکتا تھا۔ ماں کی موت کے بعد معمول کا سوگوار اجتماع چھ ماہ بعد ہونا تھا۔ اگر وہ نہ جاتا تو آمدورفت کا مخصوص پیٹرن مشکوک ہو جاتا۔ کے جی بی یا ایف بی آئی کے لیے دلچسپی کا کوئی سامان نہیں تھا۔ وہ حسبِ معمول آیا تھا۔ تاہم خود ٹریلور مخصوص اوقات میں، معقول جواز کے ساتھ آ جا رہا تھا لیکن اس مشق کی حقیقت سے

تاحال بے خبر تھا۔ کیب ڈرائیورز اور گل فروش بڑھیا کو بھاری ٹپس، اس میں پورٹرز بھی شامل تھے۔ مقصد یہی تھا کہ وہ اس کی شکل یاد رکھیں۔

قبرستان سے واپسی پر اس نے ہوٹل روم میں چند گھنٹے کی نیند لی۔ وہ جب بیدار ہوا تو تاریکی پھیلنے لگی تھی۔ شاور اور شیو کے بعد فریش سوٹ زیب تن کر کے وہ ہوٹل سے نکل گیا۔ وہ نیم اندھیری سڑک کے ذریعے بدنام سوڈاوایا ڈسٹرکٹ کی طرف بڑھنے لگا۔

اس دوران میں اس کا ذہن متواتر ماضی کی طرف سفر کر رہا تھا۔ وہ جس مکروہ علت کے باعث پھنسا تھا، اس پر وہ قابو پا سکتا تھا نہ ترک کر سکتا تھا۔ ہم جنس پرستی۔ کچھ عرصے بعد وہ بیورز رمٹ اے جی کا جگمگاتا ستارہ بن چکا ہوتا...... تاہم نوعمر لڑکوں کے ساتھ جنسی کج روی کا شوق اسے لے ڈوبا۔

وہ جس کرنجی آنکھوں والے بظاہر معصوم لڑکے پر مرمٹا تھا، وہ ایک پھندا تھا۔ وہ پھندا ٹریلور کے گمان سے دور تھا۔ اسے ہوش اس وقت آیا جب وہ لڑکا اس کی رہائش گاہ پر آیا اور سیکس ٹیپ چلا کر دکھائے، سازش میں کون کون شریک تھا؟ مختصر یہ کہ ٹریلور کے پاس دو راستے تھے تعاون یا تباہی۔ 48 گھنٹے میں اسے فیصلہ کرنا تھا۔ بیورز رمٹ اے جی کے معاہدے کی شرائط بے لچک اور سخت ہوتی تھیں۔ ان میں اخلاقی پہلوؤں کا بھی احاطہ کیا جاتا تھا...... ٹریلور نے اڑتالیس میں سے چوبیس گھنٹے گزار دیے۔ بدنامی اور تباہی کے ساتھ کیریئر کا خاتمہ...... حتیٰ کہ وہ آئندہ کہیں اور جاب بھی حاصل نہیں کر سکتا تھا۔

اس کے خیال میں بلیک میلرز نے رسی بہت زیادہ کھینچ دی تھی۔ مکمل تباہی کی صورت میں اس کے پاس کھونے کے لیے کچھ نہیں بچا تھا۔ لہٰذا اس نے فائٹ بیک کا فیصلہ کیا۔ اپنی حیثیت کا فائدہ اٹھاتے ہوئے اس نے ڈاکٹر کارل بائر کے زیورچ آفس میں میٹنگ ارینج کی اور تمام کچا چٹھا کھول دیا۔

ڈاکٹر بائر کا ردِعمل دیکھ کر وہ دنگ رہ گیا۔ اس نے خاموشی سے کہانی سنی اور ٹریلور کو دوسرے دن آنے کا کہا۔ دوسری صبح ڈاکٹر بائر نے اسے بتایا کہ وہ بلیک میلرز کو فراموش کر دے...... ہمیشہ کے لیے بھول جائے۔ اس کا مستقبل محفوظ ہے لیکن ٹریلور کو کمپنی چھوڑنی پڑے گی۔ ناسا والے اس کی خدمات حاصل کرنا چاہتے ہیں۔ اسے چاہیے کہ اس موقع سے فائدہ اٹھائے اور اپنے ساتھیوں کو یہ کہہ کر مطمئن کر دے کہ وہ جس قسم کی تحقیق میں دلچسپی رکھتا ہے، اس کی جگہ ناسا میں ہے۔ ٹریلور نے کچھ کہنے کے لیے منہ کھولا لیکن ڈاکٹر بائر نے ہاتھ اٹھا کر اسے بولنے سے روک دیا۔

''ناسا میں ڈاکٹر ڈیلن ریڈ کے زیرِ نگرانی کام کرو گے۔ وہ تمہارا گائیڈ بھی ہوگا اور استاد بھی۔ وہ تمہیں کوئی بھی حکم دے سکتا ہے اور تم انکار نہیں کرو گے۔'' ٹریلور حیران پریشان تھا کہ یہ کیا کھیل کھیلا جا رہا ہے۔ اس نے ناسا میں اپنی ریسرچ کی نوعیت کے بارے میں سوال کیا۔

''وہاں تمہارے کام کی نوعیت ثانوی ہوگی۔'' بائر نے کہا۔ ''تمہاری اہمیت اس لیے ہے کہ تم ماں کی وجہ سے رشیا کا وزٹ باقاعدگی سے کرتے ہو...... میری دلچسپی اسی آمدورفت میں ہے اور اسی لیے میں نے بلیک میلرز سے تمہاری جان چھڑائی ہے......''

ٹریلور، سوڈاوایا سے قریب ہوتے ہوئے بائر کی گفتگو یاد کر رہا تھا۔ اسے کچھ بھی سمجھ نہیں آیا، سوائے اس کے کہ ڈاکٹر بائر کی منشا کے مطابق اسے پھنسایا گیا تھا۔ بہر حال وہ مکمل تباہی اور شرمناک بدنامی سے بچ گیا تھا۔ یہ اس کے لیے کافی تھا۔ لیکن یہ سب کیوں اور کیسے ہوا...... مقصد کیا تھا...... ڈاکٹر بائر کس چکر میں ہے؟ وہ ان تمام امور سے بے خبر تھا۔ وہ کوشش بھی کرتا تو تہ تک نہ پہنچ پاتا۔ وہ دوسرے میدان کا آدمی تھا۔

ٹریلور نے پرانی باتوں کو ذہن سے نکالا اور سوڈاوایا کے رنگین و سنگین ماحول کے بارے میں سوچنے لگا۔ اس کے رگ و ریشے میں کیف و سُرور بڑھنے لگا۔ وہاں عیاشی کے متعدد اڈے تھے۔ تاہم ٹریلور ہمیشہ کروکوڈل پہنچتا تھا۔ کروکوڈل کا جھلملاتا مخصوص نشان اسے نظر آنے لگا تھا۔

☆☆☆

کروکوڈل سے چھ میل کے فاصلے پر ایک دوسرے سے ملحق تین بلند عمارتیں تھیں۔ المعروف ذارز ہنسکی اسکوائر 1990ء تک یہ کمیونسٹ کے جی بی کا ہیڈ کوارٹر تھا۔ نظام کی تبدیلی کے بعد کمپلیکس کو فیڈرل سیکیورٹی سروس کے حوالے کر دیا گیا۔

میجر جنرل اولیگ کیروف پانچویں منزل پر اپنے آفس میں دونوں ہاتھ پشت پر باندھے کھڑکی کے سامنے کھڑا تھا۔

''امریکی آرہے ہیں۔'' وہ بڑبڑایا۔

''کیا کہا تم نے، ڈوشا؟''

چوبی فرش پر نسوانی ہیل کی ٹھک ٹھک سنائی دی۔

کیروف مڑا اور سرخ بالوں والی حسینہ کو بازوؤں میں لے لیا۔ اس سے پہلے کہ دونوں جذبات کی رو میں بہتے...... کیروف نرمی سے الگ ہو گیا۔ یہ ایک دشوار کام تھا۔ لارا ایک بے باک حسینہ تھی۔ اس میں بلا کی سیکس اپیل تھی۔ وہ سر سے پیر تک نسوانی حسن کے خطرناک ہتھیاروں سے مسلح تھی۔ سونے پر سہاگا اس کی ناز و ادا اور عشوے غمزے......

وہ ایک قاتل حسینہ تھی جو بارودی اسلحے کے بغیر بھی اپنا کام نکال سکتی تھی۔ وہ بذاتِ خود بارود تھی۔ وہ اپنی اس اضافی خوبی سے نہ صرف بھرپور طریقے سے بہرہ مند تھی بلکہ اسے استعمال کے فن سے بھی شرمناک طریقے سے آگاہ تھی۔ فوجی وردی میں بھی اس کا خطرناک حسن و شباب پھوٹا پڑ رہا تھا۔ وہ سپر ہٹ ماڈل کے مانند نظر آ رہی تھی۔ ایسی ہیروئن جو ناول کے صفحات سے نکل کر زندہ جاوید ہو گئی ہو۔

لارا کیریئر کے آغاز میں تھی۔ عمر تیس سال۔ اس کی دوسری خوبی دست بدست لڑائی اور جدید اسلحہ کا ماہرانہ استعمال تھا۔ خالی ہاتھوں سے وہ عام آدمی کو سیکنڈوں میں ہلاک کر سکتی تھی۔ لارا ایک قابلِ قدر پروفیشنل تھی۔ ملٹری اکیڈمی میں اس نے کلاس میں ٹاپ کیا تھا۔

وہ ایک کے بجائے دو نمایاں خصوصیات کی حامل تھی اور دونوں خطرناک...... میدان میں ہو یا بستر میں...... کیروف اس کے ساتھ خوب لطف اندوز ہوتا تھا۔ تاہم کبھی کبھی اسے خیال آتا کہ اس عورت کے اندر دو عورتیں ہیں...... اصل عورت کون سی ہے؟ کیروف اس سے بیس برس بڑا تھا۔ اسے کوئی شک نہیں تھا کہ لارا بہت تیزی سے ترقی کی منازل طے کرے گی۔ اور وہ اس وقت تبلیغی کام میں مصروف ہو چکا ہوگا۔

''کون امریکن؟''

کیروف نے جواب دینے کے بجائے ایک پرنٹ آؤٹ اسے پکڑا دیا۔

''ڈاکٹر جان اسمتھ۔'' لارا نے پڑھا۔ ''یو ایس ایمرڈ کا ایک عام آدمی۔''

''وہ کچھ بھی ہو سکتا ہے لیکن عام آدمی نہیں۔'' کیروف نے کہا۔

''رینڈی رسل کے مطابق وہ یو ایس ایمرڈ سے منسلک ہے لیکن تعطیلات پر ہے۔''

''رینڈی رسل......'' لارا نے ابرو اچکائے۔

کیروف مسکرایا۔ ''پریشانی کی کوئی بات نہیں۔''

''میرے پاس کوئی معقول وجہ ہوتی ہے تو پریشان ہوتی ہوں۔ وہ اسمتھ کے لیے راہ ہموار کر رہی ہے۔ اسمتھ، جو اس کی بہن کا منگیتر تھا۔''

کیروف نے سر ہلایا۔ ''ہاں وہ ہے ڈیز ہارر میں ماری گئی تھی۔''

''اور ہم دونوں کو شک ہے کہ رینڈی رسل سی آئی اے کے لیے آپریٹ کر رہی ہے۔ کیا یہ دونوں مل کر کسی آپریشن کی تیاری کر رہے ہیں؟'' لارا نے شک کا اظہار کیا۔

''میری رائے کے مطابق امریکن کسی مشکل سے دوچار ہیں۔'' کیروف نے پُرسوچ انداز اختیار کیا۔ ''ہم اس مصیبت کا حصہ ہیں یا پھر انہیں ہماری مدد درکار ہے...... جو بات ہے، جلد سامنے آ جائے گی۔ ہم دونوں آج رات اسمتھ سے مل رہے ہیں۔''

☆☆☆

رینڈی نے کیروف اور لارا کے متعلق تفصیلات اسمتھ کے گوش گزار کر دی تھیں۔ وہ اس وقت تین عمارتوں کے بلند کمپلیکس میں تھا۔ سابقہ کے جی بی ہیڈ کوارٹر اب فیڈرل سیکیورٹی سروس کے زیرِ استعمال تھا...... اسمتھ، جونیئر آفیسر کی رہنمائی میں آگے بڑھ رہا تھا اور رینڈی کی دی ہوئی معلومات کو ذہن میں تازہ کر رہا تھا۔

کیروف کی عسکری خدمات اور ملک سے وفاداری ہر قسم کے سوال سے بالاتر تھی۔ یہی وجہ تھی کہ وہ ایف ایس ایس کے اہم ترین عہدے پر بیٹھا تھا۔ وہ مستقبل کے لیے برج کی حیثیت رکھتا تھا اور لارا مستقبل کی بہترین امید تھی۔ وہ رشیا اور برطانیہ کی تعلیم یافتہ تھی۔ اس کی اضافی خوبیوں میں ٹیکنالوجی اور انٹرنیٹ میں مہارت شامل تھیں۔

رینڈی کی بریفنگ کے مطابق روسی اب بھی قومی سلامتی کے معاملات پر حساس تھے۔ وہ رات بھر دوستانہ انداز میں آپ کے ساتھ ڈرنک کر سکتے تھے...... قربت اور دوستی کا احساس دلا سکتے تھے۔ لیکن جیسے ہی آپ نے کسی غلط موضوع پر غلط سوال کیا، تمام قربت تحلیل ہو جاتی۔ بھروسا ختم ہو جاتا اور آپ کو جارحیت کا سامنا کرنا پڑتا۔

بائیو پرٹ سے زیادہ حساس موضوع کیا ہو سکتا تھا۔ اگر اسمتھ نے احتیاط کا مظاہرہ نہ کیا تو گفتگو شروع ہونے سے پہلے اختتام پذیر ہو جاتی اور اسمتھ اگلی فلائٹ سے واپس جا رہا ہوتا۔

''ڈاکٹر جان اسمتھ!''

کمرے میں کیروف کی آواز گونجی اور اس نے بڑھ

کراسمتھ سے ہاتھ ملایا۔ وہ ایک چوڑے سینے والا دراز قد آدمی تھا۔ سر کے بال سفید تھے۔

''خوشی ہوئی دوبارہ مل کر...... آخری مرتبہ پانچ سال قبل جنیوا میں ملاقات ہوئی تھی...... رائٹ؟''

''یس، جنرل۔''

جنرل کیروف نے اپنی نائب لارا ٹیلون کا تعارف کرایا۔

''پلیشرر، ڈاکٹر۔'' لارا کی آنکھوں میں ہلکی سی ستائش تھی۔

''پلیشر راز آل مائن۔'' اسمتھ خوش دلی سے مسکرایا۔ وہ سمجھ گیا کہ رینڈی نے لارا کے لیے ''فتنہ'' کا لفظ کیوں استعمال کیا تھا۔ وہ فتنہ نہیں، فتنہ گرتھی بلکہ فتنہ ساز تھی۔ توبہ شکن، زہد شکن...... اور فوجی وردی میں، اس کا یہاں کیا کام؟ بہرحال وہ یہاں تھی۔ اس کے انگ انگ سے اختیار اور اعتماد ٹپک رہا تھا۔ فرق یہ تھا کہ وہ کیروف کی جونیئر تھی۔ اسمتھ کے لیے لارا کے لیے آخری تشبیہ ''ساحرہ'' کی تھی۔ جو انیسویں صدی کے کسی رشین ناول کی ہیروئن لگتی تھی۔

جنرل کیروف نے خاطر تواضع کی بات چھیڑی۔ تاہم اسمتھ نے شائستگی سے انکار کر دیا۔

''او کے، امریکن مطلب کی بات کو ترجیح دیتے ہیں...... کیا کہنا چاہو گے؟'' کیروف نے سوال کیا۔

اسمتھ نے لارا کی جانب دیکھا۔ ''میرا مقصد کسی کی حیثیت کم کرنا نہیں ہے لیکن موضوع انتہائی خفیہ نوعیت کا ہے۔''

''کرنل بے فکر رہو۔'' لارا نے بے تاثر آواز میں کہا۔

''لارا کو میرا بھرپور اعتماد حاصل ہے...... تم خفیہ سے خفیہ بات اطمینان سے کر سکتے ہو۔'' کیروف نے یقین دہانی کرائی۔

''شکریہ۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''مجھے یقین ہے کہ یہاں ہونے والی گفتگو قطعی محفوظ ہے اور اسے باہر کہیں نہیں سنا جا سکتا۔''

''یقیناً ایسا ہی ہے۔'' جنرل نے جواب دیا۔

''بائیوپرٹ!'' اسمتھ نے اعتماد اور سکون سے کہا۔ صرف ایک لفظ۔ ایک لفظ نے ماحول تبدیل کر دیا۔ وہ دونوں ٹرینڈ فوجی تھے ورنہ چونکے بغیر نہ رہتے۔ بہرحال ایک لفظ نے زیرِ سطح شاکنگ اثرات مرتب کیے تھے۔

''ڈاکٹر، بائیوپرٹ میں کیا مسئلہ ہے؟'' کیروف نے سپاٹ آواز میں استفسار کیا۔

''جنرل، میرے پاس ٹھوس وجوہات ہیں کہ میں یہ یقین کرلوں کہ بائیوپرٹ کے حفاظتی انتظامات میں نقب لگ چکی ہے۔ اگر اب تک وہاں سے کچھ نہیں نکالا گیا تو جلد ہی نکالا جانے والا ہے۔''

''نامعقول بات ہے۔'' لارا کی آواز میں سختی تھی پھر بھی اس نے خود کو لفظ ''پاگل پن'' یا مضحکہ خیز'' کہنے سے باز رکھا۔ ''بائیوپرٹ کی حفاظت کے لیے دنیا کا محفوظ ترین نظام موجود ہے۔ اس قسم کی افواہیں ہم پہلے بھی سنتے آئے ہیں۔ ڈاکٹر اسمتھ، ایمانداری کی بات ہے کہ مغرب سمجھتا رہا ہے کہ ہم نااہل بچے ہیں جو مہلک کھلونوں سے کھیل رہے ہیں۔ یہ ایک طرح کی توہین ہے اور......''

''لارا!'' جنرل نے مداخلت کی۔ اس کی آواز میں اپنی بیس برس کم عمر محبوبہ کے لیے نرمی تھی لیکن اس نرمی کے عقب میں واضح آرڈر موجود تھا۔

''تم اس کی باتوں کا بُرا مت منانا۔'' کیروف نے اسمتھ سے کہا۔ ''دراصل اس کو مغرب کی غیر ضروری سرپرستی پسند نہیں ہے۔''

''جنرل، میں یہاں سیکیورٹی سسٹم پر نکتہ چینی کرنے کے لیے نہیں آیا ہوں۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''اتنا لمبا سفر میں نے کسی اور وجہ سے طے کیا ہے۔ تم لوگوں کے لیے ایک ایمرجنسی کھڑی ہونے جا رہی ہے۔ اس پر مجھے یقین نہ ہوتا تو میں کبھی یہاں نہ آتا۔ تم یقین کرو نہ کرو، تاہم مجھے امید ہے کہ تم میری بات ضرور سنو گے۔''

''ٹھیک ہے'' پرابلم'' کے بارے میں بتاؤ۔''

اسمتھ نے گہری سانس لے کر خیالات کو یکجا کیا۔

''بائیوپرٹ میں تمہارا اسمال پاکس کا ذخیرہ خطرے میں ہے۔''

کیروف کے چہرے پر زردی چھا گئی۔ ''یہ دیوانگی ہے۔ کوئی فاتر العقل ہی ان نمونوں کو چرانے کا منصوبہ بنا سکتا ہے۔''

''ہاں، وہ جو بھی ہیں۔ جنونی ہیں۔ ہمارے پاس اطلاعات ہیں کہ چوری کا منصوبہ تکمیل کے مراحل میں ہے۔''

''ڈاکٹر، سورس...... کیا ہے؟'' لارا نے سوال کیا۔

''اور اس پر کتنا بھروسا کیا جا سکتا ہے؟''

''بہت زیادہ بھروسا کیا جا سکتا ہے۔''

''کیا تم ہمیں مطمئن کرنے کے لیے اسے سامنے لا

سکتے ہو؟''

''سورس از ڈیڈ۔'' اسمتھ نے لہجہ ہموار رکھا۔

''آسان جواب ہے۔'' لارا نے کہا۔

اسمتھ، کیروف کی جانب مڑا۔ ''پلیز، غور کرو...... میں یہ نہیں کہہ رہا کہ اس میں رشین گورنمنٹ ملوث ہے۔ یہ پلان تھرڈ پارٹی نے بنایا ہے۔ ان کے ہاتھ لمبے ہیں اور یہ ہوشیار لوگ ہیں۔ اس لیے اب تک پردۂ اخفا میں ہیں۔ محض چند منٹ کے فرق سے سورس کو مروا دیا گیا لیکن ان کے منصوبے کی کامیابی کا دارومدار اس بات پر ہے کہ بائیو پرٹ کے اندر سے کسی کو ساتھ ملا لیا جائے۔''

''تمہارا مطلب ہے کہ ریسرچ اسٹاف یا سیکیورٹی اسٹاف میں سے کوئی ملوث ہے؟''

''دونوں میں سے کوئی بھی ہو سکتا ہے لیکن ضروری نہیں کہ اس کی رسائی وہاں تک ہو جہاں اسمال پاکس موجود ہے۔'' اسمتھ نے وقفہ لیا۔ ''میں کوئی فیصلہ نہیں سنا رہا ہوں...... تمہارے لوگوں کے بارے میں، نہ تمہاری سیکیورٹی کے بارے میں۔ جنرل، میں واقف ہوں کہ بائیو پرٹ میں کام کرنے والے محب وطن ہیں...... میں یہ کہنا چاہ رہا ہوں کہ یہاں پرابلم ہے، یہ پرابلم ہمارے لیے مسئلہ بن جائے گی اور ممکنہ حد تک ساری دنیا کے لیے...... اگر...... اگر یہ نمونے بائیو پرٹ سے نکل گئے۔''

کیروف نے سگریٹ سلگائی۔ ''تم نے مجھے یہ بتانے کے لیے سفر اختیار کیا؟'' وہ دھیرے سے بولا۔ ''ظاہر ہے تمہارے پاس کوئی تجویز یا پلان بھی ہوگا؟''

''بائیو پرٹ کو بند کر دو...... شٹ ڈاؤن، ناؤ۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''ملٹری کا دائرہ بنا دو۔ کوئی اندر جائے گا نہ کوئی باہر۔ صبح تم بذاتِ خود وائرس کا اسٹاک چیک کرو۔ کوئی گڑبڑ نہیں ہے تو ہم محفوظ ہیں...... بعدازاں تم سازشیوں کو تلاش کر کے ان کا قلع قمع کر سکتے ہو۔''

''ڈاکٹر اسمتھ، اس دوران تم کہاں ہوگے؟''

''مجھے آبزرور کی حیثیت درکار ہوگی۔''

''ڈاکٹر کیا تم ہم پر بھروسا کرنے کے لیے تیار نہیں ہو کہ سب کچھ ٹھیک ہے۔'' لارا نے طنز کیا۔

''بھروسے کی بات نہیں ہے۔ اگر یہ صورتِ حال الٹ ہوتی تو تم امریکا میں ہماری مخصوص سائٹ پر نہیں ہوتے؟''

''سورس کا معاملہ اب بھی لٹکا ہوا ہے۔'' کیروف نے یاد دلایا۔ ''تم جو چاہ رہے ہو، اس کے لیے مجھے پریذیڈنٹ سے ملنا پڑے گا اور میں خالی ہاتھ وہاں نہیں جا سکتا۔ پریذیڈنٹ کی نیند میں مخل ہونے کے لیے میرے پاس معقول دلیل ہونی چاہیے۔ مجھے سورس کا نام چاہیے۔''

اسمتھ نے رخ بدلا۔ وہ جانتا تھا کہ تان کہاں آ کے ٹوٹے گی۔ کیروف کا تعاون حاصل کرنے کے لیے یوری ڈانکو کا نام بتانا پڑے گا۔

''اس کی فیملی یہاں ہے۔'' بالآخر اسمتھ نے کہا۔ ''تم وعدہ کرو کہ اس کی فیملی محفوظ رہے گی...... زیادہ سے زیادہ تم انہیں جلاوطن کر سکتے ہو...... کیونکہ جس آدمی کی جان گئی ہے، وہ غدار نہیں، محب وطن تھا۔ وہ صرف اس لیے مجھ تک پہنچا کہ وہ لاعلم تھا کہ سازش کے تانے بانے کتنی بلندی تک گئے ہوئے ہیں۔ اس نے قربانی دی۔ یہاں موجود ہر چیز چھوڑ دی کہ کسی خوفناک صورتِ حال کے رونما ہونے پر رشیا کو الزام نہ دیا جا سکے۔''

''ٹھیک ہے، میں سمجھ رہا ہوں۔'' کیروف نے جواب دیا۔ ''میں ضمانت دیتا ہوں کہ اس کی فیملی محفوظ رہے گی...... میں پریذیڈنٹ پوٹرینکو سے بات کرتا ہوں، تم مجھے یہ بتاؤ کہ وہ آدمی بلف یا ڈمی تو نہیں تھا؟''

''مجھے یقین ہے کہ وہ صحیح آدمی تھا۔''

''اوکے، ڈن۔ لارا، کریملن میں ڈیوٹی آفیسر کو فون کرو...... بتاؤ کہ ایمرجنسی ہے اور میں پہنچ رہا ہوں۔'' پھر وہ اسمتھ کی طرف مڑا۔

''پلیز، نام بتاؤ۔''

☆☆☆

''تم امریکیوں پر کچھ زیادہ ہی اعتبار نہیں کرتے ہو؟'' دونوں زیرِ زمین گیراج کی طرف جا رہے تھے۔

''اگر وہ دروغ بیانی سے کام لے رہا ہے تو تمہاری پوزیشن خراب ہو جائے گی اور حاسدوں کی تعداد میں اضافہ......'' لارا نے پھر کہا۔ وہ اپنی ملٹری انٹیلی جنس کے مطابق بات کر رہی تھی......

''رشیا کو اکیسویں صدی میں ابھرنے کے لیے میں کوئی کردار ادا کر سکا تو مجھے اپنی پوزیشن کی پروا نہیں۔'' کیروف نے کہا۔ ''اور اگر میں غیر ضروری رسک لے رہا ہوں تو پھر خمیازہ اسمتھ کو بھگتنا پڑے گا...... لہٰذا چلنے دو۔''

کیروف نے گاڑی کا دروازہ کھولا۔ ''لارا، میری بات سنو، اسمتھ جیسے لوگ خوامخواہ کسی بات پر یقین نہیں کرتے۔ نہ ہی وہ کسی بہروپیے کے جھانسے میں آ کر مشن پر نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ امریکیوں کے پاس اہم اطلاع

ہے تو انہوں نے اسمتھ کو روانہ کیا ہے......''

''تو کیا ڈانکو غدار نہیں ہے؟'' لارا نے سوال اٹھایا۔

''بظاہر۔'' کیروف بولا۔ ''لیکن تم ڈانکو کا مخمصہ دیکھو، اس نے کسی خطرناک سازش کی بو سونگھی تھی...... یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ امریکن گورنمنٹ کو بسرعت حرکت میں آنا پڑا۔ جس کے نتیجے میں اسمتھ یہاں موجود ہے۔ اب اگر ڈانکو سازش کے افشا کے لیے بالائی سطح پر کسی سے رابطہ کرتا ہے اور مذکورہ شخص بھی سازش میں شامل ہے۔ اس صورت میں فی الفور ڈانکو کو یہیں ٹھکانے لگا دیا جاتا...... یقیناً سازش اتنی بڑی ہے کہ وہ کسی پر اعتبار کرنے کا خطرہ مول لینے کے بجائے یہاں سے نکل گیا۔''

کچھ دیر بعد وہ پھر بولا۔ ''یقین کرو کہ میری آرزو ہے کہ امریکی غلطی پر ہوں۔ میں اسمتھ کو دکھا سکوں کہ وہ لوگ دھوکا کھا گئے ہیں لیکن اس سے پیشتر میں چاہتا ہوں کہ اسمتھ کو شک کا فائدہ دیا جائے۔''

''تم بہتر سمجھتے ہو۔'' لارا نے آہستہ سے اس کا ہاتھ دبایا۔

☆☆☆

''جنرل، امید ہے کہ میری نیند خراب کرنے کے لیے تمہارے پاس وزنی دلیل ہوگی۔'' وکٹر پورٹرینکو نے اٹھ کر کیروف سے ہاتھ ملایا۔ ساتھ ہی قاتلانہ عالم لارا پر نظر ڈالی۔

''میں اجازت چاہوں گا کہ اپنی نائب کا تعارف پیش کروں۔ یہ ہیں لیوٹیننٹ لارا ٹیلون۔'' کیروف نے لارا کے بارے میں اختصار کے ساتھ مزید بتایا۔

لارا سوچ رہی تھی کہ پچھتر سالہ صدر نے اس کے ساتھ ہاتھ ملا کر چھوڑنے میں چند سیکنڈز زیادہ لیے تھے۔ اس کے فعال ذہن نے فوراً فیصلہ صادر کیا کہ صدر کی رنگین مزاجی کی افواہیں درست ہیں۔

تینوں بیٹھ گئے تو پریذیڈنٹ وکٹر نے سوالیہ انداز میں ایک لفظ کہا۔ ''بائیو پرٹ؟''

کیروف نے احتیاط اور روانی سے اسمتھ کی کہانی بیان کی۔

''میرے خیال میں ہمیں اسے سنجیدہ لینا چاہیے۔'' اس نے بات ختم کی۔

''اور تمہارا کیا خیال ہے۔ لارا ٹیلون؟'' پریذیڈنٹ نے لارا کے حسین ترین چہرے کو دیکھا۔ پریذیڈنٹ کی آنکھوں میں مدھم دلچسپی تھی۔

لارا سمجھ گئی۔ اس کا جواب اس کے کیریئر کو داؤ پر لگا سکتا ہے۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ دونوں بااثر آدمی اپنی اپنی فیلڈ کے ماسٹر ہیں۔ وہ ماہرانہ جھوٹ کو بھی ایسے پکڑیں گے جیسے بلند فضا کا باز زمین پر دوڑتے ہوئے خرگوش کو تاڑتا ہے۔

''مسٹر پریذیڈنٹ میں خوف زدہ ہوں کہ مجھے شیطان (اسمتھ) کی وکالت کرنی چاہیے۔'' پھر اس نے بڑی احتیاط سے حقائق کی بنیاد پر اپنی رائے ظاہر کی۔''

''اچھے الفاظ ہیں۔'' پریذیڈنٹ نے اسے سراہا۔

''سوچنے کا وقت نہیں ہے۔'' پریذیڈنٹ نے کہا۔

''ہمیں کیا کرنا چاہیے؟ اگر امریکی خوامخواہ شور مچا رہے ہیں تو ان کے ہاتھ کچھ نہیں آئے گا۔ دوسری طرف اگر وہ صحیح ہیں تو یہ نہایت پشیمانی اور تشویش کی بات ہے کہ ہماری ناک کے نیچے سے اتنا بڑا کام ہونے جا رہا ہے...... اور ہم بے خبر ہیں۔'' وہ کھڑا ہو کر ٹہلنے لگا۔ کافی دیر بعد وہ پھر گویا ہوا۔

''ہمارے پاس اسپیشل فورسز کا الگ انتظام ہے؟''

''یس سر۔'' کیروف نے جواب دیا۔

''ان کے کمانڈر کو کال کرو کہ وقت ضائع کیے بغیر بائیو پرٹ کو گھیرے میں لے لیں۔ لارا اور اسمتھ، سورج کی پہلی کرن کے ساتھ بائیو پرٹ میں ہوں گے۔ اگر کوئی نمونہ غائب ہے تو فوراً مجھے مطلع کیا جائے۔ مزید یہ کہ مجھے سیکیورٹی پروسیجر (طریقہ کار) کی تفصیل درکار ہے۔''

''یس، مسٹر پریذیڈنٹ۔''

''ایک گرام اسمال پاکس بھی اِدھر اُدھر ہوئی تو وائرس ہنٹرز کو الرٹ کر دو اور سائٹ پر موجود ہر شخص کو گرفتار کر لو۔''

☆☆☆

نیپلز ائرپورٹ پر اتر کر پیٹر ہاول نے ٹیکسی پکڑی، کچھ دیر بعد وہ بوٹ میں تیس منٹ تک سفر کرتا رہا۔ اس دوران اس نے سسلی کے آثار دیکھے......

سسلی صدیوں تک حملہ آوروں کی زد میں رہا۔ رومن، عرب، نارمن، اسپینیر اڈ (اسپین)...... یونانیوں نے اسے ٹھکانا بنایا۔ پیٹر ہاول، اس جزیرے پر کئی بار آیا تھا۔ بطور فوجی اور وزیٹر کے طور پر بھی۔ بوٹ سے اتر کر وہ کاتروسینٹری کی طرف چل پڑا۔ جہاں ایک مختصر بورڈنگ ہاؤس میں اسے ٹھہرنا تھا۔ اس کی اصل منزل بورڈنگ ہاؤس سے قریب تھی۔ وہاں اس نے نیند پوری کی اور لباس بدل کر کے باہر نکلا۔ اب وہ البرغیریا کی طرف جا رہا تھا۔ سسلی کی ایک وجہ شہرت اس کے چھری ساز تھے۔ پیٹر نے ایک تنگ گلی سے تیز دھار چھرا خریدا، جس کا چمک دار پھل دس انچ

لمبا تھا۔ دستہ مضبوط چمڑے سے بنا تھا۔ اس وقت اس کے پاس یہی واحد ہتھیار تھا۔ یادداشت کے بل پر لا پریٹوریا نامی بار تلاش کر کے وہ اندر داخل ہوگیا۔

کچھ دیر بعد وہ ایک میز کے ساتھ کرسی سنبھال چکا تھا۔

''تمہارے بارے میں سن کر مجھے حیرت ہوئی تھی۔'' بالمقابل بیٹھے ہوئے پستہ قد آدمی نے کہا۔ اس کا شیو بڑھا ہوا تھا۔ اور وہ مشروب کے بجائے سگریٹ سے کام چلا رہا تھا۔ فرانکو گریمالڈی ایک اسمگلر تھا۔

''کیسے ہو؟'' پیٹر نے استفسار کیا۔

''پہلے جیسا...... لیکن یہاں تمہاری موجودگی؟''

''روکو برادرز۔''

فرانکو نے سگریٹ بجھادی۔ ''وینس کی خبریں مجھے ملی تھیں۔'' وہ قدرے سنجیدہ ہوگیا۔ ''میرا خیال ہے تم وہیں سے آرہے ہو؟''

''روکو برادرز نے ایک کنٹریکٹ سائن کیا تھا...... کام نکلنے کے بعد کسی نے ان کی زندگی کے کنٹریکٹ پر سائن کر دیے۔ تم بتاؤ گے وہ کون ہے؟'' پیٹر نے سوال کیا۔

فرانکو نے شانے اچکائے۔ ''اگرچہ دونوں ختم ہوچکے ہیں۔ بہترین حکمتِ عملی یہی ہوگی کہ اس معاملے کو زیادہ نہ کھنگالا جائے۔''

پیٹر نے ربر میں لپٹے ڈالرز آگے بڑھائے، جنہیں فرانکو نے کمالِ چابکدستی سے اُچک لیا۔

''ان دونوں نے کسی کے ساتھ خاصا مہنگا معاہدہ کیا تھا۔'' فرانکو کی آواز دھیمی ہوگئی۔

''اشارے نہیں...... کھل کر بتاؤ۔''

''مشکل ہے، روکو برادرز اپنے معاملات عموماً زیادہ خفیہ نہیں رکھتے۔ خاص طور پر جب انہوں نے چڑھا رکھی ہو لیکن اس کنٹریکٹ کے بارے میں دونوں نے پُراسرار خاموشی اختیار کی ہوئی تھی۔''

''لیکن تم جانتے ہو، کیونکہ تم......''

''کیونکہ میں ان کی بہن کے ساتھ سوتا ہوں۔'' فرانکو خباثت سے مسکرایا۔ ''اس کا نام ماریا ہے۔'' کچھ سن گن تو مجھے مل چکی ہے لیکن مزید معلومات......''

''کوئی مسئلہ؟''

''دراصل ماریا ابھی تک بھائیوں کی موت سے لاعلم ہے۔ مجھے ہی بتانا پڑے گا اور وہ رونا شروع کر دے گی۔''

''تم فوراً اطلاع نہ دو...... پہلے مزید معلومات حاصل کرو۔ بعد میں بتا دینا اور کوئی بہانہ بنا لینا یا جو تم مناسب سمجھو۔ تم کر سکتے ہو اور مجھے معلومات درکار ہیں۔'' پیٹر نے زور دیا۔

''میری کال کا انتظار کرو۔'' فرانکو نے ہامی بھری۔

پیٹر نے اسے بورڈنگ ہاؤس کا نام بتایا۔

''کال کے بعد ہم پرانی جگہ پر ملیں گے۔'' فرانکو اٹھ گیا۔ وہ میزوں کے درمیان سے راستہ بناتا ہوا نکل گیا۔

پیٹر نے دیکھا کہ بار کے دروازے کے قریب ایک چھوٹی ٹیبل پر دو آدمی بیٹھے تھے۔ دونوں کا لباس مقامی تھا۔ محض لباس پیٹر کو دھوکا نہیں دے سکتا تھا۔ ان کی جسامت باڈی بلڈرز کے مانند تھی اور مخصوص ہیئر کٹ بتا رہا تھا کہ وہ حاضر یا سابق فوجی ہیں۔

پالرمو سے فاصلے پر وسیع امریکن بیس تھا۔ پیٹر جب ایس اے ایس میں تھا تو وہاں سے امریکی نیوی سیل کے ساتھ ایک دو مشترکہ آپریشن میں شریک ہوا تھا۔ سیکیورٹی وجوہات کے باعث یہ لوگ بیس کے اندر ہی رہتے تھے۔ باہر آنے کے لیے وہ کم از کم چھ افراد کا گروپ استعمال کرتے تھے۔ نیز ایسے گروپ مشہور کلب یا ریسٹورنٹ کا رخ کرتے تھے......

فرانکو کا بار ایک عام سی جگہ تھی۔ یہاں پر دونوں فوجیوں کی موجودگی پیٹر کو کھٹک رہی تھی۔

C-12 دھماکا خیز مواد امریکی برانڈ تھا جس نے روکو برادرز کے چیتھڑے اڑا دیے تھے۔ C-12 کی سخت حفاظت کی جاتی تھی۔ کیا روکو برادرز کا قاتل ایک تھا۔ اسی نے ان کو ڈانکو کے قتل کے لیے ادائیگی کی اور اسی نے بعدازاں ان کی آبی سواری میں C-12 نصب کیا۔ کیا یہ ابتدا سے ہی فوجی مشن تھا؟ پیٹر نے اٹھتے اٹھتے پھر ایک سرسری نظر ان دونوں پر ڈالی۔ امریکی فوجی...... اور کون کون ملوث ہے؟

☆☆☆

رات بارہ بجے کے قریب پیٹر کے دروازے پر دستک ہوئی۔ گیسٹ ہاؤس کے ملازم نے فون کال کے بارے میں بتایا۔ پیٹر اپنے کمرے میں تیار حالت میں تھا۔ فون پر اس نے مختصر بات کی اور ملازم کو ٹپ دے کر باہر نکل گیا۔ چاند کی روشنی میں ذہن میں موجود نقشے کے مطابق وہ طے شدہ مقام کی طرف بڑھ رہا تھا۔

وسیع تعمیر کی اصل اہمیت زیرِ زمین قبرستان تھا۔ جہاں آٹھ ہزار لاشیں محفوظ تھیں۔ کوریڈورز، برتھیں اور شیشے کے

تابوت...... لاشوں کی کمین گاہ، یہ زیرِ زمین بھول بھلیاں صدیوں سے اسمگلرز کی پسندیدہ جگہ تھی۔ اندر باہر آنے جانے کے درجنوں راستے تھے۔

پیٹر ہاول گیٹ کے قریب پہنچ چکا تھا۔ جب ہلکی سی سیٹی کی آواز سماعت سے ٹکرائی۔ پیٹر نے کسی قسم کا ردِعمل ظاہر نہیں کیا۔ کسی پوشیدہ مقام سے فرانکو کا سایہ برآمد ہوا۔

فرانکو کے اشارے کے ساتھ پیٹر اس کے ہمراہ چل پڑا۔

''کوئی کام کی بات؟''

''گرم بستر میں سے کچھ نہ کچھ نکل ہی آتا ہے۔'' فرانکو نے جواب دیا۔ ''وہ آدمی خود خوف زدہ ہے جس نے روکو برادرز کی خدمات حاصل کی تھیں۔ اسے خدشہ ہے کہ دونوں بھائیوں کی موت کے بعد اب اس کی باری ہے۔ اسے جزیرے سے فرار ہونے کے لیے رقم کی ضرورت ہے۔ فی الحال وہ روپوش ہوگیا ہے۔''

''رقم کا مسئلہ نہیں ہے۔ وہ کہاں چھپا ہے؟''

فرانکو نے پیچھے آنے کا اشارہ کیا۔ دونوں بلند دیواروں کے سائے میں چل رہے تھے۔ ایک چھوٹے گیٹ کے قریب فرانکو نے رک کر جیب سے چابیاں نکالیں اور تالا کھولنے لگا۔ پیٹر کی تیز نگاہ تالے پر گئی اور وہ چونک اٹھا۔ تالا پہلے ہی کھلا ہوا تھا۔ حالانکہ فرانکو نے تالا دونوں ہاتھوں میں چھپالیا تھا اور چابیوں سے کھیل رہا تھا۔ تاہم پیٹر نے تاڑلیا تھا کہ چابی کے استعمال سے پہلے تالا کھلا ہوا تھا۔

پیٹر تڑپ کر حرکت میں آیا۔ اس کا خوفناک گھونسا فرانکو کی کنپٹی سے ذرا اوپر ٹکرایا۔ ضرب کی شدت سو فیصد ہوتی تو اسمگلر مارا جاتا۔ پیٹر نے نپی تلی ضرب لگائی تھی۔ فرانکو ہلکی سی آواز نکال کر گرا۔ اس کے حواس عارضی طور پر معطل ہوگئے تھے۔

پیٹر گیٹ کے ذریعے اندر چلا گیا۔ وہ تیز رفتار سانپ کے مانند باڑھ کے ساتھ رینگ رہا تھا۔ اس کے اندر کا فوجی پوری طرح بیدار ہو چکا تھا۔ کچھ دور جانے کے بعد وہ باڑھ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے گھات لگا چکا تھا۔ چرمی دستے والا تیز دھار چھرا اس کے ہاتھ میں تھا۔ اس نے بغور کونے کھدروں کا جائزہ لیا۔ ''ٹریپ'' اندر نہیں باہر ہے، اس نے خود سے کہا اور رخ بدل لیا۔

اسی وقت گیٹ کے قبضوں نے آہستہ سے چوں چاں کی آواز نکالی۔ دو دراز قامت سائے اندر گھسے آرہے تھے۔ جیسے ہی چاند کی روشنی لمحہ بھر کے لیے ان کے چہروں سے ٹکرائی، پیٹر نے انہیں پہچان لیا۔ دونوں وہی فوجی تھے جو فرانکو کے بار میں بیٹھے تھے۔

آخری ممکنہ لمحے تک پیٹر دبکا رہا...... وہ دونوں سر پر تھے۔ پیٹر کو احساس تھا کہ وہ دونوں بھی فوجی ہیں، دونوں مسلح ہیں۔ وہ اکیلا اور چھرا اس کا ہتھیار تھا۔ باقی کام اس نے اپنے ذہن سے لینا تھا۔ غلطی کی گنجائش نہیں تھی۔

جس وقت ان دونوں کی نظر پیٹر پر پڑی، عین اسی وقت وہ اچھلا۔ چھرا کوندے کے مانند چمکا...... چھرے کا وار تیز تر اور مہلک تھا۔ بازو کی حرکت میں طاقت اور تیزی کا امتزاج تھا، جس نے جیکٹ کی موجودگی کے باوجود بہ آسانی اس کا پیٹ کھول دیا۔ ہتھیار اس کے ہاتھ سے نکل گیا تھا۔

پیٹر کو اپنے پہلے حملے پر پورا اعتماد تھا۔ اس نے زمین بوس ہوتے فوجی کی حالت دیکھنے میں وقت ضائع نہیں کیا۔ دوسرے فوجی کو دائیں طرف کا جھانسا دے کر اس نے بائیں جانب سے چھرا گھمایا...... جیسے اسکواش کا کھلاڑی بیک ہینڈ اسٹروک کھیلتا ہے لیکن کھلاڑی کے ریکٹ پر دونوں طرف نائلون کا جال ہوتا ہے یہاں دو دھاری چھرا نہیں تھا...... پیٹر نے دائیں جانب کا جھانسا دیتے وقت دستے پر گرفت تبدیل کر لی تھی۔ پہلے فوجی پر اس کا وار نیچے سے اوپر کی جانب تھا جبکہ اس مرتبہ بیک ہینڈ سے اس نے عمودی کے بجائے متوازی وار کرنا تھا۔ بائیں سے دائیں۔ سارا کھیل تخمینے، اندازے اور پھرتی کا تھا۔ اسے ادراک تھا کہ دوسرے حملہ آور کو سیکنڈ کا کچھ حصہ مل جائے گا...... پیٹر نا کام ہوسکتا تھا۔ گولی اور چھرے کا کوئی مقابلہ نہیں تھا۔ لہٰذا پیٹر نے جھانسے پر بھی مکمل تکیہ نہیں کیا اور جھکی ہوئی حالت میں بائیں جانب سے الٹی قوس بنائی......

وہی ہوا حملہ آور دائیں طرف سے حملے کے دھوکے میں نہیں آیا۔ وہ بھی کوئی کھلاڑی تھا۔ تاہم پیٹر کا دوسرے دفاعی اقدام کام کر گیا۔ اگرچہ چھرے کا وار بھی خالی گیا تھا۔ دوسری طرف گولی کی گرم سانس اسے چھو کر گزر گئی۔ آٹومیٹک پسٹل کا فائر خاموش تھا۔ پیٹر جھکتے جھکتے گر ہی گیا۔ زمین چھوتے ہی دونوں ٹانگیں جوڑ کر اس نے حریف کے گھٹنے پر چوٹ لگائی۔ اس کے منہ سے کراہ نکل گئی۔ پیٹر نے لیٹے لیٹے چھرا پھینکا جو سیدھا لڑکھڑاتے مدِمقابل کے شانے میں ترازو ہوگیا۔ پسٹل اس کے ہاتھ سے گرا۔ پیٹر اچھل کر کھڑا ہوا۔ پسٹل اس نے خلا میں ہی تھام لیا تھا۔ فائر کرتے وقت اس کی نظر گیٹ کے قریب فرانکو پر پڑی جو اپنے قدموں پر کھڑا ہورہا تھا۔ پیٹر نے جب پہلے حملہ آور کو گرایا

تھا تب سے متواتر حرکت میں تھا۔ گولی دوسرے فوجی کو چھوتی ہوئی عقب میں فرانکو کے حلق میں گھس گئی۔ وہ پھر گر گیا۔ بچنے والے فوجی نے راہِ فرار اختیار کی...... سارا ڈراما شروع ہو کر سیکنڈوں میں ختم ہو گیا۔

پیٹر نے گن بیلٹ میں لگائی اور فرانکو کی طرف بھاگتے بھاگتے رک گیا۔ وہ یقیناً دم توڑ چکا تھا۔ جس کا پیٹ چاک ہوا تھا، کثرتِ جریانِ خون کے باعث وہ اکھڑی اکھڑی سانسیں لے رہا تھا۔ بھاگنے والا زیادہ دور نہیں جا سکا تھا۔ پیٹر نے بلا تکلف ایک عدد گولی اس کی ران میں ٹھونک دی۔ چھرا اس کے شانے میں موجود تھا۔ اس نے عمداً چھرا نہیں نکالا تھا۔ چھرا نکالتے ہی خون تیزی سے بہنے لگتا۔ تاہم ران میں گھسنے والی گولی، اس کے قدموں کی زنجیر بن گئی۔ وہ گرا۔ اگلے لمحے پیٹر اس کے سر پر تھا۔

''نام؟''

جواب میں اُس نے گالی دی۔

''تمہارے دو ساتھی تو اوپر چلے گئے ہیں۔ تم بچ سکتے ہو، گالیاں دینے میں وقت ضائع نہ کرو۔ مجھے تمہاری جان نہیں جوابات چاہئیں۔ جلدی فیصلہ کرو۔'' پیٹر دوسرے فوجی کے قریب گیا۔ وہ خون میں لت پت تھا۔ تاہم روح اب بھی بدن کے پنجرے میں پھڑپھڑا رہی تھی۔ پیٹر نے پھرتی سے اس کی تلاشی لی۔ پھر چھرے کی مدد سے اس کی پتلون کا ایک لمبا ٹکڑا پھاڑ کے الگ کیا اور واپس آ گیا۔ وہ ٹکڑا اس نے زخمی ران پر کس کے باندھ دیا۔ گولی اندر ہی تھی۔

''نام؟'' پیٹر نے اپنا سوال دہرایا۔

وہ بھی ایک ڈھیٹ تھا۔ اس نے تھوکنے کی کوشش کی۔

پیٹر نے زناٹے دار تھپڑ اس کے منہ پر رسید کیا۔

''بہت بے وقوف ہو۔ تمہارے پاس چانس ہے اسے مت گنواؤ۔ آخری بار پوچھ رہا ہوں۔ اس کے بعد بیس انگلیاں، دو کان، ناک، زبان کاٹ کر دونوں آنکھیں پھوڑ کر چلا جاؤں گا۔'' پیٹر غرایا۔ اور پسٹل ایک طرف رکھ کر شانے کے چھرے کی جانب ہاتھ بڑھایا۔

زخمی فوجی کی استقامت میں شگاف پڑ گیا تھا۔

''کسی کے آنے تک تم زندہ رہے اور بچا لیے گئے، جس کا امکان بہت کم ہوگا پھر بھی ایسی زندگی سے خودکشی بہتر ہوگی۔'' دوسرے بچانے والا تم سے کچھ معلوم نہ کر سکے گا۔ سمجھ گئے۔'' پیٹر نے اس کی بھی تلاشی لی اور مسکرایا۔

''کوئی والٹ نہیں ہے، نہ کوئی بیج...... آئی ڈی، لیبل...... کچھ نہیں۔ جبکہ تم فوجی ہو۔ اتنی احتیاط؟ کیا چھپایا جا رہا ہے؟ شروع ہو جاؤ......''

فوجی نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔

''نام؟''

''نکولس، ٹریوس نکولس۔ ماسٹر سرجنٹ پیٹرک ڈریک میرا پارٹنر تھا۔''

''اسپیشل فورسز؟''

نکولس نے کراہتے ہوئے اثبات میں سر ہلایا۔

''تم دونوں کو میرے پیچھے کس نے بھیجا تھا؟''

''میں اور ڈریک اسپیشل اسکواڈ میں تھے۔ ڈریک کو فون کال آئی تھی...... رانگ نمبر، لیکن وہ رانگ نمبر نہیں تھا۔ پوسٹ آفس میں ایک باکس ہمارے نام سے کرائے پر لیا گیا تھا۔ وہاں سے ہمیں کچھ لینا تھا۔''

''کیا؟''

''لکھے ہوئے احکامات۔ صرف نام اور مقام لکھا تھا پھر ہمیں رابطہ کار سے ملنا تھا اور رقم وصول کرنی تھی۔''

''رابطہ کار کون تھا؟''

''فرانکو گریمالڈی۔''

''تم دونوں کو کیا کام سونپا گیا تھا؟''

نکولس نے ہچکچاتے ہوئے جواب دیا۔ ''تمہیں ختم کر کے لاش کو غائب کرنا تھا۔''

''کیوں؟''

''تم اور میں ایک ہی ہیں...... ہم دونوں جانتے ہیں کہ ایسے معاملات میں وجوہات پوچھی نہیں جاتیں، نہ بتائی جاتی ہیں جس نے بھی معاہدہ طے کیا، وہ ''نامعلوم'' ہے۔''

''نامعلوم کون ہو سکتا ہے؟''

''احکامات کہیں سے بھی آ سکتے ہیں۔ درجنوں امکانات ہیں۔''

''مثلاً؟''

''آرمی انٹیلی جنس، پینٹاگون، NSA......''

''تم دونوں کا اندازہ کیا تھا؟''

''احکامات بہت اوپری سطح سے آئے تھے۔ نام معلوم کرنا ممکن نہیں ہے۔''

پیٹر خاموش ہو گیا۔

''ڈیوٹی کے بارے میں بتاؤ۔'' پیٹر نے ہوا میں تیر چلایا۔

''کون ڈیوٹی؟''

''بنومت۔'' پیٹر پھنکارا۔

"یہ نام میں نے نہیں سنا۔" نکولس نے جواب دیا۔

پیٹر جانتا تھا کہ صرف ڈیونٹی کے علم میں تھا کہ وہ کہاں جا رہا ہے۔ اس کا دوست ڈیونٹی۔

"مشن کی تکمیل کی رپورٹ تم کیسے کرتے ؟"

"دوسرے پوسٹ آفس باکس میں پیغام ڈراپ کرنا تھا۔ کل دوپہر سے پہلے۔ بکس نمبر 67۔"

پیٹر نے گن اٹھائی۔

"میں نے سچ بتا دیا ہے۔ مجھے چھوڑ دو۔"

"چھوڑ بھی دیا تو بچو گے کیسے؟ کوئی اور بھی پیچھے آرہا ہے؟" پیٹر نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔

نکولس کے چہرے پر ہچکچاہٹ نظر آئی۔ "ہاں۔"

"ہمارا ساتھی ہے۔ دوست سمجھو...... اس معاملے سے اس کا کوئی لینا دینا نہیں۔ ہم نے احتیاطاً اسے پیچھے رکھا تھا۔"

"خوب...... کتنی دیر میں پہنچ رہا ہے؟"

"آنے والا ہوگا۔"

"ٹھیک ہے۔ بدلے میں کیا دو گے؟"

نکولس چند سیکنڈ خاموش رہا۔ "ہم ڈیونٹی کو جانتے ہیں۔ لیکن وہ ہمارے بارے میں بہت کم جانتا ہے۔ یہ آخری اطلاع ہے تمہیں دینے کے لیے۔"

"نہیں...... یہ آخری نہیں ہے۔ وہ نام بتاؤ جس کے ساتھ تم براہِ راست رابطہ کرتے تھے؟" پیٹر کے نئے سوال پر وہ خاموش رہا۔

"ٹھیک ہے، پھر ہمارا معاہدہ ختم سمجھو۔" پیٹر نے اس کے شانے میں پھنسے چھرے کی طرف ہاتھ بڑھایا۔

"مم...... مجھے اس کا نام نہیں معلوم۔" نکولس گڑگڑایا۔

"کیا معلوم ہے؟" پیٹر نے اسے گھورا۔

"ایک نمبر ہے۔"

"بتاؤ۔"

نمبر سن کر پیٹر نے یادداشت میں محفوظ کیا اور گہری نظر سے اسے تولا۔ "کیا یاد کرو گے...... شکریہ۔" پیٹر نے پھرتی سے اچانک پسٹل کا دستہ اس کے سر پر بجایا۔

☆☆☆

پہلی نظر میں بائیوپرٹ کمپلیکس، کالج کیمپس کے مانند دکھائی دیتا تھا۔ تاہم یہ بصری دھوکا بہت جلد ختم ہو جاتا تھا۔ بارہ فٹ بلند کنکریٹ کی دیوار جس پر آری نما کنٹیلک دھاتی باڑھ تھی۔ وہ دیوار غائب تھی۔ اب ظاہری صورتِ حال مختلف تھی۔ اس کی وجہ بین الاقوامی معائنہ کار تھے جو کیمیائی ہتھیاروں کا جائزہ لینے کے لیے آتے تھے۔

بلند دیوار موجود نہیں تھی، تاہم مشین گن اور ڈوبرمین کے ساتھ گارڈز کی پٹرولنگ دیکھی جا سکتی تھی۔ اندرونی صورتِ حال اتنی سادہ نہیں تھی۔ چند عمارتوں کی سیکیورٹی اعلیٰ درجے کی تھی۔ 103 نمبر کی عمارت زون-2 کہلاتی تھی۔

اگر اس کی چھت کو ہٹا کر دیکھا جاتا تو اندر کی بناوٹ یوں نظر آتی جیسے ایک ڈبے کے اندر دوسرا، دوسرے میں تیسرا رکھا گیا ہے...... علیٰ ہٰذالقیاس۔ سب سے بیرونی ڈبا انتظامیہ اور سیکیورٹی کے لیے مخصوص تھا۔ یہ لوگ اسمال پاکس کی حفاظت کے براہِ راست ذمے دار تھے۔ اس کے اندرونی دو کیوبس "ہاٹ ایریا" سمجھے جاتے تھے۔ ہاٹ ایریا کی پہلی ڈبا نما تعمیر میں جانوروں کے پنجرے اور خاص ڈیزائن کی لیبس تھیں۔ لیبس میں بیکٹیریا اور وائرس پر کام ہوتا تھا۔ وہاں سولہ ٹن کے دیوہیکل کنٹینرز تھے جن میں مخصوص تجربات کیے جاتے تھے۔ ہاٹ ایریا کی دوسری تعمیر مرکزی اور اہم ترین حصہ تھا۔ یہاں ویسے ہی کنٹینر جو دراصل والٹ نما ریفریجریٹر تھے اور جہاں اسمال پاکس کو محفوظ کیا گیا تھا۔ تاہم یہاں چند خاص اشیا اور بھی تھیں۔ جن میں اسٹین لیس اسٹیل کے سینٹری فیوج، ڈائننگ اور بلنگ مشینز شامل تھیں۔

103 نمبر کی عمارت (ہاٹ زون) میں اسمال پاکس کا وائرس محفوظ تھا۔ وائرس کی حفاظت کا عملہ بھی اسی عمارت میں تھا۔

☆☆☆

اسپیشل فورسز ٹریننگ یونٹ ولاڈی میر کے نواح میں تھا۔ رشین پریذیڈنٹ پورٹرینکو کی کال رات ایک بج کر تین منٹ پر وہاں پہنچی۔ حتی الامکان تیزی سے ڈیوٹی آفیسر نے کرنل ویزلی کراشنکوف کو اٹھایا۔ تیس منٹ میں وہ تیار حالت میں اپنے آفس میں تھا۔ وہ بائیوپرٹ کو سیل کرنے کے احکامات سن رہا تھا اور تیزی سے جواب دے رہا تھا۔ اس نے پریذیڈنٹ کو یقین دلایا کہ وہ ایک گھنٹے کے اندر بائیوپرٹ کا رابطہ باقی دنیا سے منقطع کر دے گا۔ کوئی باہر نکلے گا، نہ کوئی اندر جائے گا۔

"مسٹر پریذیڈنٹ۔" اس نے سوال کیا۔ "اگر کوئی میرا حصار توڑنے کی کوشش کرتا ہے تو میرے لیے آخری حکم کیا ہے؟"

"ایک وارننگ...... کرنل صرف ایک وارننگ، اس

کے بعد جو بھی ہو اسے ختم کر دو۔ کوئی لحاظ نہیں کرنا ہے۔ خوب سمجھ لو۔ مجھے دوبارہ یاد دہانی کی ضرورت نہ پڑے۔''

''یس۔ مسٹر پریذیڈنٹ۔''

کراشنکوف ایک متحرک لڑاکا تھا۔ جو مختلف میدانِ جنگ کے ذائقے چکھ چکا تھا۔ وہ بائیو پرٹ کی اہمیت سے آگاہ تھا۔ وہ حکم کا غلام تھا۔ واضح احکامات کے بعد اب آرمی چیف بھی آجاتا تو اس نے ایک وارننگ کے بعد اُڑا دینا تھا۔

اس نے تیزی سے اپنے دو سو تجربہ کار فوجیوں کو احکامات جاری کیے۔ ایک گھنٹے میں حصار ڈال کر اس نے پریذیڈنٹ کو اطلاع دی تھی۔

جس وقت کراشنکوف اور پورٹرینکو نے بات ختم کی تھی، اس وقت بائیو پرٹ کا BSD (بائیو پرٹ سیکیورٹی ڈیٹیل) لیوٹیننٹ گریگوری یاردینی اپنے آفس میں تھا۔ آفس بلڈنگ نمبر 103 میں تھا۔ یاردینی کلوز ڈسٹرکٹ ٹی وی مانیٹرز کی نگرانی کر رہا تھا۔ اس وقت اس کی جیب میں سیل فون نے اپنی موجودگی کا احساس دلایا۔

آواز کی شناخت ممکن نہیں تھی جو معروف و مخصوص ڈیوائس سے گزر کر سرگوشی کی شکل میں لیوٹیننٹ گریگوری یاردینی کی سماعت سے ٹکرائی۔

''ڈو اِٹ ناؤ۔ ضرورت پڑے تو آپشن نمبر 2 استعمال کرنا سمجھ گئے؟''

یاردینی سٹپٹا گیا۔ اسے اپنے کانوں پر یقین نہیں آیا...... آپشن-2...... چند لمحے کے لیے وہ منجمد رہ گیا۔ پھر جواب دے کر فون واپس جیب میں رکھ لیا۔ کتنی راتوں سے وہ اس کال کا منتظر تھا۔ اسے یقین نہیں آرہا تھا کہ کال موصول ہو چکی ہے۔ یہ اس کا لائف ٹائم چانس تھا۔ وہ اسے کھو نہیں سکتا تھا۔

زون ون اور ٹو میں ساٹھ کیمرے تھے جو وڈیو پلیئرز کے ساتھ منسلک تھے۔ یہ فائر پروف کیبنٹس میں موجود تھے۔ ٹائم لاک، شفٹ کے اختتام پر ہی کھل سکتا تھا۔ ٹائم لاک، یاردینی کے سینئرز ہی کھولتے تھے۔ مزید یہ کہ وڈیو پلیئرز کو ٹیمپر نہیں کیا جا سکتا تھا...... یاردینی بہت پہلے سے سمجھ رہا تھا کہ اس کے پاس چوری کے لیے فول پروف طریقہ نہیں ہے۔

یاردینی چھ فٹ کا جوان آدمی تھا۔ اس کے بال سیاہ تھے نہ بھورے، لٹل بوائے بلیو اس کا پسندیدہ کیبرے کلب تھا۔ جہاں وہ ہفتے میں کم از کم ایک بار ضرور جاتا تھا۔ اس کا دوسرا شوق ایکشن فلمیں تھیں۔ آرنلڈ شوارزینگر اس کا پسندیدہ اسٹار تھا۔ یاردینی نے اپنی باڈی خوب بنائی ہوئی تھی اور آرنلڈ کی جگہ لینے کے خواب دیکھا کرتا تھا۔ وہ آرنلڈ سے کم عمر تھا۔ وہ ہالی ووڈ کے بارے میں بھی جانتا تھا لیکن خواب، خواب ہی ہوتے ہیں۔ وہ تین سال سے مغربی دنیا میں جانا چاہتا تھا...... وہی نہیں ہزاروں روسی مغربی دنیا کی چکاچوند سے متاثر تھے۔ مسئلہ رقم کا تھا۔ رقم بھی اتنی ہونی چاہیے تھی کہ وہ لاس اینجلس میں قدرے شان سے رہ سکے...... ایک سال قبل اسے لٹل بوائے بلیو میں موقع مل گیا۔ وہ نامعلوم آدمی بھی ہم جنس پرست تھا۔ اس نے بہت جلد یاردینی سے راہ و رسم بڑھائی اور اسے بتایا کہ دن میں خواب دیکھنا بند کر دے۔ یاردینی حیران تھا کہ وہ شخص اس کے ماضی اور حال کے بارے میں سب کچھ جانتا تھا...... اس نے بہ آسانی یاردینی کے خوابوں کی تکمیل کے لیے اسے اپنے ساتھ ملا لیا۔

یاردینی کیمروں کا کچھ نہیں بگاڑ سکتا تھا۔ انہیں نظرانداز کر کے وہ رواں قدموں سے ہاٹ زون میں داخل ہو گیا۔ کی کارڈ اور ماسٹر کوڈ اس کے پاس تھے۔ اس نے خود کو تمام ضروری حفاظتی انتظامات سے لیس کر لیا تھا۔ اینٹی پلاگ سوٹ، ہُڈ، گوگلز، دستانے، سیفٹی گلاسز وغیرہ وغیرہ۔ آخری چینجنگ روم چھوڑنے سے قبل وہ ایک مخصوص لاکر کی طرف گیا۔ لاکر میں فلاسک نما المونیم کا تھرموٹائپ کنٹینر موجود تھا۔ فلاسک اسپیشل آرڈر پر بنوایا گیا تھا۔ احتیاط سے یاردینی نے اس کی بنیاد کو جنبش دی۔ کلک کی آواز آئی۔ اندر دہری چادر تھی۔ نائٹروجن کے اخراج کے ساتھ فلاسک سرد ہو گئی۔ جیسے گلاس میں برف کے ذرات بھر دیے گئے ہوں۔ یاردینی نے اسے اینٹی پلاگ سوٹ میں منتقل کیا اور زون-2 میں آگے بڑھ گیا۔ وہ تیزی اور احتیاط سے کام کر رہا تھا۔ اسے بخوبی علم تھا کہ اس کا ٹارگٹ کیا ہے اور اسے کیا کرنا ہے۔ اس کے پاس عام فلاسک نہیں تھا۔ فلاسک کو خاص طریقے سے ڈیزائن کیا گیا تھا۔ یاردینی نے مطلوبہ چھ ایمپول (شیشیاں) فلاسک کے مخصوص چیمبر میں فٹ کیے۔ یہ ریوالور کے چیمبر کے مانند تھا۔ فلاسک کو اچھی طرح چیک کر کے وہ واپس نکلا۔ باہر نکلتے نکلتے وہ عام لباس میں آچکا تھا۔ باہر آکر اس نے گہرے گہرے سانس لیے اور سگریٹ سلگائی۔ آپشن-2، اسے ہدایت یاد آئی۔ آپشن-2 کا کیا مطلب۔ یقیناً ماسکو مشکوک ہو گیا ہے۔ اسے سستی دکھائے بغیر نکل جانا ہے...... وہ اسپیشل فورسز کے

بارے میں جانتا تھا جو ولاڈی میر کے نواح میں موجود تھیں۔ یہ سب منجھے ہوئے اور خطرناک فوجی تھے۔ چند ایک سے یاردینی کا یارانہ بھی تھا...... یاردینی نے بوٹ تلے سگریٹ مسلی اور بلڈنگ نمبر 103 سے دور ہونے لگا۔ اسے ابھی گارڈ پوسٹ کا سامنا کرنا تھا۔ جہاں اس کا روز ہی سامنا ہوتا تھا لیکن آج بات دگر تھی۔ اس نے غیر متوقع سوالات کے جواب تیار رکھے تھے۔

☆☆☆

پچاس منٹ گزر چکے تھے۔ کراشنکوف خاموشی اور روانی کے ساتھ مصروفِ کار تھا۔ کوئی آواز، کوئی لائٹ، کوئی الارم...... کچھ نہیں۔ رازداری سے تاریکی میں حصار قائم کیا جارہا تھا۔ بالآخر پہلی آرمرڈ کار اندر داخل ہوئی۔ انجن کی آواز کا کچھ نہیں کیا جاسکتا تھا اور یہ کوئی غیر معمولی بات بھی نہیں تھی۔ ولاڈی میر اور بائیو پرٹ والے جانتے تھے کہ رات میں بھی مشقیں ہوتی تھیں۔

''گریگوری؟''

''ہاں، میں ہوں۔'' یاردینی نے جواب دیا۔ پوسٹ کے باہر BSD گارڈ سگریٹ کا آخری کش لے رہا تھا۔

''تمہاری شفٹ ختم ہوگئی؟''

''ہاں، آرکیڈی آج جلدی آگیا تھا۔ گزشتہ ماہ اس نے کچھ وقت مجھ سے ادھار لیا تھا۔ اب میں جاکر آرام کروں گا۔''

آرکیڈی کے آنے پر یاردینی جاسکتا تھا۔

''ایک منٹ پلیز۔''

یاردینی آواز کی جانب مڑا۔ اس نے پوسٹ کی کھڑکی میں دیکھا کہ دوسرا گارڈ کمپیوٹر پر مصروف تھا۔

''روسٹر پر شفٹ تبدیل نہیں ہوئی۔ لیوٹینینٹ۔'' اس نے کہا۔ ''تکنیکی اعتبار سے تم اپنی پوسٹ خالی چھوڑ کر جارہے ہو۔''

وقت یاردینی کے ہاتھ سے نکل رہا تھا۔ پہلا گارڈ کمپیوٹر کی طرف دیکھ رہا تھا۔ اس سے پہلے کہ وہ مڑتا، یاردینی کے مضبوط بازو نے اس کی گردن کو لپیٹ میں لے لیا۔ تھنی چیخنے جیسی آواز آئی...... دوسرا گارڈ ہولسٹر سے الجھ رہا تھا۔ جب یاردینی کا وزنی گھونسا اس کے نرخرے سے ٹکرایا۔ وہ گھٹنوں کے بل گرا۔ وہ سانس لینے کی جدوجہد میں مصروف تھا۔ یاردینی نے بہ آسانی اس کی گردن بھی توڑ دی۔ یاردینی واپس باہر آگیا اور پوسٹ کا دروازہ بند کر دیا۔ وہ لمبے ڈگ بھرتا نکلا جارہا تھا۔

جلد ہی وہ بائیو پرٹ کی حدود سے نکل گیا۔ ولاڈی میر کی روشنیاں جھلک دکھلا رہی تھیں۔ دور سے ٹرین نے وسل دی۔ وہ سڑک چھوڑ کر درختوں میں گھس گیا، جنہوں نے بائیو پرٹ کو گھیرا ہوا تھا۔ چاند کی روشنی میں وہ راستہ بنا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ رابطہ کار کہاں اس کا منتظر ہے۔ امریکن ، کینیڈین پاسپورٹ، موٹی رقم کے ساتھ اس کے منتظر تھے۔ ائر کینیڈا اکاؤنٹ...... یاردینی نے دوڑنا شروع کردیا۔

وہ آزاد ہوگیا تھا۔ خواب حقیقت میں ڈھلنے والے تھے۔ جنگل میں خاصا اندر جاکر وہ رک گیا۔ بخ ایلومینیم کنٹینر (فلاسک) کی موجودگی کو چیک کیا۔ اس وقت اس نے بھاری گاڑیوں کی مدھم آواز سنی...... اسپیشل فورسز...... وہ بدحواس نہیں ہوا۔ وہ سمجھ گیا کہ کیا ہونے والا ہے۔ پہلے وہ بائیو پرٹ کے گرد حصار مکمل کریں گے۔ اس کے بعد حقائق جاننے میں بھی انہیں وقت لگے گا۔ وہ حصار مکمل کر کے مطمئن ہوجائیں گے، یاردینی بروقت نکل آیا تھا اور دور ہوتا جارہا تھا۔

اُدھر کراشنکوف نے ایک گھنٹے کے آس پاس گھیرا ڈال کر دو پینتالیس پر پریذیڈنٹ کو اطلاع کردی۔

☆☆☆

پسنجر ٹرین ٹھیک تین بجے ولاڈی میر کی حدود میں داخل ہوئی۔ ٹرین، یورال ماؤنٹین کے مقام کولیما سے بارہ سو میل کا سفر طے کر کے آئی تھی۔ ولاڈی میر اس کا آخری اسٹاپ تھا۔ کچھ وقفے کے بعد ٹرین نے مزید تین گھنٹے کا سفر ماسکو کی جانب طے کرنا تھا۔

اسٹیشن میں داخل ہوتے وقت انجینئر نے باہر جھانکا۔ پلیٹ فارم پر ایک ہی پسنجر کھڑا تھا۔ انجینئر نے سوچا کہ شیڈول سے ہٹ کر اسے شیو کرنے اور آرام کا موقع مل جائے گا۔

دراز قامت اکلوتا مسافر لانگ کوٹ میں پلیٹ فارم پر بے حس و حرکت کھڑا تھا۔ ٹرین کی رفتار کم ہورہی تھی، وہ دھیرے سے مسافر کے پاس سے گزر گئی۔

آئیون بریا، عمر اڑتیس سال، جائے پیدائش میسوڈونیا اس کے خون میں نفرت رچی بسی تھی۔ البانیہ کے نسلی فسادات میں اس کا پورا خاندان مارا گیا تھا۔ یہ کہانی وہ اپنے دادا سے کئی بار سن چکا تھا۔ اسے یوں لگتا تھا جیسے یہ کل کا واقعہ ہے...... موقع ملتے ہی وہ بلا امتیاز انتقامی کارروائیاں کرتا تھا۔ وہ بہت پہلے ایک سنگ دل قاتل اور دہشت گرد

کے روپ میں ڈھل چکا تھا۔ اس نے پہلا قتل بارہ سال کی عمر میں کیا تھا...... اس نے اپنی فیملی کے قاتلوں کو چن چن کر جہنم رسید کیا تھا۔ بیس سال کی عمر میں وہ ہٹ مین (پیشہ ور قاتل) کی حیثیت سے مشہور ہو چکا تھا۔ اپنی فیملی کا قرض چکانے کے بعد اس کے خون میں سے نفرت اور انتقام کا عنصر ختم ہو جانا چاہیے تھا۔ تاہم ایسا نہ ہوا۔ اس کی ایک وجہ وہ افراد تھے جو خود انتقام لینے کی ہمت نہیں رکھتے تھے اور بریا کو ہائر کرتے تھے۔ اس کی خدمات کے عوض وہ لوگ اسے زیورات یا رقم فراہم کرتے...... یوں یہ سلسلہ دراز ہوتا گیا۔ وہ خاندانی اور جاگیردارانہ عداوتیں بھی نمٹاتا رہا...... بالآخر وہ بالائی سطح پر فری لانس آپریٹر کی حیثیت سے فائز ہو گیا۔ اب اسے ہائر کرنے والے اونچی سطح کے افراد تھے۔ بعض اوقات KGB تک اس کے ذریعے کام نکلواتی تھی۔

کمیونزم کا زوال شروع ہوا تو مغرب کی آمدورفت میں اضافہ ہو گیا۔ انہوں نے سرمایہ کاری بھی شروع کر دی۔ اس میں اچھے بُرے دونوں قسم کے افراد شامل تھے۔ مغربی جرائم پیشہ افراد کو خاص قسم کے فری لانسرز کی تلاش رہتی تھی۔ بریا ایسے لوگوں کے لیے ٹاپ چوائس تھا۔ اپنے KGB کے رابطوں کے ذریعے آئیون بریا تاڑ گیا کہ امریکی اور یورپی افراد کی جیبیں رشینز کے مقابلے میں کافی وزنی ہیں...... جب کام کی نوعیت بہت خفیہ اور خطرناک ہو یا کسی اہم آدمی کی جان لینا مقصود ہو تو ان کی جیبیں مزید بھاری ہو جاتی ہیں۔

پانچ سال میں بریا نے ایک درجن سے زائد ایگزیکٹوز کو اغوا کیا جن میں سے سات ہلاک کر دیے گئے۔ تاہم ایک ٹارگٹ ایسا تھا جسے تاوان کی وصولی کے بعد بریا کو ہدایت دی گئی کہ وہ نہ صرف مغوی کو چھوڑ دے...... بلکہ بیور زرمٹ اے جی کے حریف کو اس کی کمپنی کی توسیع کے لیے بیور زرمٹ کے بتائے گئے خطے میں جانے کے لیے مجبور کرے۔ اس کام کے لیے بریا کو اغوا برائے تاوان سے بڑھ کر معاوضہ دیا گیا۔ جسے بریا نے خوش دلی کے ساتھ قبول کیا۔ حکم دینے والا بائیو کیمیکل فرم بیور زرمٹ اے جی (ہیڈ کوارٹر، زیورچ) کا چیئرمین ڈاکٹر کارل بائر تھا۔ یہیں سے بریا اور بائر کے طویل، خوشگوار اور منافع بخش تعلقات کا آغاز ہوا۔

ٹرین رکی تو بریا نے اترنے والے کنڈیکٹر کو جالیا۔ بریا کے علم میں تھا کہ ٹرین زیادہ دیر نہیں رکے گی۔

''پانچ دس منٹ ٹرین آگے نہیں جائے گی۔''

''دماغ ٹھیک ہے۔'' کنڈیکٹر نے دراز قامت بریا کو دیکھا۔ ''جب میں کہوں گا ٹرین چل پڑے گی۔''

کنڈیکٹر نے پلیٹ فارم سے اترنے کے لیے قدم بڑھایا...... بغیر وارننگ کے بریا نے اسے گریبان سے پکڑ کر ٹرین کار کے فولادی دروازے سے لگا دیا۔

''شیڈول کو تبدیل سمجھو۔'' کنڈیکٹر کے کان میں جیسے کوئی سانپ بلا اشتعال پھنکارا ہو۔ کنڈیکٹر نے محسوس کیا کہ کوئی چیز اس کے ہاتھ پر چبھ رہی ہے۔ اس نے خوف زدہ انداز میں نیچے نگاہ کی۔ وہ امریکن ڈالرز تھے۔

''جاؤ، انجینئر کو جو چاہیے اسے دے دو۔'' بریا نے سرگوشی کی۔ ''میں بتاؤں گا، کب روانہ ہونا ہے۔'' کنڈیکٹر لڑکھڑاتا ہوا چلا گیا۔ ان دنوں ڈالرز رشیا میں بیشتر جگہ جادو کے مانند کام کرتے تھے۔

بریا ٹرین کو زیادہ دیر تک نہیں روک سکتا تھا۔ خود وہ ایک ہفتے قبل ہی ولاڈی میر میں وارد ہو گیا تھا۔ اسے اوپر سے اطلاع پہنچائی گئی تھی کہ مطلوبہ آدمی بائیو ہرٹ سے کب متوقع ہے۔ بریا کی ذمّے داری تھی کہ وہ مذکورہ آدمی کی مع ''سامان'' ماسکو تک روانگی کو بحفاظت یقینی بنائے۔ اس نے گھڑی دیکھی۔ اسے آخری کال چند گھنٹے پیشتر موصول ہوئی تھی جس میں پلان کی تبدیلی کا اشارہ بھی دیا گیا تھا۔

ٹرین کو روانہ ہو جانا چاہیے تھا۔ بریا نے کنڈیکٹر کی جھلک دیکھی۔ وہ گھڑی دیکھتا ہوا آرہا تھا۔ احکامات دینے والے نے پلان کی تبدیلی کے ساتھ اسپیشل فورسز کے بارے میں بھی بتا دیا تھا۔ بریا سوچ رہا تھا کہ وہ آدمی ''سامان'' کے ساتھ بروقت نکل پائے گا یا نہیں؟

اسی وقت اس نے پلیٹ فارم پر وزنی بوٹوں کی دھمک سنی۔ اس کا ہاتھ اپنی کوٹ کی جیب میں چلا گیا۔ انگلیاں ٹورس۔ نو ایم ایم کے گرد لپٹ گئیں۔ دوڑتا ہوا آدمی کھمبے کی روشنی کے نیچے سے گزرا تو بریا کی انگلیاں ڈھیلی پڑ گئیں...... اسے جو حلیہ بتایا گیا تھا، آدمی اس کے مطابق تھا۔

''یاردینی؟''

لیوٹیننٹ ہانپ رہا تھا۔ ''ہاں، اور تم......''

''میں وہی ہوں جس سے تمہیں ملنا تھا۔ ورنہ میں تمہارا نام کیوں لیتا۔ اب جلدی کرو ہمیں تاخیر ہو گئی ہے۔''

کنڈیکٹر قریب آگیا تھا۔ بریا نے ڈالرز کے مزید نوٹ اس کی طرف بڑھائے۔ ''یہ تمہارے لیے ہیں...... اب چلو...... رازداری تمہاری ذمّے داری ہے، ٹرین ماسکو پہنچ کر رکنی چاہیے، اس دوران کوئی خلل محسوس کرو تو فی الفور اطلاع دینا۔ تمہارے مزید ڈالرز میرے پاس محفوظ ہیں۔''

کنڈیکٹر نے ڈالرز جھپٹ لیے۔ بریا اور یاردینی ٹرین کار کے تنگ کوریڈور سے ہوتے ہوئے فرسٹ کلاس کمپارٹمنٹ میں آمنے سامنے بیٹھ گئے۔

''کیا لائے ہو میرے لیے؟'' بریا نے دروازہ لاک کر دیا۔

یاردینی نے پہلی بار اسے غور سے دیکھا۔ ''تم کیا لائے ہو؟''

بریا نے ایک مہر بند لفافہ نکال کر یاردینی کے حوالے کیا۔ یاردینی نے اسے کھولا...... کینیڈین پاسپورٹ، ائر کنڈیشنڈ ٹکٹ، کیش اور متعدد کریڈٹ کارڈز...... یاردینی خود کو بدلا ہوا محسوس کرنے لگا۔ جوان، آزاد اور طاقتور......

یاردینی نے لفافہ جیب میں رکھ کر اسپیشل فلاسک برآمد کی۔ ''احتیاط سے، یہ بہت سرد ہے۔''

بریا نے اسے چھونے سے پہلے دستانے چڑھائے۔ اس نے محض چند لمحات کے لیے اسے ہاتھ میں سنبھالا پھر ایک طرف رکھ دیا۔ بریا نے بالکل ویسا ہی کنٹرینز نکال کر یاردینی کو پکڑا دیا۔

''یہ کیا؟'' یاردینی نے سوال کیا۔

''اسے رکھو، بے ضرر ہے اور مجھے بتاؤ بائیو پرٹ میں کیا ہوا؟''

''کچھ نہیں...... میں اندر گیا...... مطلوبہ چیز لی اور باہر آ گیا۔''

''تمام وقت تم کیمروں کی زد میں تھے؟''

''کیمروں کا میں کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ یہ پہلے ہی میں تمہارے آدمیوں کو بتا چکا تھا۔''

''ٹیپ کب دیکھے جائیں گے؟''

''جب نئی شفٹ شروع ہوگی۔ تقریباً چار گھنٹے بعد۔ لیکن کیا فرق پڑتا ہے۔ ظاہر ہے مجھے واپس نہیں جانا۔''

''باہر آتے ہوئے کوئی مسئلہ تو نہیں ہوا...... میرا مطلب ہے چیک پوسٹ پر؟''

''نہیں ایسا کچھ نہیں ہوا۔'' یاردینی نے اطمینان سے جھوٹ بولا۔ لیکن وہ اس بات سے بے خبر تھا کہ وہ کس کے سامنے بیٹھا ہے۔

''اور تم اسپیشل فورسز کے پہنچنے سے قبل نکل گئے؟'' بریا کے سوالات جاری تھے۔

یاردینی نے حیرت کا اظہار کیا۔ ''نکل گیا تھا...... جبھی یہاں بیٹھا ہوں۔ بور مت کرو، تھکا ہوا ہوں۔ کچھ پینے کے لیے ہے؟''

بریا نے خاموشی سے برانڈی کی شیشی نکال کر اسے پکڑائی۔ یاردینی نے لیبل کا جائزہ لیا۔

''فرنچ۔'' یاردینی مسکرایا اور بوتل کی سیل کھولی۔ اس نے ایک بڑا گھونٹ بھر کے ہونٹوں پر زبان پھیری۔

بریا اٹھ کھڑا ہوا۔

''کہاں؟''

''ڈونٹ وری۔ باتھ روم سے ہو کے آتا ہوں۔ اس نے باہر نکل کر دروازہ بند کر دیا...... ایک خالی اپارٹمنٹ میں گھس کر اس نے کھڑکی ذرا اوپر کی اور سیل فون نکالا۔ چند سیکنڈ میں اس کا رابطہ ماسکو میں قائم ہو چکا تھا۔ دوسری جانب سے آواز یوں آ رہی تھی جیسے بات کرنے والا ساتھ ہی کھڑا ہو۔

☆☆☆

اسمتھ ۔ کچی نیند میں تھا، جب دروازے پر دھڑ دھڑاہٹ نے اسے مکمل بیدار کر دیا۔ اس نے سائڈ لیمپ روشن کیا ہی تھا کہ دو ملیشیا مین، لارا ٹیلون کے پیچھے اندر گھس آئے۔

''کیا قیامت ہے؟''

''ڈاکٹر، پلیز میرے ساتھ آؤ۔'' لارا نے کہا۔ وہ قریب آ گئی اور آواز دھیمی کر لی۔ ''گڑبڑ ہے...... جنرل فوراً ملنا چاہتا ہے۔''

اسمتھ کے ذہن میں الارم بجنے لگا...... پندرہ منٹ میں وہ کیروف کے آفس میں تھا۔ پندرھویں فلور پر چہل پہل تھی...... اسمتھ نے فضا میں تناؤ کی کیفیت محسوس کر لی۔

''ڈاکٹر، کوئی اور بات ہوتی تو ضرور گڈ مارننگ کہتا...... لارا دروازہ بند کر دو۔'' جنرل کیروف نے کہا۔

اسمتھ نے اندازہ لگایا کہ کیروف بھی کچھ دیر پہلے ہی بیدار ہوا تھا۔

''کیا معاملہ ہے؟'' اسمتھ تقریباً سمجھ گیا تھا۔ تاہم اس نے سوال کر ڈالا۔

کیروف نے ٹی کپ اسے پکڑا دیا۔ ''پریذیڈنٹ نے تقریباً ایک بجے اسپیشل فورسز کو احکامات جاری کر دیے تھے۔ بائیو پرٹ کے گرد حصار کامیابی سے بغیر کسی حادثے کے قائم کر دیا گیا تھا۔ بظاہر سب ٹھیک تھا۔ تیس منٹ قبل پٹرولنگ گارڈ نے ایک پوسٹ پر دو لاشیں دریافت کیں۔ دونوں گارڈ ڈیوٹی کے دوران مارے گئے۔''

اسمتھ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ ہونے لگی۔

''کوئی باہر نکلا تھا...... یا کسی نے کوشش کی؟''

کیروف نے نفی میں سر ہلایا۔ ''نہ کوئی اندر گیا۔''

''بائیو پرٹ کی سیکیورٹی...... خاص طور پر بلڈنگ نمبر 103؟''

''ٹیپ چلاؤ۔'' کیروف نے لارا سے کہا۔

لارا نے ریموٹ دیوار گیر کیمرے کی جانب کیا۔ ''یہ نمبر 103 کے کیمروں کی ویڈیو ہے۔ دائیں زیریں حصے میں ٹائم نوٹ کرو۔''

اسمتھ بغور سیاہ و سفید سایوں کو دیکھ رہا تھا۔ ایک قوی ہیکل وردی پوش کوریڈور سے زون نمبر 2 میں داخل ہوتا نظر آیا۔ اس کا امیج کئی کیمروں نے ان کمروں سے اٹھایا جہاں لباس تبدیل کر کے حفاظتی اشیا سے لیس ہوا جاتا ہے۔ کیمروں نے اسے جراثیم کش غسل لیتے ہوئے بھی دکھایا۔ وہ ہُڈ اور دستانوں اور دیگر اشیا کے ساتھ سر سے پاؤں تک چھپ گیا تھا۔ بعد ازاں وہ اپنے ٹارگٹ کی طرف گیا اور ایمپول نکال کر فلاسک میں رکھنے لگا۔

''فریز (Freez)۔'' اسمتھ نے اشارہ کیا۔ ٹیپ کا وہ حصہ ساکن ہو گیا۔ ''مجھے بتاؤ کہ یہ اسمال پاکس نہیں ہے۔''

''کاش میں یہ کہہ سکتا۔'' کیروف نے بددلی کے ساتھ جواب دیا۔

وردی پوش جیسے آیا تھا، لباس تبدیل کرتا ہوا، ویسے ہی واپس چلا گیا۔

''کیسے؟ بیک اَپ سیکیورٹی کہاں ہے؟'' اسمتھ کی مٹھیاں بھنچ گئیں۔ ''یہ کھلونوں کی دکان ہے...... وہ آیا اور ایک کھلونا اٹھا کر چلا گیا؟''

''یو ایس ایمرڈ میں بھی اس طرح ہو سکتا ہے۔'' لارا نے منہ بنایا۔ ''ہمارا نظام تمہارے سسٹم کی نقل ہے...... ہم بھی کوڈ لاکس اور الیکٹرونکس پر انحصار کرتے ہیں...... کیونکہ انسانوں کا عمل دخل کم سے کم رکھنے پر ہی خطرات محدود ہوتے ہیں...... لیکن ہمیشہ بالآخر ہیومن فیکٹر ہی سیکیورٹی میں شگاف کا سبب بنتا ہے...... یہاں، وہاں یا کہیں اور......'' لارا نے وقفہ لیا۔ ''بائیو پرٹ کا اسٹاف کڑے امتحانات اور چھان بین سے گزرتا ہے لیکن پھر بھی کہیں، کوئی کسی آدمی کی روح کو اسکین نہیں کر سکتا۔''

حفاظتی اشیا لینے اور واپس رکھنے کے دوران اسمتھ نے اس آدمی کا حلیہ اور نقوش ذہن میں بٹھا لیے تھے...... کلوز اَپ دیکھنے کے بعد وہ اسے کہیں بھی بہ آسانی پہچان سکتا تھا۔

کیروف نے اس کا نام، رینک اور ڈیوٹی بتائی۔

''اس نے کیمروں کی پروا نہیں کی۔ کیونکہ وہ جانتا تھا کہ وہ اس سلسلے میں کچھ نہیں کر سکتا۔'' اسمتھ بڑبڑایا۔

''ٹھیک کہہ رہے ہو۔'' کیروف بولا۔

''لیکن اس نے حفاظتی حصار کیسے توڑا؟''

''پلیز ٹیپ کا وقت نوٹ کرو۔'' کیروف نے نشاندہی کی۔

''وہ حصار قائم ہونے سے پہلے نکل گیا۔ اس کی قسمت یاوری کر گئی۔'' کراشنکوف ٹروپس لے آیا تھا۔

''اسی لیے اس نے گارڈز کو ہلاک کیا۔ کیونکہ اسے جلدی تھی؟''

''میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔'' کیروف نے محتاط لہجہ اختیار کیا۔ ''ڈاکٹر تمہارا کیا اندازہ ہے؟''

''گارڈز کی ہلاکت کا وقت؟'' اسمتھ نے سوال کیا۔

''دو بج کر تیس منٹ۔''

''یاردینی کی ڈیوٹی دو تیس کے قریب ختم ہوتی ہے؟''

''نہیں۔ چند گھنٹوں کا فرق ہے۔'' کیروف نے کہا۔

''گارڈز کو ہلاک کرنے کی وجہ واضح ہے کسی وجہ سے اسے وقت سے پہلے نکلنا پڑا۔ پوسٹ پر وہ گارڈز کو مطمئن نہ کر سکا اور دونوں کو ختم کر کے نکل گیا۔'' اسمتھ نے خیال آرائی کی۔

''اس آدمی کے پاس ٹھوس پلان تھا۔ میرا مطلب یاردینی سے ہے۔ اسے کیمروں کی پروا نہیں تھی۔ اسے کیونکر یقین تھا کہ وہ لاشیں دریافت ہونے سے پہلے فرار ہو جائے گا۔'' اسمتھ چپ ہو گیا۔ اس کی پیشانی پر شکنیں تھیں۔

''وہ وقت سے پہلے کیوں اچانک متحرک ہوا...... اسے اشارہ مل گیا تھا یا علم ہو گیا تھا کہ اسپیشل فورسز آ رہی ہیں...... اسی لیے......''

''تم یہ کہنا چاہ رہے ہو کہ اس کا کوئی پارٹنر تھا۔ جس نے اسے باہر سے اطلاع دی؟'' لارا نے استفسار کیا۔

''کیوں، تمہارا کیا خیال ہے؟'' اسمتھ نے جواباً سوال کیا۔

''اس سوال کو بعد کے لیے رکھو۔'' کیروف بولا۔ ''فوری اہمیت گریگوری یاردینی کا پتا لگانا ہے...... جتنی اسمال پاکس وہ......''

اسمتھ نے آنکھیں بند کر لیں۔ ''اس کا سواں حصہ بھی کم از کم ملین افراد کی صفائی کے لیے کافی ہو گا۔''

''کیا وسائل ہیں ہمارے پاس؟'' اسمتھ نے سوال

کیا۔

کیروف نے اپنی ڈیسک کا ایک بٹن دبایا۔ دیوار میں جگہ بنی اور بڑی سی اسکرین نمودار ہوئی۔ اس نے متحرک سرخ دھبوں کی جانب اشارہ کیا۔ میڈیکل انٹیلی جنس ڈویژن...... ہمارے وائرس ہنٹرز۔ پھر اس نے نیلے نشانات کی طرف اشارہ کیا۔ اسپیشل فورسز کا حصار۔ کیروف نے تین زرد نشانات کے بارے میں بتایا کہ یہ ''سبی یارسک'' سے فضائی راستے کے ذریعے کمک آرہی ہے جو ولاڈی میر کو مکمل طور پر گھیر لے گی۔

اسمتھ کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہوا۔ ''یاردینی کا ڈیٹا نکالو۔'' لارانے کی بورڈ سنبھال لیا۔ ریکارڈ سامنے آرہا تھا۔ سوفٹ ویئر انگریزی میں ترجمہ کررہا تھا۔

اسمتھ نے نفی میں سر ہلایا۔ ''یاردینی اس سازش میں فٹ نہیں ہورہا۔ ملک سے باہر اس کا کوئی دوست یا رشتے دار نہیں ہے۔ امکانات ہوسکتے ہیں کہ وہ استعمال ہوگیا ہے......شاید موٹی رقم کے چکر میں......

''ہاں، وہ ایسا بندہ نہیں ہے۔ اتنا بڑا کام اس اکیلے کے بس کی بات بھی نہیں ہے......تم بائیو پرٹ اور اس کی سیکیورٹی سے آگاہ ہو۔ یہ مغرب میں سی ڈی سی سمیت کسی بھی ہائی لیول لیب سے کم نہیں ہے۔ انٹرنیشنل انسپکٹرز میں امریکنز بھی شامل تھے اور یہ سب ہمارے معیار سے مطمئن تھے۔

اسمتھ سمجھ گیا کہ کیروف کیا چاہ رہا ہے۔ وہ اسمتھ کو وکیل بنانا چاہ رہا تھا کہ رشینز بے پروا یا نااہل نہیں ہیں۔ ان کے انتظامات قابلِ قدر ہیں......اور یہ کہ بائیو پرٹ اندرونی سبوتاژ کا شکار ہوا ہے، جس کی پیش گوئی ناممکن ہوتی ہے۔

''جنرل، ہم سب ایک خوفناک خواب دیکھ رہے ہیں۔ یاردینی کتنی دیر پہلے نکلا ہے؟''

''اسپیشل فورسز کے بیٹل سرجن کے مطابق گارڈز کا قتل 2:30 کے اریب قریب ہوا ہے......اس کا مطلب یاردینی کو نکلے ہوئے تین گھنٹے سے کچھ اوپر وقت ہوچلا ہے۔ اتنی دیر میں وہ کافی دور جاسکتا ہے۔'' لارانے بتایا۔

اسمتھ دوبارہ بڑی اسکرین کی طرف متوجہ ہوگیا۔ مختصر سیاہ دائرے کی شکل میں بائیو پرٹ مرکز میں تھا۔ نارنجی نکتہ بتارہا تھا کہ یاردینی اگر کار یا بائیک پر ہے تو لیب سے کتنی دور ہوگا۔

''تکون نشان کیسے ہیں؟'' اسمتھ نے سوال کیا۔

''مقامی ملیشیا کے چیک پوائنٹس۔ جن کے پاس یاردینی کی تصویر اور تعارف پہنچ چکا ہے۔''

''ان کے پاس آرڈرز کیا ہیں؟''

''شوٹ آن سائٹ......لیکن زندہ رکھنا ہے۔''

لارانے اسمتھ کے چہرے پر حیرت کے آثار دیکھتے ہوئے لب کشائی کی۔ ''دراصل ہمیں آرڈرز میں بتایا ہے کہ وہ کئی افراد کا قاتل ہے۔ نیز اس کا HIV رزلٹ مثبت ہے۔ یقین کرو ڈاکٹر، اسے گرانے کے بعد کوئی بھی اس کے قریب جانے کی جرأت نہیں کرے گا۔''

''میں سوچ رہا ہوں، اگر گولی نے فلاسک کو اُڑا دیا تو کیا ہوگا؟''

''تمہاری تشویش بجا ہے لیکن یاردینی نظر آگیا تو ہم اسے کیسے جانے دے سکتے ہیں؟'' کیروف نے سر ہلایا۔

''آخری دائرہ یا رکاوٹ کون سی ہے؟''

''بدترین یہ ہوگا کہ کوئی ولاڈی میر ائرفیلڈ میں طیارے کے ساتھ اس کا منتظر ہو۔'' کیروف نے جواب دیا۔

''کوئی ٹیک آف ہوا ہے؟''

''ریکارڈ پر تو کوئی نہیں ہے لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ ہم اس امکان کو مکمل نظرانداز کردیں......وجہ یہ ہے رشیا بدل چکا ہے۔ ائرفورس سے نکلے ہوئے تجربہ کار پائلٹس کی کمی نہیں۔ ایسے پائلٹس ہائی وے یا میدان میں اتر کر منٹوں میں سامان لے جاسکتے ہیں۔''

''پریذیڈنٹ پورٹرینکو نے احکامات جاری کیے ہیں کہ کسی بھی لائٹ ائرکرافٹ کو جانے نہ دیا جائے۔ خلاف ورزی پر اسے نیچے اتار لیا جائے۔'' لارانے اضافہ کیا۔

دیوار گیر اسکرین نے اسمتھ کو متاثر کیا تھا۔ وہ ایک زندہ مخلوق کے مانند تھا۔ مختلف اشارے، اشکال جل بجھ رہی تھیں۔ ادھر اُدھر حرکت پذیر تھیں۔ صورتِ حال کی جامع تصویر کشی تھی۔ باوجود اس کے وہ محسوس کررہا تھا کہ کچھ ادھورا پن ہے۔ کوئی شے غائب ہے۔ اسمتھ کچھ قریب ہوگیا۔ اس نے انگلی ایک سفید لکیر پر رکھی جو ولاڈی میر سے مغرب کی سمت ماسکو جارہی تھی۔

''یہ کیا ہے؟''

''ریلوے لائن ہے۔ یورال میں کولیما اور ماسکو کو ملاتی ہے۔'' کیروف نے جواب دے کر لارا کی جانب دیکھا۔ ''رات میں کوئی ٹرین ولاڈی میر سے گزری ہے؟''

لارا ایک بار پھر کمپیوٹر پر آگئی۔ ''ہاں، تین بجے۔'' اس نے بتایا۔

''یاردینی اتنی جلدی ٹرین نہیں پکڑ سکتا۔'' کیروف نے اظہارِ خیال کیا۔

لارا نے تیوری چڑھائی۔ ''ضروری نہیں ہے۔ شیڈول کے مطابق ٹرین کو ولاڈی میر میں چند منٹ کے لیے رُکنا تھا۔ لیکن اس نے زیادہ وقت لیا۔ ٹرین وہاں سے شیڈول کے خلاف بارہ منٹ تاخیر سے روانہ ہوئی۔''

''کیوں؟'' کیروف نے مطالبہ کیا۔

''کوئی وجہ نہیں۔ اگر وہاں سے کچھ فوجی چھٹی پر ماسکو جانا چاہتے تو ٹرین کو رکنا چاہیے تھا۔''

''لیکن کوئی فوجی چھٹی پر نہیں تھا، کیوں؟'' اسمتھ نے کہا۔

''اچھا اندازہ ہے۔'' لارا نے ستائش کی۔

''پھر انجینئر نے بارہ منٹ کی تاخیر کیوں کی؟''

کروف اٹھ کر کمپیوٹر کے قریب آ گیا۔ گارڈز کے قتل کا وقت اور ٹرین کی روانگی...... درمیانی فاصلہ۔'' پہنچا جا سکتا ہے۔ کیروف کا چہرہ سرخ ہو گیا۔

''سڑک؟'' اسمتھ بے چین ہو گیا۔

''نہیں۔ سڑک سے فاصلہ زیادہ بنتا ہے۔ اسے اسپیشل فورسز کی آمد کی اطلاع مل گئی تھی یا اس نے دیکھ لیا ہو گا۔ چنانچہ اس نے ناکوں کا اندازہ بھی لگا لیا ہو گا۔ وہ جنگل سے نکلا ہے۔ وہ اتنا دوڑ سکتا تھا۔ جنگلاتی فاصلہ، گارڈز کے قتل کے اوقات اور ٹرین کے وقت سے میچ کر رہا تھا۔ اس نے صرف دس بارہ منٹ زیادہ لیے۔'' کیروف کی آواز سرگوشی میں ڈھل گئی۔ ''لیکن ٹرین بارہ منٹ کیسے کھڑی رہی؟''

''اس مردود کے ساتھ کوئی ہے جس نے ٹرین کو روکے رکھا۔'' اسمتھ کی آواز میں جارحیت در آئی۔ وہ لارا کی طرف مڑا۔ ''وہ ماسکو جا رہا ہے۔''

لارا نے پھرتی سے کی بورڈ پر انگلیاں بجائیں۔

''سولہ منٹ۔'' وہ ناگن کے مانند پھنکاری۔ ''سولہ منٹ بعد ٹرین ماسکو کے سینٹرل اسٹیشن میں ہو گی۔''

☆☆☆

چوری کا دباؤ، کینیڈا پہنچنے کی جلدی اور برانڈی کے اثرات نے یاردینی کو جلد ہی سونے پر مجبور کر دیا۔ بریا گاہے گاہے اسے دیکھ رہا تھا۔ جب وہ غافل ہو گیا تو بریا نے آگے بڑھ کر اس کا کان ہلایا۔ یاردینی گہری نیند میں تھا۔ بریا نے اس کے رخساروں پر تھپڑ مارے۔ ''ہم پہنچنے والے ہیں۔ اٹھ جاؤ۔''

یاردینی نے جمائی لی اور سر کو گردش دی۔ اس کی آواز بھرائی ہوئی تھی۔ ''یہاں سے کہاں جائیں گے؟''

''یہاں سے ہمارے راستے جدا ہو جائیں گے۔ میرا کام ختم۔ اسٹیشن سے نکال کر تمہیں ٹیکسی میں بٹھا دوں گا۔ اس کے بعد تمہیں خود پر انحصار کرنا ہو گا۔'' بریا نے سمجھایا۔

یاردینی نے ڈکار لی اور دروازے کی طرف چلا۔

''کہاں؟''

''ٹوائلٹ۔''

''بیٹھ جاؤ۔ اکثر ادھر ہی جائیں گے۔ تمہارا چہرہ نمایاں نہیں ہونا چاہیے...... آخر میں نکلنا...... یہی احتیاط کا تقاضا ہے۔''

یاردینی نے کچھ سوچا اور واپس بیٹھ کر سہانے خواب دیکھنے لگا...... بریا کے اشارے پر وہ اٹھا اور دونوں باہر نکلے۔

بڑی سی وین ایک جھٹکے کے ساتھ اسٹیشن کے باہر رکی۔ وین کے اندر اسمتھ، کیروف اور لارا موجود تھے۔ اس کے سر پر ہیڈ سیٹ تھا اور سامنے مانیٹر، جس میں شہر کے ٹریفک کا پیٹرن دکھایا جا رہا تھا۔ وہ متواتر ڈرائیور سے باتیں کر رہی تھی۔ کیروف کے سر پر بھی ہیڈ سیٹ تھا، وہ فیڈرل سیکیورٹی سروس کے ایلیٹ گروپ سے رابطے میں تھا۔

''کتنا وقت ہے؟'' اسمتھ نے سوال کیا۔

''تیس سیکنڈ۔''

''تمہارے آدمی نظر نہیں آ رہے؟''

''ہماری فورس، SWAT اور FBI سے مختلف ہے۔ یہ مختلف قسم کے عام لباس میں موجود ہیں۔ ان کے پاس یاردینی کی تصویر ہے۔ وہ ہر ممکن کوشش کریں گے کہ یاردینی کو زندہ پکڑ لیں۔''

''میری تصویر بھی ہے ان کے پاس؟ کہیں غلطی سے مجھے ہی شوٹ نہ کر دیں۔''

''معمولی امکان ہے...... بہرحال میرے قریب رہنا۔'' کیروف نے کہا۔

اسمتھ کو پلیٹ فارم پر کم لوگ دکھائی دیے۔

''پچھلے ڈبے کھولیں گے تو رش بڑھ جائے گا۔'' لارا نے کہا۔

''کہاں ہیں تمہارے آدمی؟'' اسمتھ نے سوال کیا۔

کیروف نے کان کے پلاسٹک ریسیور پر ہاتھ رکھا۔ ''مطمئن رہو وہ آس پاس ہیں......'' اسمتھ کی نگاہیں مسافروں کو کھوج رہی تھیں۔

☆☆☆

بریا نیوز اسٹینڈ کے پاس کھڑا تھا۔ اخبار خرید کر اس نے ایک ستون سے ٹیک لگالی۔ بریا کو توقع نہیں تھی کہ جسیم آدمی واش روم سے باہر آسکے گا۔ اس کی دی ہوئی برانڈی میں سلو پوائزن شامل تھا۔ بریا نے واش روم میں جاکر اس کی جیبیں خالی کرنی تھیں۔ تاہم اس کی توقعات کے برعکس یاردینی باہر آرہا تھا۔ بریا کا ہاتھ ایک بار پھر جیب میں موجود ٹورس۔ نو ایم ایم پر چلا گیا۔ اس کی پیشہ ور تیز حسیات نے کچرا اسمیٹنے والے کو دیکھا جس نے اوورآل پہنا ہوا تھا اور کچرا سمیٹ کر ڈسٹ بن میں منتقل کرنے جارہا تھا...... مشکوک بات یہ تھی کہ یاردینی پر نظر پڑتے ہی وہ اپنا کام بھول گیا۔

''اگر ایک ہے تو اور بھی ہوں گے۔'' بریا کے ذہن میں خطرے کی گھنٹی بجی۔ بریا نے ستون کی آڑ لے لی تاکہ یاردینی اسے نہ دیکھ سکے۔ ساتھ ہی اس نے تیزی سے پلیٹ فارم کا جائزہ لیا اور دو مزید آدمیوں کو تاڑ لیا۔ ایک بظاہر الیکٹریشن دکھائی دے رہا تھا اور دوسرا ٹیکسی ڈرائیور......

اسے یقین تھا کہ ان تینوں کے علاوہ اور لوگ بھی ہیں تو وہ بریا نہیں بلکہ یاردینی کے چکر میں ہیں۔

بریا نے یاردینی کو گالی دی۔ وہ یقیناً بائیو پرٹ سے صاف نہیں نکلا...... کوئی گڑبڑ کر آیا تھا اور بے دھڑک بریا سے جھوٹ بولا تھا کہ اسے وہاں سے نکلنے میں کوئی دشواری نہیں ہوئی تھی۔ بریا نے یاردینی کو بینچ کی طرف جاتے دیکھا۔ تینوں سادہ پوش غیر محسوس انداز میں یاردینی کی نشست کے گرد تکون بنارہے تھے۔ ان میں سے ایک کلائی کے مائیک پر سرگوشیاں کررہا تھا۔

اچانک بریا کی نظر ایک دراز قامت پر پڑی۔ جو اسی وقت دروازے سے گزر کر پلیٹ فارم پر آیا تھا۔ بریا نے پہچان لیا کہ وہ روسی نہیں تھا لیکن اس کے پیچھے آنے والا یقیناً روسی تھا اور وہ جنرل کیروف تھا۔ کیروف بریا کے لیے اجنبی نہیں تھا...... بریا کے ذہن میں خطرے کی گھنٹیوں کی آواز بلند ہوگئی۔

بریا پلر کی آڑ سے نکلا کہ یاردینی اسے دیکھ سکے۔ دونوں کی نظر ٹکرائی۔ بریا کو امید تھی کہ یاردینی اٹھنے کا اشارہ سمجھ لے گا۔ وہ پھر ستون کی آڑ میں چلا گیا۔ چند سیکنڈ بعد اس نے پھر ستون کی آڑ چھوڑی۔ یاردینی پندرہ فٹ سے کم فاصلے پر تھا۔ بریا کی انگلیاں گن کے دستے سے لپٹ گئیں۔ وہ گن نکالنے ہی والا تھا کہ یاردینی لڑکھڑاتا ہوا زمین بوس ہوگیا...... فوراً اس پر نگاہ رکھے ہوئے تینوں سادہ پوش قریب تر ہوگئے۔

''میری مدد کرو......''

یاردینی لاعلم تھا کہ اس کے ساتھ کیا ہورہا ہے۔ اس کے سینے میں آگ لگی ہوئی تھی۔ اس کی نظر دھندلا گئی۔ تاہم وہ اب بھی بریا کو دیکھ سکتا تھا۔

''میری مدد کرو......''

بریا بلاتردد یاردینی اور سادہ پوش افراد کی طرف بڑھا۔

''تم کون ہو؟'' ان میں سے ایک نے سوال کیا۔ ''تم جانتے ہو اسے؟''

''ٹرین میں ملاقات ہوئی تھی...... اوہ گاڈ، وہ سخت تکلیف میں ہے......'' بریا کا سلسلہ تکلم مفقود ہوگیا...... اس کے منہ سے جھاگ نکل رہا تھا۔ بریا گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔

''تمہیں ہمارے ساتھ چلنا......'' ایجنٹ کا جملہ نامکمل رہ گیا۔ بریا کی پہلی گولی نے اس کی گردن میں سرخ کھڑکی کھول دی۔ بریا کی پھرتی اور نشانہ قابل دید تھا۔ دوسری گولی دوسرے ایجنٹ کی کنپٹی میں گھس گئی، تیسرے ایجنٹ نے بریا کی گولی دل کے مقام پر وصول کی۔

''شوٹ!'' کوئی دہاڑا...... بریا اچھل کر کھڑا ہوگیا۔ پلیٹ فارم پر افراتفری پھیل گئی تھی۔ کچھ مسافر بینچ کے نیچے چھپ گئے تھے۔ دروازے کے پاس سے کیروف نے بریا کو گولی مارنے کا حکم دیا تھا۔ حسین ساحرہ بریا کی نظر میں نہیں تھی۔

''لارا شوٹ ہم!''

بریا، لارا کو دیکھنے کے لیے ایڑی کے بل گھوما۔ وہ لارا کی گن کے نشانے پر تھا۔ تین اور سائے اطراف سے اس پر جھپٹ رہے تھے۔

''نکل جاؤ۔'' لارا نے پرسکون لہجے میں کہا۔

بریا نے بلاتردد ایک عورت کی آڑ لے کر دوڑ لگائی...... لارا نے ٹانگیں پھیلا کر شوٹرز کا کلاسک انداز اپنایا اور بقیہ سادہ پوش ایجنٹوں کا صفایا کردیا...... کیروف کا منہ کھلا رہ گیا۔ صدمے اور بے یقینی نے اس کے نقوش بگاڑ دیے۔ لارا اس کی طرف گھومی۔ فاسٹ بالر کی گیند بلے کو چھو کر سلپ میں کیچ ہونے کے لیے سیکنڈ کا سواں حصہ لیتی ہے۔ اسمتھ کو ادراک تھا کہ کیروف بروقت متحرک نہیں ہوسکے گا۔ جو کچھ ہوا، اس کے بعد یہ ممکن ہی نہیں تھا...... اسمتھ سیکنڈ کے قلیل ترین حصے میں کیروف سے ٹکرایا۔ تصادم ہوا اور گولی چلی...... اسمتھ الٹی قلابازی لگا کر واپس قدموں پر آیا اور دو

فائر کیے۔ دونوں گولیاں لارا کے مرمریں گداز بدن میں داخل ہو گئیں۔ وہ ستون سے ٹکرا کر گری۔ گن ہاتھ سے نکل چکی تھی۔

''دیکھو وہ زندہ ہے؟'' کیروف کی آواز میں کرب تھا۔ اس نے اپنا بازو چیک کیا۔ لارا کی گولی آر پار نکل گئی تھی۔ اس کے جبڑے سختی سے بھنچے ہوئے تھے۔ وہ خود کو سنبھالنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کی نائب، اس کی محبوبہ ہی دغا باز نکلی۔ کیروف کو ہائی وولٹیج شاک لگا تھا۔ اب اسے صحیح معنوں میں اندازہ ہوا کہ ڈانکو کا ملک سے نکلنے کا فیصلہ درست تھا۔

''وہ ختم ہو گئی ہے...... میں یاردینی کو دیکھتا ہوں۔'' اسمتھ نے کہا۔

''مجھے لارا سے بہت سے سوالات کرنے تھے۔'' کیروف کے چہرے پر غم اور تفکر کا سایہ تھا۔ ''بہرحال تمہارا شکریہ۔''

اسمتھ راستہ بناتا ہوا یاردینی کی طرف لپکا۔ ایک نظر پڑتے ہی اسے اندازہ ہو گیا کہ وہ بھی زندگی کی قید و بند سے آزاد ہو چکا ہے۔

ملیشیا مین اور پولیس مکھیوں کی طرح امنڈ آئے تھے۔ کیروف اپنے قدموں پر تھا۔ اذیت اس کے چہرے سے عیاں تھی۔ تاہم وہ اتنا بودا نہیں تھا۔ بلند آواز میں اس نے احکامات جاری کرنے شروع کیے۔ منٹوں میں مسافروں کو باہر کا راستہ دکھایا گیا پھر میڈیا کو ہٹانے کے بعد کیروف، اسمتھ کے پاس آ گیا۔ جو گھٹنوں کے بل لاشوں کے پاس بیٹھا تھا۔ لارا اور یاردینی کی لاشوں کے درمیان زیادہ فاصلہ نہیں تھا۔

''منہ سے جھاگ نکل رہا ہے؟''

''زہر دیا گیا ہے۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔

کیروف نے لارا کی بجھی ہوئی آنکھوں میں دیکھا۔

''اس نے یہ کیوں کیا؟ کس کے لیے؟ یاردینی؟''

''یاردینی اور بریا دونوں ہو سکتے ہیں۔'' اسمتھ کے ذہن میں سیاہ اوورکوٹ والے کا سایہ لہرایا۔ ''کون ہے بریا؟''

طبی عملہ قریب بیٹھ گیا تھا۔ ''نہیں...... نہیں، ابھی اس کو مت چھونا۔'' اسمتھ نے میڈیکل اسٹاف کو روک دیا۔

''بریا، آئیون بریا۔ وہ سرب فری لانس آپریٹر ہے۔'' کیروف نے جواب دیا۔ ''اس کی تاریخ خون آلود اور طویل ہے جو بالکن کے علاقے سے شروع ہوتی ہے۔''

کیروف نے رک کر دوبارہ کہا۔ ''وہ KGB کا بھی پسندیدہ آدمی تھا۔ تاہم اس نے اپنی خونریزی اور جرائم کا دائرہ کار بڑھا دیا تھا۔ نئے مواقع اسے رشیا کے تبدیل ہونے کے بعد میسر آئے۔ اس نے مافیا اور مغرب کے لیے بھی کام شروع کر دیا۔ یہاں اس کے سر کی قیمت لگی ہوئی ہے۔''

اسمتھ نے کیروف کی آواز میں چھپا دکھ محسوس کر لیا۔

''کوئی ذاتی مخاصمت؟'' اس نے پوچھ ہی لیا۔

''ہاں، اس نے میرے دو آدمیوں کو اپنے مخصوص انداز میں ختم کیا تھا۔ دولت کے لیے وہ کچھ بھی کر سکتا ہے۔''

اسمتھ نے احتیاط سے یاردینی کی جامہ تلاشی لی۔ پہلے اس نے ٹریول ڈاکیومنٹس، پاسپورٹ اور ٹکٹ برآمد کیے...... بالآخر اس کی انگلیاں کسی سرد چیز سے ٹکرائیں۔

''دستانے لاؤ۔''

پیرا میڈیکل نے گلوز فراہم کر دیے۔ اسمتھ نے احتیاط سے فلاسک نکال کر فرش پر رکھ دیا۔ اور برف کی بالٹی کا مطالبہ کیا۔ کیروف اور قریب آ گیا۔

''تھینک گاڈ۔'' وہ بولا۔

''فلاسک کا ڈیزائن ٹھیک ہے؟''

''ایمپولز کو لے جانے کے لیے یہ اسٹینڈرڈ ڈیزائن ہے۔ ''بائیو ہیزرڈ'' کا عملہ پہنچنے والا ہے۔''

اس دوران میں اسمتھ نے برف کے ٹکڑوں والی بالٹی میں فلاسک محفوظ کر دیا۔ فلاسک کی تھرمل لیئر کو بذریعہ نائٹروجن، ریزنگ پوائنٹ سے اوپر رہنا چاہیے تھا...... اس سے زیادہ اسمتھ کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ یہ محض ایک احتیاطی تدبیر تھی۔ باقی کام بائیو ہیزرڈ ٹیم نے کرنا تھا۔ اچانک اسے سناٹے کا احساس ہوا۔ ملیشیا مین نے تمام مسافروں اور اسٹیشن ورکرز کو نکال باہر کیا تھا۔ اب وہاں کیروف، اسمتھ اور لاشیں باقی رہ گئی تھیں۔

معاً کیروف نے سوال کیا۔ ''تم لڑائی بھڑائی بھی کرتے رہے ہو؟''

''ہاں۔'' اسمتھ نے گہری سانس لی۔ ''اور ہاں تم مجھے آئندہ جان کے نام سے پکار سکتے ہو۔''

''اوکے، جان۔''

''مجھے بریا کے بارے میں کچھ اور بتاؤ۔''

''بریا صرف قاتل ہی نہیں ہے۔ وہ سہولت کار بھی ہے۔ اگر تم کوئی شے یا شخص کو ملک سے باہر نکالنا چاہتے ہو، تو وہ یہ کام گارنٹی سے کر سکتا ہے۔''

''کیا تم نہیں سمجھتے کہ اس نے یاردینی اور لارا کی مدد

سے منصوبہ بندی کی اور کامیابی سے عمل کیا؟''
''عمل درآمد کیا، ٹھیک۔ لیکن منصوبہ بندی، نہیں، یہ بریا کا کام نہیں ہے۔ نہ ذمے داری، اس کا کام یاردینی کے بائیوپرٹ سے نکلنے کے بعد ہوتا ہے کہ اس کی حفاظت کرے اور باہر نکال دے۔''
''باہر کہاں؟''
کیروف نے کینیڈین پاسپورٹ دکھایا۔ امریکا اور کینیڈا کی سرحد وہ مقام ہے جہاں سے اسمال پاکس تمہارے ملک پہنچائی جائے گی۔'' اسمتھ کو لگا کہ اس کی قمیص میں چھوٹے چھوٹے کیکڑے رینگ رہے ہیں۔
''تمہارا مطلب ہے کہ یاردینی نے وائرس چرایا اور وہی کوریئر ہے؟''
''کوریئر؟ پاسپورٹ ٹکٹ حاصل کرنا، یاردینی کے بس کی بات نہیں تھی۔ وہ صرف چوری کرسکتا تھا۔ باقی کام بریا نے کیا، جس کے پاس خاصی رقم تھی۔ رقم بریا کو اس سے کام لینے والوں نے مہیا کی...... بریا کو گھیرنے کے لیے اسے بیرونِ ملک شہریت کے ساتھ بھاری معاوضے کی ادائیگی شامل ہوگی...... امریکا، کینیڈا بارڈر پر اَن گنت خفیہ مقامات ہیں جہاں سے وہ امریکا میں داخل ہوسکتا تھا۔''
''معاف کرنا، لارا کو کہاں فٹ کروگے؟''
کیروف نے منہ پھیرلیا۔ ''سازشیوں نے یاردینی کو خاص موقع پر فعال کرنا تھا۔ ماسکو میں تمہاری موجودگی ان کے لیے ایک اتفاق تھی...... ایک بدمزہ اتفاق۔ انہیں فوری فیصلہ کرنا تھا...... بصورت دیگر اتنی بڑی سازش کا تختہ ہو جاتا۔ چنانچہ یاردینی کو فوراً متحرک کردیا گیا۔ کسی نے اسے ٹپ دی کہ کیا ہونے والا ہے......''
''لارا نے اسے اطلاع دی تھی؟'' اسمتھ نے کہا۔
''اور کون ہوسکتا ہے۔''
''لیکن وہ تنہا نہیں ہوسکتی...... اصل منصوبہ ساز کی آنکھیں اور کان لارا تھی۔ میرا یہی خیال ہے۔ ورنہ میری آمد پر اتنی تیزی سے ردِعمل نہ ہوتا۔ لارا نے منصوبہ ساز سے رابطہ کیا اور انہوں نے گرین سگنل دے دیا۔ یاردینی حرکت میں آیا...... ادھر فورسز بھی الرٹ ہوگئیں۔ یاردینی کی قسمت اچھی تھی کہ وہ چند منٹ پہلے نکل گیا۔'' اسمتھ خاموش ہوگیا۔
''جان یہ کیسی خوش قسمتی تھی؟ وہ بھی غداری کرتے ہوئے مارا گیا اور لارا بھی......'' کیروف خاموش ہوگیا۔ لارا کی غداری اور موت کے اثرات پوری طرح اس پر سے کم نہیں ہوئے تھے۔ ''دولت بری چیز ہے۔ کچھ بھی کروا سکتی ہے۔''
''خوش قسمت بریا ہے۔'' اسمتھ نے کہا۔
''فی الحال۔'' کیروف کے جبڑے بھنچ گئے۔
اسی وقت بائیوہیزرڈ ٹیم اسٹیشن میں داخل ہوئی...... مخصوص فلاسک کو فولاد کے باکس میں سیل کردیا گیا۔ ٹیم کا ٹرک بھی خاص تھا...... منٹوں میں وہ ٹرک میں روانہ ہوچکے تھے۔
''یہ ٹیم کہاں جائے گی؟''
''ماسکو کے سربسکی انسٹی ٹیوٹ۔'' کیروف نے جواب دیا۔
اسمتھ وائرس ہنٹرز کو ٹرک کے ساتھ روانہ ہوتے دیکھ رہا تھا۔
''میں بریا کا بندوبست کرتا ہوں۔'' کیروف نے قدم بڑھائے۔
اسمتھ سوچ رہا تھا کہ راتوں رات آناً فاناً بہت کچھ تبدیل ہوگیا۔ اسے کوئی شک نہیں تھا کہ اصل پلان میں بھی ترمیم کی گئی ہے۔

تین انڈے

سوزی نے ایک مدت کے بعد گھر کی خوب صفائی کرنے کی ٹھان لی۔ شادی کے پچھلے بیس برسوں میں مسہری کے نیچے کاٹھ کباڑ کا ایک انبار جمع ہوگیا تھا۔ اس نے مسہری سرکا کر وہ سب نکالا تو اسے قدرے صاف ستھرا ایک چوبی ڈبا نظر آیا۔ سوزی کو حیرت ہوئی کہ اس پر گرد وغبار کی تہیں کیوں نہیں تھیں۔ ڈبا کھولا تو اس میں تین انڈے اور دس ہزار ڈالر موجود تھے۔

شام کو شوہر کی واپسی پر اس نے ڈبے کا ذکر کیا تو اس نے معذرت کرتے ہوئے بتایا کہ وہ جب بھی سوزی سے بے وفائی کا مرتکب ہوتا ہے تو ڈبے میں ایک انڈا ڈال دیتا ہے، سوزی نے دل میں سوچا کہ بیس برس میں شوہر کا صرف تین بار بہکنا قابلِ معافی ہے۔ اس نے اگلا سوال ڈالرز کے بارے میں کیا۔

''بکس چھوٹا ہے۔'' شوہر نے ایمان داری سے بتایا۔ ''انڈے زیادہ ہوجاتے ہیں تو میں انہیں بیچ کر رقم اسی ڈبے میں ڈال دیتا ہوں۔''

کوٹری سے حمیرا اقبال کا تعاون

''جنرل۔'' وہ کچھ سوچتے ہوئے بولا۔ ''یاردینی گولی سے نہیں مرا۔ اسے بریا نے زہر دیا تھا۔''
''کیا کہنا چاہ رہے ہو؟''
''میری آمد کے بعد پلان تبدیل ہوا ہے...... میرا خیال ہے کہ نئے احکامات کے مطابق بریا کی ذمے داری یاردینی نہیں بلکہ اسمال پاکس وائرس تھا۔''
''لیکن وائرس کے نمونے یاردینی کی تحویل سے برآمد ہوئے ہیں...... تم نے دیکھا نہیں؟''
''جنرل، نہیں۔ میں نے نہیں دیکھا۔ میں نے صرف مخصوص فلاسک دیکھا ہے...... کیا تم جاننا نہیں چاہو گے کہ اس کے اندر کیا ہے؟''

☆☆☆

شٹل بس، ماسکو کے پُرہجوم ٹریفک میں مدغم ہوگئی۔ اوقات کار کے باعث وہاں صرف چھ سواریاں تھیں۔ بریا، عقبی نشست پر دروازے کے قریب بیٹھا تھا۔ عام گاڑیوں کے علاوہ ملیشیا کی گاڑیاں بھی گزر رہی تھیں...... اگر انہیں پتا چل جاتا......
بریا کو بس روک لیے جانے کی پروا نہیں تھی۔ وہ جنرل کیروف کے معاملے میں بھی مطمئن تھا جس نے بریا کے سر کی قیمت سو ہزار روبل مقرر کی تھی۔ جنرل شدومد سے چھان بین کر رہا ہوگا۔ اس کا پہلا خیال ٹیکسیوں کی طرف جائے گا...... ٹرین اسٹیشن پر پولیس کو بریا کے فوٹو دکھائے جائیں گے کہ وہ نجی گاڑیوں پر نظر رکھیں...... آخر میں کیروف کا خیال بس کی طرف آئے گا۔ تاہم فوری طور پر نہیں۔ اتنی دیر میں بریا کو دور نکلنے کا وقت مل جائے گا۔ وہ ایک خطرناک اور چالاک آدمی تھا، الجھاؤ اور بلف اس کے دو اہم ہتھیار تھے، بریا نے اوورکوٹ میں اصلی فلاسک کو محسوس کیا اور مسکرایا۔
کیروف نقلی فلاسک دریافت کر کے خوش ہوگا۔ اس کا پہلا قدم ہوگا کہ وائرس کنٹینر کو واپس محفوظ جگہ پر پہنچا دیا جائے...... جب تک وہ خود بحفاظت ملک سے نکل چکا ہوگا...... وہ پھر مسکرایا اور کھڑکی سے باہر جھانکا۔
شریمیٹوف ائرپورٹ کے آثار نظر آرہے تھے۔

☆☆☆

متعلقہ افراد سربسکی انسٹی ٹیوٹ پہنچ چکے تھے۔
''کتنی دیر لگے گی؟''
''تیس منٹ۔'' کیروف نے بتایا۔
اسمتھ بے بس تھا۔ تاہم اس کی چھٹی حس اعلان کر رہی تھی کہ وقت ضائع ہو رہا ہے۔ فیڈرل سیکیورٹی سروس کے نئے اسکواڈ کے ایک ایجنٹ کو لے کر کیروف ایلیویٹر کے ذریعے دوسری منزل پر آگیا۔ اسمتھ ہمراہ تھا۔ بائیوٹیم چھٹی منزل پر تھی۔ انسٹی ٹیوٹ کا ڈائریکٹر، دبلا پتلا، پرندے نما آدمی تھا۔ کیروف نے جب اسے بتایا کہ اس کا آفس اب کیروف کی سینٹرل کمانڈ پوسٹ شمار ہوگا تو وہ پلکیں جھپکا تا رہ گیا۔
''ٹیسٹ رزلٹ آتے ہی مجھے فوراً اطلاع کرو۔''
کیروف نے اسے ہدایت کی۔ وہ عجلت زدہ انداز میں باہر نکل گیا۔
کیروف گہری سانس لے کر اسمتھ کی جانب متوجہ ہوا۔ وہ کافی حد تک سنبھل چکا تھا۔ ''جان، جو کچھ ہو چکا ہے اس کے بعد یہ بہتر وقت ہے کہ تم تفصیل سے مجھے بتاؤ کہ تم یہاں کیوں آئے اور تم کس کے لیے کام کر رہے ہو؟''
اسمتھ نے جنرل کے الفاظ کو تولا۔ اسے اندازہ ہو رہا تھا کہ رشینز اسمال پاکس کو نکلنے سے نہیں روک سکیں گے...... وقت تیزی سے بھاگ رہا تھا۔ اسمتھ نے فیصلہ کرنے میں کوئی دشواری محسوس نہیں کی......
''کیا تم میرے لیے محفوظ کمیونیکیشن کا انتظام کر سکتے ہو؟''
کیروف نے ڈیسک کے فون کونسول کی طرف اشارہ کیا...... تمام لائنز محفوظ ہیں...... سیٹلائٹ سے لنک ہیں۔ میں باہر انتظار کرتا ہوں۔''
''نہیں۔'' اسمتھ نے انکار کیا۔ ''تم سنو کیا بات ہوتی ہے۔''
اسمتھ نے نمبر ملایا۔ وہ جانتا تھا کہ کون جواب دے گا۔
''کلین ہیئر۔''
''سر، میں سربسکی انسٹی ٹیوٹ میں ڈائریکٹر کے آفس میں ہوں۔ میجر، جنرل کیروف میرے ساتھ ہیں۔ اب تک کی صورت حال بتا رہا ہوں۔''
''شروع ہو جاؤ۔''
اسمتھ نے دس منٹ میں تمام رام کہانی گوش گزار کر دی اور بتایا کہ ٹیسٹ رزلٹ آنے میں پندرہ منٹ رہ گئے ہیں۔
''اسپیکر آن کر دو۔'' کلین نے ہدایت دی۔
اگلے لمحے کلین کی آواز کمرے میں گونج رہی تھی۔
''جنرل کیروف؟''

''یس؟''

''میرا نام ناتھن کلین ہے۔ میں وہی کام کرتا ہوں جو تمہاری حکومت کے لیے ولیری اینٹانوف کرتا تھا۔ درحقیقت ولیری اور میں ایک دوسرے سے بخوبی واقف تھے۔''

اسمتھ نے دیکھا کہ کیروف کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

''جنرل؟'' کلین کی آواز آئی۔

''یس، میں سن رہا ہوں...... میں...... میں سمجھ گیا...... مسٹر کلین۔'' جنرل ولیری کا نام سن کر بوکھلا گیا تھا۔ ولیری اینٹانوف ایک سائے کا نام تھا، اس کے بارے میں افواہیں تھیں کہ وہ پریذیڈنٹ پورٹرینکو کا سب سے معتبر مشیر تھا۔ وہ کبھی کاؤنسل میٹنگ میں دکھائی نہیں دیا۔ صرف چند ہی لوگ یہ دعویٰ کر سکتے تھے کہ انہوں نے ولیری کو دیکھا ہے، اس کی طاقت اور اثر ناقابلِ تردید تھا...... اور کلین اسے جانتا ہے۔ اس انکشاف میں بہت کچھ پوشیدہ تھا۔

''جنرل۔'' کلین نے کہا۔ ''مزید کسی پیش رفت سے قبل ریاست کے کسی بھی سیکیورٹی ادارے کو بھنک نہیں لگنی چاہیے۔ ایسا ہوا تو دہشت پھیلتے دیر نہیں لگے گی اور جس کا فائدہ بریا اٹھائے گا۔''

''میں اتفاق کرتا ہوں، مسٹر کلین۔''

''پلیز، مجھے بتاؤ کہ ہم کیا مدد کر سکتے ہیں؟''

''میں اس پیشکش کی قدر کرتا ہوں۔'' کیروف نے ایمانداری سے کہا۔ ''لیکن تاحال یہ رشیا کا اندرونی معاملہ ہے۔''

''تمہارے ذہن میں ہماری جانب تیار رہنے کے لیے کوئی تجویز؟''

کیروف نے اسمتھ کی جانب دیکھا۔ ''نو سر.. فی الوقت نہیں۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔

کیروف دوسری لائن کی طرف متوجہ ہوا۔ اس نے روسی زبان میں مختصر بات کی اور پُرتشویش نظروں سے اسمتھ کی طرف دیکھا۔

''فلاسک میں سے چائے برآمد ہوئی ہے۔'' اس نے اعلان کیا۔

کلین نے بھی بُری خبر سن لی۔

''بریا نے فلاسک تبدیل کر دیے تھے۔ اسی لیے اسے زہر دیا گیا۔ بریا چاہتا تھا کہ ہم اس خوش فہمی میں رہیں کہ ہم نے چور کو وائرس کے ساتھ بروقت پکڑ لیا ہے۔'' اسمتھ نے کہا۔

''یعنی بریا خود اسمال پاکس رشیا سے باہر لے جائے گا۔''

کلین خاموشی سے سن رہا تھا۔

''اس وقت اسے شریمیٹوف ائرپورٹ کے قریب ہونا چاہیے...... جتنا وقت وہ حاصل کر چکا ہے، منطقی اعتبار سے وہ وہیں سے پرواز کرے گا۔ اسمال پاکس کے ساتھ کمرشل ائرلائن پر دیوانگی ہے...... خدا جانے وہ کہاں اترے؟''

''کیا ہم بروقت وہاں پہنچ سکتے ہیں یا وہاں سیکیورٹی کو مطلع کریں؟''

''نہیں۔'' کلین کی آواز آئی۔ ''آخری بہترین قدم یہ ہوگا کہ فوراً ائرپوٹ بند کر دیا جائے۔''

''میں صدر سے بات کرتا ہوں۔''

''فوراً...... جتنی جلدی ہو سکے۔''

اسمتھ نے کلین کی آواز میں خفیف سا اضطراب محسوس کیا۔

☆☆☆

بریا انٹرنیشنل ٹرمینل میں تھا۔ اسے کوئی غیر معمولی سرگرمی نظر نہیں آئی۔ وہ ڈیوٹی فری شاپس اور گفٹ شاپس کی طرف چل پڑا۔ تاہم وہ ماحول سے بے خبر نہیں تھا۔ فلائٹ کا وقت سر پر تھا۔ وہ ایک دکان پر شیشے کے دوسری جانب پرفیوم اور سگار کا ڈبے دیکھ رہا تھا۔ لیکن درحقیقت وہاں وہ کسی کے انتظار میں کھڑا تھا......

دفعتاً اس کا انتظار ختم ہو گیا۔ مسافروں میں اسے گول کھوپڑی کا چکنا چاند نظر آیا۔ چاند کا فاصلہ کم ہوا تو بریا نے دوسری شناخت دیکھی...... دو انڈے نما ابھری ہوئی آنکھیں اور پھولے ہوئے گال۔ ایڈم ٹریلور۔ ٹریلور کے تاثرات میں عجلت اور بے چینی کے ساتھ پریشانی بھی تھی۔

''ڈیوڈ۔'' بریا نے نرمی سے کوڈ نیم پکارا۔ کوڈ نیم سن کر ٹریلور مزید بدحواس ہو گیا اور متلاشی نظروں سے اطراف میں دیکھا، کسی نے اس کی کہنی کو چھوا۔

''ڈیوڈ، میں سمجھا کہ میں نے تمہیں کھو دیا ہے۔''

ٹریلور پلک جھپکائے بغیر سیاہ آنکھوں والے دراز قامت کو گھور رہا تھا جس کے پتلے ہونٹوں کی باریک مسکراہٹ دھاری دار بلیڈ کے مانند تھی۔

''تم دیر سے آئے ہو۔'' ٹریلور نے کہا۔

''میں تمہارا انتظار کر رہا تھا۔'' بریا نے اس کا بازو پکڑا اور بار کاؤنٹر پر لے آیا۔ وہ اسے لے کر کاؤنٹر کے

کونے پر بیٹھ گیا۔
''لیموں اور سنگترہ......'' بریا نے گنگناتے ہوئے کہا۔
ایک لمحے کے لیے ٹریلور کا ذہن خالی ہو گیا۔ وہ فقرہ مکمل کرنے کے لیے الفاظ یاد کر رہا تھا۔ بریا سوالیہ نظروں سے ہونق زدہ ٹریلور کو تک رہا تھا۔
''......شاید ایک ہی نسل سے تعلق رکھتے ہیں۔''
بریا مسکرانے لگا۔ ''لاؤ مشروب نکالو۔'' ٹریلور نے چھوٹا سا چرمی بیگ نکالا اور کاؤنٹر پر رکھ دیا۔ اس میں سے برانڈی کی بوتل نکالی...... بریا نے بوتل کھول کر اس طرح منہ سے لگائی جیسے گھونٹ بھر رہا ہو، پھر بوتل واپس ٹریلور کو پکڑا دی۔ اس نے بھی بریا کی نقل کی اور عین اسی وقت بریا نے فلاسک نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیا۔
''مسکراؤ۔'' اس نے بول چال کا انداز اپنایا۔ ''ہم دو دوست ہیں، جو ڈرنک شیئر کر رہے ہیں......'' بریا نے فلاسک کھولنا شروع کیا تو ٹریلور کی آنکھیں مزید اُبل پڑیں۔
''ہم میں سے ایک نے روانہ ہونا ہے اس لیے ہم ڈرنک ختم نہیں کر سکیں گے۔ چنانچہ دوران سفر لطف اندوز ہونے کے لیے میں تھوڑی سی برانڈی تمہیں دے رہا ہوں...... اندر بالائی حصے کے نیچے تمہاری مطلوبہ شے ہے......اسے اندر سے خصوصی طور پر ڈیزائن کیا گیا ہے۔ اوپر برانڈی ہوگی۔ اب اگر انسپکٹر چیک کرنے کے لیے اسے کھولے گا تو اسے برانڈی کی مہک آئے گی۔'' بریا نے اسٹول پیچھے کیا اور کھڑا ہو گیا۔ ''سفر کے مزے لو۔'' اس نے ٹریلور کو آنکھ ماری۔ ''اور بھول جاؤ کہ تم نے مجھے کہیں دیکھا تھا۔''

☆☆☆

کچھ دیر بعد ایڈم ٹریلور میٹل ڈیٹیکٹر سے گزر رہا تھا۔ اسکینر نے سلنڈر نما شے کی نشاندہی کر دی...... گارڈ امریکی کو روک کر ایک طرف لے گیا۔ دوسرے گارڈ نے بیگ کھولا اور فلاسک باہر نکالا۔ ٹریلور کا دل تیزی سے دھڑک رہا تھا۔ تاہم وہ خاموش رہا۔
اس نے مسکرا کر فلاسک بند کیا اور ٹریلور کو واپس کر دیا، ساتھ ہی مشورے سے نوازا...... ''بہت ٹھنڈی ہے، مزہ آتا اگر کچھ گرم ہوتی۔''
جواباً ٹریلور بھی مسکرایا۔ اسی وقت ملیشیا کی ٹیم نے انٹرنیشنل ٹرمینل پر دھاوا بولا۔ جب تک ٹریلور طیارے میں اپنی فرسٹ کلاس نشست سنبھال چکا تھا...... امریکن ائرلائن 767 کو گیٹ سے واپس لایا جا رہا تھا اور سیکیورٹی والے نگراں کیمروں کے ٹیپ پر بریا کو تلاش کر رہے تھے۔
امریکن ائرلائن 1710 لندن سے ہوتی ہوئی براہ راست واشنگٹن ڈولس انٹرنیشنل ائرپورٹ کے لیے روانہ ہو رہی تھی۔ وہ ائرفرانس ائربس کے پیچھے دوسرے نمبر پر تھی...... ائرلائن 767 نکل نہیں پائی تھی۔ وزیر دفاع کی کال فلائٹ ڈائریکٹر کے پاس کنٹرول روم میں پہنچی تو 1710 کو گو (GO) کا اشارہ مل چکا تھا۔
کال سنتے ہی ڈائریکٹر، لاؤڈ اسپیکر میں حلق کے بل دہاڑا۔ ''ہر چیز روک دو...... بند کر دو...... شٹ ڈاؤن!'' بائیس .... چہروں کو کرنٹ لگا۔ وہ حیرت سے ڈائریکٹر کو دیکھ رہے تھے جیسے وہ پاگل ہو گیا ہو۔
''کیا بند کر دو؟'' ایک کنٹرولر کا منہ کھلا ہوا تھا۔
''بہرے ہو......ائرپورٹ، مکمل ائرپورٹ!''
''سب کچھ؟''
''ہاں! کوئی چیز زمین سے فضا میں نہ جائے۔'' فلائٹ ڈائریکٹر نے میز پر گھونسا مارا۔
ٹاور کا ماحول یکسر بدل گیا۔ تمام سرگرمیاں ''فل اسٹاپ'' کے پیغام پر مرکوز ہو گئیں۔ کچھ طیارے فعال رن وے پر پوزیشن لینے کے لیے ٹیکسی کر رہے تھے چند اپرن میں منتظر تھے۔ کسی کے ذہن میں ٹیک آف کرنے والے طیاروں کا خیال تک نہ تھا...... جب خیال آیا تو امریکن 1710، ماسکو کی فضاؤں میں تھا۔ بلندی چھتیس ہزار فٹ تھی۔

ورجینیا، یو۔ ایس۔ اے

رشیا اور امریکا کے اوقات کی تفریق کے باعث امریکا کی مشرقی ساحلی پٹی پر آدھی رات کا وقت تھا۔ انتھونی پرائس، ورجینیا کے فورٹ بلوائر کے شمالی گارڈ ہاؤس میں داخل ہوا۔ کمپیوٹر نے جزئیات چیک کیں اور وہ ڈرائیو وے میں آگے بڑھ گیا۔ اس کا رخ جنرل رچرڈسن کی رہائش گاہ کی جانب تھا۔ توقع کے مطابق تیسری منزل کی بتیاں روشن تھیں۔
رچرڈسن اپنی اسٹڈی میں تھا۔ NSA (نیشنل سیکیورٹی ایجنسی) کے ڈپٹی ڈائریکٹر کو دیکھ کر جنرل رچرڈسن نے کھڑے ہو کر کافی ٹرے کی طرف اشارہ کیا۔
''معذرت خواہ ہوں، اس وقت تمہیں بستر سے نکالنا پڑا۔ لیکن میری خواہش تھی کہ تم اپنی آنکھوں سے دیکھ لو۔'' رچرڈسن نے پرائس سے کہا۔ پرائس رات میں شاذ ہی چار

گھنٹے سے زیادہ نیند لیتا تھا۔ کافی لے کر اس نے رخ پھیرا اور کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہو گیا۔

''لارا ٹیلون کی جانب سے تازہ پیغام۔''

پرائس نے ابتدائی چند جملے پڑھے اور نظر اٹھائی۔

''یعنی بائیو پرٹ میں تمام کام منصوبے کے مطابق ہے۔ مسئلہ کیا ہے؟''

''پورا پیغام پڑھو۔'' رچرڈسن نے اشارہ کیا۔ پرائس نے اسکرین کی جانب دیکھا۔ اس کی آنکھیں سکڑ گئیں۔

''جان اسمتھ؟ یہ مردود ماسکو میں کیا کر رہا ہے؟''

''لارا کے مطابق وہ ہمارے منصوبے میں ٹانگ اڑا رہا ہے۔''

''یہ کیونکر ممکن ہے؟'' پرائس بڑبڑایا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ اس نے کیروف کو عین وقت پر چوکنا کر دیا تھا۔''

''لیکن بریا اور ٹریلو تو نکل چلے ہیں......؟''

رچرڈسن نے آنکھوں کو مسلا۔ ''اسی لیے تمہیں بلایا ہے۔ ان دونوں کے نکل جانے پر لارا کا پیغام آنا چاہیے تھا۔ جو نہیں آیا...... یہ دیکھو۔'' اس نے کی بورڈ پر انگلیاں چلائیں۔ CNN کی تازہ خبریں سامنے آ گئیں۔ ماسکو ٹرین اسٹیشن پر کسی گڑبڑ کے نتیجے میں گولیاں چلی ہیں۔ تفصیلات مبہم ہیں اس لیے صحیح اندازہ لگانا مشکل ہے لیکن لارا کہاں غائب ہے؟''

''لارا کو مردہ سمجھو۔'' پرائس نے سپاٹ لہجے میں کہا۔ ''روسیوں نے اصل خبر نکلنے نہیں دی۔''

''اگر اسے اٹھا لیا ہے...... اگر وہ کیروف کے پاس ہوئی؟''

''ناممکن۔ لارا پروفیشنل ہے۔ وہ زندہ ہاتھ آنے والی نہیں...... وہ جانتی ہے کہ ایسے معاملات میں زندہ گرفت میں آنے کا مطلب کیا ہوتا ہے؟'' پرائس نے اسکرین کی طرف اشارہ کیا۔ ''کم از کم پانچ لاشیں ہیں۔ سب سیکیورٹی والے ہیں۔ میں آگاہ ہوں کہ بریا بہت اچھا ہے...... لیکن پانچوں کو گرانے کے لیے اسے مدد لینی پڑی ہوگی، جبکہ وہاں صرف پانچ نہیں ہوں گے...... میرا خیال ہے کہ لارا کو مداخلت کرنی پڑی۔'' دونوں خاموش ہو گئے۔ کچھ دیر بعد وہ گویا ہوا۔

''بظاہر بریا صاف نکل گیا ہے۔ لیکن مسئلہ پھر بھی ہے۔ کیروف اور اسمتھ، لارا کی مصروفیات، رابطے...... وغیرہ کی چھان بین کریں گے۔ اگر انہیں کوئی کلیو مل گیا؟''

''لارا اتنی کچی ہوتی تو کیروف کی خوابگاہ میں نہ پہنچ پاتی اور نہ اس کی نائب ہوتی۔ بالفرض محال کوئی اشارہ ملتا بھی ہے تو اس میں کافی وقت ضائع ہوگا۔ یہ اتنا آسان نہیں۔ ویسے بھی ترجیحات یہ نہیں ہیں...... یہ بعد کی باتیں ہیں۔ بریا اور اسمال پاکس اس وقت اولین اور سنگین ترین مسئلہ ہے...... ان کی ساری توانائی اس پر خرچ ہوگی۔ اگر ہم لارا کی اطلاع کے بعد پلان تبدیل نہ کرتے تو معاملہ بُری طرح الجھ جاتا۔ میرا خیال ہے کہ ہم کامیاب ہو چکے ہیں...... بس اطلاع ملنے کی دیر ہے۔''

''اسمتھ کا کیا ہوگا؟'' رچرڈسن نے استفسار کیا۔ جنرل کی بے چینی ختم نہیں ہو رہی تھی۔

''اس کا تعلق آرمی سے ہے۔ تم جانچ پڑتال کرو۔ کوئی اسرار ہے...... آخر وہ کس کے لیے کام کر رہا ہے۔ یوں معلوم ہوتا ہے کہ اس کے اچھے خاصے رابطے ہیں۔ پہلے وہ وینس میں نمودار ہوا اور اب روس میں ہے۔ CIA کی انڈر کور ایجنٹ رینڈی رسل ماسکو میں ہے۔ میں نہیں سمجھتا کہ وہ رینڈی کے لیے سات ہزار میل کا سفر طے کر کے وہاں پہنچا ہے...... اسمتھ کی ٹانگیں کاٹنے سے پہلے یہ جاننا ضروری ہو گیا ہے کہ اس کے باس کا پتا چلایا جائے جو آرڈر جاری کر رہا ہے۔''

☆☆☆

رینڈی رسل الارم سسٹم ڈی ایکٹیویٹ کر کے اندر داخل ہوئی۔ فوراً ہی زمین نے اس کے قدم پکڑ لیے۔ اسے احساس ہوا کہ وہ اکیلی نہیں ہے...... وہاں کوئی اور بھی تھا۔ حالانکہ سیکیورٹی سسٹم نے کسی مداخلت کا اشارہ نہیں دیا تھا۔ رینڈی نے ناک سکیڑی، مخصوص تمباکو کی مدھم خوشبو اس کی قوتِ شامہ سے ٹکرائی۔

''ساشا، تم ہو؟'' اس نے پکارا۔

''میں اِدھر ہوں، رینڈی۔'' ایک آواز آئی۔

رینڈی نے ٹھنڈی سانس بھری۔ ''اِدھر، کدھر؟''

''فائل روم۔'' جواب آیا۔

''شیطان!'' رینڈی آفس کے پیچھے فائل روم میں چلی گئی۔ یہ کافی بڑا کمرا تھا جہاں جدید کمپیوٹر اور اس کے لوازمات موجود تھے۔ ساشا ربلو، جاپانی الیکٹرونک کمپنی کی خفیہ فائلز سے نیا وڈیو گیم ڈاؤن لوڈ کرنے میں مگن تھا۔

''ساشا، میں نے تمہیں پہلے بھی تنبیہ کی تھی۔ تم باز نہیں آؤ گے۔'' رینڈی نے آواز میں درشتگی پیدا کرنے کی کوشش کی۔ ساشا سترہ سال کا دبلا پتلا لڑکا تھا۔ بالوں میں سرخی کے ساتھ نارنجی رنگ کا امتزاج تھا۔ قد لمبا اور آنکھیں سبز رنگت کی

حائل تھیں......وہ روس کا ایک گمنام کمپیوٹر جینئس تھا۔

ماسکو یونیورسٹی کے طلبا کے لیے بے ڈیجیٹل نے ایک سیمینار کی میزبانی کی تھی۔ وہیں ساشا نامی نابغہ رینڈی سے ٹکرایا تھا۔ رینڈی اس کی طرف اس لیے متوجہ نہیں ہوئی تھی کہ وہاں وہ سب سے کم عمر تھا بلکہ رینڈی کی دلچسپی وہ لیپ ٹاپ تھا جسے ساشا خاموشی سے استعمال کررہا تھا۔ وہ ہیکنگ کے دوران رشین سینٹرل بینک کے مین فریم میں گھسا ہوا تھا۔ رینڈی دنگ رہ گئی۔ ساشا بینک کے سونے کے ذخائر کی سطح چیک کررہا تھا۔

رینڈی ایک منٹ میں سمجھ گئی کہ وہ ایک ناقابلِ یقین نابغہ روزگار کو دریافت کربیٹھی ہے۔ اس نے بہ آسانی لڑکے کو چیز برگر اور کوک کی دعوت قبول کرنے پر آمادہ کرلیا۔

دورانِ گفتگو نئے انکشافات ہوتے رہے۔ ساشا ماسکو سب وے کنڈیکٹر کا بیٹا تھا۔ رینڈی کی حیرانگی کی حدود وہاں تمام ہوگئیں، جب اسے معلوم ہوا کہ ساشا کا بلند تر آئی کیو مروجہ طریقہ کار کی گرفت سے باہر ہے۔ وہ ایک ایسا ہیرا تھا جسے قدرت نے خود تراشا تھا۔ اس کی یادداشت غضب کی تھی۔ بیوروکریسی کو ہائی اسکول سسٹم کے ہونہار طلبا سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ خود ساشا کو اپنی اصل قدر کا اندازہ نہ تھا۔

رینڈی نے اس کی فیملی سے بات کرکے ساشا کو بے ڈیجیٹل میں کام کرنے پر آمادہ کرلیا۔ وہ ہر روز چند گھنٹے وہاں گزارتا تھا۔ تاہم رینڈی نے اس پر کسی قسم کی پابندی نہیں لگائی تھی۔ دونوں آپس میں بے تکلف ہوتے گئے۔ رینڈی نے ساشا کو چند جدید ترین سوفٹ ویئرز اور ٹیکنالوجی تک رسائی دے دی۔ تاہم اس نے لڑکے سے وعدہ لیا تھا کہ وہ ان کا غلط استعمال نہیں کرے گا۔ ساشا ایسی اطلاعات بھی رینڈی تک پہنچانے کی کوشش کرتا، جن کی رینڈی کو ضرورت نہیں تھی۔ ساشا کو مزہ آتا تھا......اس کا مشغلہ ٹھہرا......شوق تھا......وہ اپنے طور پر نت نئی معلومات بطور تحفہ رینڈی کو پیش کرتا تھا۔

”اوکے۔ کیا خاص بات تھی کہ تم نے میرا آنے کا انتظار بھی نہیں کیا؟“

”ریل روڈ اسٹیشن شوٹنگ۔“

”وہ فلم شوٹنگ؟“ رینڈی مسکرائی۔

”ڈز......ڈز......“ ساشا نے ہاتھ سے گن کا اشارہ کیا۔

”راستے میں، میں نے خبر سنی تھی۔ کیا خاص بات ہے؟“

ساشا کی انگلیاں کی بورڈ پر تھرک رہی تھیں۔ ”وہ کہہ رہے ہیں کہ یہ چیچن باغی تھے۔“

”تو کیا ہوا؟“ رینڈی نے دریافت کیا۔

”تو ماسکو ایئرپورٹ کیوں بند کیا گیا؟“

رینڈی نے اس کے شانے پر سے جھک کر اسکرین پر نظر ڈالی۔ ساشا فیڈرل سیکیورٹی سروس کے مین فریم کو ہیک کرچکا تھا۔ وہ شریمیٹوف ایئرپورٹ کی ٹریفک کا جائزہ لے رہا تھا۔ ”چیچن حملہ آور نے ایئرپورٹ کو نشانہ بنایا ہے۔“ اس نے مشکوک انداز میں کہا۔ ”میرا نہیں خیال کہ ایسا ہے کوئی اس سے بڑی بات ہے، رینڈی......جسے FSS والے منظرِ عام پر نہیں آنے دے رہے۔“

رینڈی کچھ سوچ کر بولی۔ ”لنک بند کردو۔“

”کیوں؟ میں بیک وقت پانچ کٹ آؤٹس استعمال کررہا ہوں۔ اگر FSS والوں کو شک بھی ہوگیا تو وہ یہی سمجھیں گے کہ کسی نے بمبئی سے مین فریم کو ہیک کیا ہے۔“

”ساشا......“

”اوکے، اوکے۔“ اس نے لیپ ٹاپ بند کردیا۔ ”رینڈی پریشان ہونے کی بات نہیں ہے، کٹ آؤٹ......“

”کٹ آؤٹ کو چھوڑو۔ میں سوچ رہی ہوں کہ ایئرپورٹ کو شٹ ڈاؤن کیوں کیا گیا۔ یہ ایک ایمرجنسی معلوم ہوتی ہے۔“

☆☆☆

کسی بڑے ایئرپورٹ کو اچانک بند کردینا، سازوسامان کی نقل وحرکت کے نقطۂ نظر سے ایک بھیانک خواب ہوتا ہے۔ اگرچہ مسافروں کو بھی دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے......کیروف اور اسمتھ وہاں پہنچے تو پانچ سو مسافر وجوہات تلاش کرتے پھر رہے تھے جبکہ عملے کے پاس کوئی معقول جواب نہیں تھا۔ مسلح ملیشیا نے پوزیشن لے لی تھی۔ گویا مسافر قیدی بن کررہ گئے تھے۔ دکانوں، اسٹاک روم، کارگو ایریا، لاؤنجز......وغیرہ ہر جگہ کی تلاشی لی جارہی تھی۔ افواہیں زوروں پر تھیں اور مسافروں کا غصہ بڑھتا جارہا تھا جو انٹرنیشنل ٹرمینل میں پھنسے ہوئے تھے، انہیں غصے سے زیادہ خوف و ہراس نے گھیرا ہوا تھا۔

”بریا کو ٹیپ پر دیکھا گیا ہے۔“ اطلاع ملتے ہی کیروف نے اسمتھ کو بتایا۔ دونوں راستہ بناتے ہوئے سیکیورٹی کمانڈ پوسٹ کی جانب بڑھے......کمرا بڑے سے ٹیلی ویژن اسٹوڈیو کا منظر پیش کررہا تھا۔ چھ ٹیکنیشن بیس فٹ کے کنسول کے سامنے ایستادہ تھے......کنسول نوے عدد

کیمروں کا احاطہ کررہا تھا۔ کیمروں میں ٹائمرز لگے تھے۔ کیمرے ریموٹ کنٹرول کے ذریعے آپریٹ کیے جاتے تھے...... ٹیکنیشن نے ایک مخصوص جگہ کو فوکس کیا ہوا تھا۔

''کیا ہے؟'' کیروف نے غور کیا۔ ٹیکنیشن نے کھانے پینے کے کاؤنٹر پر کونے میں اشارہ کیا۔ دونوں نے کونے کے مخصوص مانیٹر کو دیکھا۔

''شبہ مدھم ہے لیکن لگتا ہے کہ وہی ہے۔'' اسمتھ نے کہا۔ کیروف نے قریب ہوکے آنکھیں سکیڑیں۔

''ٹھیک ہے، وہی ہے۔''

''کیا خیال ہے...... وہ اپنے ساتھ کھڑے آدمی سے بات نہیں کررہا؟'' اسمتھ نے استفسار کیا۔

''کیا تم امیج کو واضح کر سکتے ہو؟'' کیروف نے ڈائریکٹر سے سوال کیا۔ اس نے نفی میں سر ہلایا۔

''میں پہلے ہی انتہائی سطح تک کلیئر کر چکا ہوں۔ مزید صاف کیا جاسکتا ہے لیکن ہمارے پاس مطلوبہ آلات نہیں ہیں۔''

اسمتھ، کیروف کو ایک طرف لے گیا۔ ''جنرل، بریا ہمارا اولین ٹارگٹ ہے لیکن یہ جاننا ضروری ہے کہ اس کے ساتھ کون ہے؟''

کیروف نے اسکرین پر غیر واضح چہروں کی طرف دیکھا۔ ''روشنی بھی چہروں پر اس زاویے سے گر رہی ہے کہ مشکل ہوگیا ہے۔ ہمارے پاس جدید سوفٹ ویئر نہیں ہے۔''

اسمتھ نے پیشانی مسلی۔ ''تم بریا کو سب سے بہتر جانتے ہو۔ کیا اس نے کبھی پارٹنر کے ساتھ بھی کام کیا ہے؟''

''کبھی نہیں۔ بریا ہمیشہ اکیلا کام کرتا ہے......''

اسمتھ دھندلے چہروں کو گھور رہا تھا۔ وہ مطمئن نہیں تھا۔ بریا اب تک ہر بار ان سے ایک قدم آگے رہا تھا......

''جنرل یہ ٹیپ مجھے چاہیے...... شاید میں اسے واضح کرلوں۔''

''ایمبیسی میں؟''

''ہاں، اور مجھے لارا کا لیپ ٹاپ اور سیل فون بھی چاہیے۔''

''مل جائے گا۔''

''آخری سوال......'' اسمتھ کی آواز میں سنسنی تھی۔ ''یہ ممکن ہے کہ بریا ٹرمینل میں نہ ہو؟'' اسمتھ کا نکتہ سمجھ کر کیروف کی آنکھیں پھیل گئیں۔

''شٹ ڈاؤن سے قبل کون سی پروازیں نکل گئی تھیں اور ان کی منزل کے بارے میں بتاؤ۔'' کیروف نے ڈائریکٹر کو مخاطب کیا۔

ڈائریکٹر نے ڈپارچر شیڈول فراہم کیا...... سوئس ائر 101، ائر فرانس 612، امریکن 1710، بریا ان میں سے کسی پر بھی ہوسکتا ہے...... کیروف نے جیٹ وے کے کیمروں اور تینوں فلائٹس کا ریکارڈ طلب کیا......

''یہ ممکن ہے کہ بریا تین میں سے کسی فلائٹ پر ہو...... جان، اس کے برعکس ایک غیر متوقع امکان بھی موجود ہے کہ وہ ائرپورٹ سے نکل گیا ہو اور ابھی شہر میں ہی ہو۔''

اسمتھ کو ادراک تھا کہ کیروف کیا کہنا چاہ رہا ہے۔ تین طیارے فضا میں تھے...... تینوں میں مجموعی طور پر ایک ہزار مسافر تھے۔ جو مغربی یورپ جا رہے تھے اگر بریا کسی ایک پر تھا تو اسمتھ بین الاقوامی سطح پر کیا اقدامات اٹھا سکتا تھا؟

''اور اگر صورتِ حال الٹ گئی۔'' اسمتھ نے جنرل سے پوچھا۔ ''منزل پیرس، لندن اور زیورچ میں سے کوئی بھی نہیں ہے...... بلکہ ماسکو ہے تو تم اس غیر متوقع صورتِ حال کے لیے کیا کر سکتے ہو؟''

کیروف نے اسمتھ کی آنکھوں میں دیکھا اور سر ہلا کر فون کی طرف بڑھ گیا۔

☆☆☆

کیروف حقیقت کے قریب تر ہو چلا تھا کہ بریا ائرپورٹ سے نکل گیا ہے اور شہر میں ہے...... لیکن وہ زیادہ دیر ماسکو میں نہیں رکے گا...... اُدھر بریا ائرپورٹ سے نکل کر شٹل بس کے ذریعے براہِ راست ماسکو کے مرکزی بس ڈپو پر اترا۔ کاؤنٹر پر آکر اس نے سینٹ پیٹس برگ کا ون وے ٹکٹ لیا...... بیس منٹ کے بعد بس روانہ ہوگئی۔

☆☆☆

جیٹ وے کے ٹیپ دیکھنے میں کیروف اور اسمتھ نے تیس منٹ لیے۔ تین فلائٹس پر جو مسافر روانہ ہوئے تھے، ٹیپ میں ان کی شناخت تقریباً ناممکن تھی۔ محض شک کیا جاسکتا تھا۔

''پہلا جہاز سوئس ائر 101/ایک سو ایک، دو گھنٹے بعد زیورچ پہنچے گا۔'' اسمتھ نے گھڑی دیکھی۔

''ہمیں کالز کردینی چاہئیں۔'' کیروف نے فیصلہ سنا دیا۔

1980ء کی دہائی دہشت گردی کا سنہرا دور تھا...... نتیجے میں اس بلا سے نمٹنے کے لیے پلان بنائے گئے۔ ہائی جیکنگ بھی اس میں شامل تھی۔ ایریل ہائی جیکرز اپنے ساتھ دھماکا خیز مواد رکھتے تھے...... ان سے نمٹنے کے لیے الگ

منصوبہ بندی کی گئی۔ دوسرا خطرہ کیمیائی ہتھیاروں کا تھا۔ اس کے لیے بھی مخصوص منصوبہ زیرِ عمل رہا۔

کیروف نے بیک وقت سوئس انٹرنل سیکیورٹی، انگلش M15 (ایم آئی فائیو)، فرنچ ڈوزیم (ڈوزی۔ایم) (Deuxieme) کو رابطے میں لیا۔ تینوں خفیہ ایجنسیاں لائن پر آئیں تو اس نے اسمتھ کو اشارہ کیا جو کلین سے بات کررہا تھا...... اس نے کانفرنس کال کے ذریعے کلین کو شامل کرلیا۔ متعلقین بے خبر تھے کہ امریکی گفتگو سن رہے ہیں۔

''جنٹل مین۔'' کیروف نے آغاز کیا۔ ''ہم چاروں کو ایک بحران کا سامنا ہے۔'' اس نے پس منظر کی تفصیل میں جائے بغیر اپنے سامعین کو بتایا کہ کیا ہوسکتا ہے...... کس کے پاس کتنا وقت ہے اور کیا کرنا چاہیے......

''تم نے امکان کی بات کی۔ کیا یہ ممکن ہے کہ بریا کی موجودگی کی تصدیق ہوسکے؟'' فرنچ ایجنسی کی طرف سے سوال اٹھا۔

''میری شدید آرزو ہے...... لیکن اگلے دو گھنٹوں میں جب تک میں اسے گرفت میں نہیں لیتا...... ہم فلائٹ پر اس کی موجودگی کے مفروضوں پر کام کرنے کے لیے مجبور ہیں۔'' کیروف نے جواب دیا۔

''اس کی فائل کہاں ہے؟'' ایم آئی فائیو نے استفسار کیا۔

''تفصیل محفوظ ای میل کے ذریعے بھیج دی گئی ہے۔''

''کیا بریا جانتا تھا کہ تم اس کے پیچھے ایئرپورٹ آرہے ہو؟'' سوئس ایجنسی کی طرف سے سوال آیا۔

''یہ ممکن ہے۔''

''کیا اس بات کا امکان ہے کہ وہ فضا میں کیمیائی ہتھیار استعمال کرے؟''

''وہ کوریئر ہے۔ دہشت گرد نہیں...... اس کا مالی فائدہ اس میں ہے کہ وہ وائرس کو منزل تک پہنچادے۔''

تینوں ایجنسیاں آپس میں صورتِ حال پر مشورہ کرنے لگیں۔ بظاہر جو بحران ان کی جانب بڑھ رہا تھا، اس سے نمٹنے کے لیے چوائس زیادہ نہیں تھی۔

''پہلی فلائٹ ہماری زمین پر اترے گی۔ لہٰذا کھیل یہاں سے شروع ہوگا۔'' سوئس ایجنسی نے کہا۔ ''ہم اسے ایک موثر دہشت گردی کے طور پر برتیں گے۔ اگر بریا جہاز پر ہوا تو ہماری بھرپور کوشش ہوگی کہ کوئی اشتعال یا تشدد نہ ہو...... ہمارا ٹارگٹ اسمال پاکس ہے۔ متعلقہ ٹیم اور ضروری سازوسامان موجود ہوگا۔ تاکہ وائرس پھیلنے کی صورت میں اسے محدود رکھا جاسکے لیکن اگر وہ جہاز پر نہ ہوا تو ہم فوری طور پر دوسروں کو مطلع کردیں گے۔''

فرنچ ایجنسی کے آدمی نے کہا۔ ''ایئر فرانس، پچھتر منٹ بعد پیرس میں پہنچے گی۔'' انہوں نے اپنی حکمتِ عملی کی وضاحت کی۔

''میں تجویز دوں گا کہ ہمیں ایک اوپن لائن تخلیق کرنی پڑے گی جس کی مدد سے ہم لحہ بہ لحہ ایک دوسرے سے باخبر رہیں گے۔ یہ تین ایجنسیوں کے درمیان ہاٹ لائن ہوگی۔'' ایم آئی فائیو نے مشورہ دیا۔

''میں یاد کرادوں کہ لندن پہنچنے والی فلائٹ امریکن ہے۔ ضروری ہے کہ میں امریکی سفیر کو اعتماد میں لوں۔'' کیروف بولا۔

کسی نے اعتراض نہیں کیا۔

کچھ دیر بعد صرف کلین لائن پر رہ گیا۔ اسمتھ، کیروف کے ساتھ تھا۔ ''جان، تم واپس آرہے ہو؟'' کلین کی آواز سنائی دی۔

''ایک تجویز ہے سر؟''

''کہو۔''

''مجھے میدانِ جنگ میں رہنا چاہیے۔ اگر کیروف مجھے سواری مہیا کرتا ہے تو میں یورپ کی فضاؤں میں رہوں گا۔ قبل اس کے کہ سوئس فلائٹ زمین کو چھوتی ہے۔ میں براہِ راست صورتِ حال کا جائزہ لیتے ہوئے لائیو رپورٹ دیتا رہوں گا...... ضروری ہوا تو جائے واردات پر اتر جاؤں گا۔''

''جنرل کا کیا خیال ہے؟''

''خیال بُرا نہیں ہے۔'' کیروف نے جواب دیا۔

''سر، روس کے علاوہ میں یورپ کی فضاؤں میں رہوں گا اس لیے بظاہر کوئی مسئلہ نہیں ہے۔ تاہم آپ میری لوکیشن کے مطابق متعلقہ حکومتوں کو باخبر رکھیے گا۔ کوئی مناسب بہانہ کیا جاسکتا ہے۔ شاید مجھے جرمنی کی فضائی حدود سے بھی گزرنا پڑے......''

''اطمینان رکھو۔'' کلین نے یقین دہانی کرائی۔

☆☆☆

''کیا یہ اتفاق ہے کہ میں توقع کررہی تھی کہ آج تم آؤ گے؟'' رینڈی رسل نے اظہارِ حیرت کیا۔

اسمتھ مسکرایا۔ ''ضروری بات ہے...... وہ تمہارا سرخ بالوں والا جادوگر لڑکا کہاں ہے؟''

''خیریت؟''

''آفس میں چلو۔''

اسمتھ نے وڈیو ٹیپس...... لارا کا لیپ ٹاپ اور سیل فون برآمد کرتے ہوئے مدعا بیان کیا...... جتنا وہ بتا سکتا تھا، اتنا ہی بتایا۔

''تم نے ائر پورٹ کی خبر تو سنی ہوگی؟''

''ہاں، نامعلوم وجوہات کی بنا پر اسے بند کیا گیا ہے۔''

''انہیں ایک آدمی کی تلاش ہے...... ہمارے لیے بھی انتہائی ضروری ہے کہ ہم اسے پکڑ لیں۔''

''یہ کس لیے؟'' رینڈی نے لیپ ٹاپ اور سیل فون کی طرف اشارہ کیا۔

''ریلوے اسٹیشن کے خون خرابے اور ائر پورٹ کی بندش کا آپس میں تعلق ہے۔ دو ملکوں کے سازشی عناصر کے درمیان رابطہ کاری کے بعد ایسا ہوا ہے...... سیل فون سے شاید کچھ نہ ملے۔ لیکن لیپ ٹاپ سے ای میلو کی شکل میں کچھ نہ کچھ مل سکتا ہے...... شاید۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔

''یہ پوچھنا بے معنی ہے کہ سازش اعلیٰ سطح پر ہے اور سازشی عناصر پیشہ ور ہیں...... لہٰذا کچھ ملا بھی تو وہ کوڈ ہوگا۔ کوڈ یا انکرپشن کو توڑنے میں کچھ وقت صرف ہوگا...... کتنا؟ یہ ساشا کی کھوپڑی پر منحصر ہے۔ البتہ اگر کچھ ہوا تو وہ یقیناً کر لے گا اور ٹیپ بھی صاف کر دے گا۔''

''بہت خوب...... تقریباً ایک گھنٹے میں، میں ماسکو چھوڑ دوں گا۔ میرا خفیہ نمبر تمہارے پاس ہے۔ جیسے ہی کوئی کامیابی حاصل ہو، مجھے مطلع کرنا۔''

''ضرور...... اپنا خیال رکھنا۔''

☆☆☆

دہشت گردوں سے نمٹنے کے لیے دنیا بھر میں سوئس اعلیٰ ترین لوازمات اور بہترین ٹیم سے مزین ہیں۔ جسے اسپیشل آپریشن گروپ کے نام سے پہچانا جاتا ہے...... وزیر دفاع کی جانب سے اشارہ ملتے ہی مذکورہ ٹیم برق رفتاری سے زیورچ انٹرنیشنل ائر پورٹ پہنچ گئی۔

جہاز پہنچنے سے قبل کمانڈوز پوزیشن لے چکے تھے۔ ان میں سے نصف نے سوئس بارڈر پٹرول کی وردیاں پہنی ہوئی تھیں۔ اسٹیشن یا ائر پورٹ پر اس قسم کے وردی پوش، مسافروں کے لیے عام بات تھی۔ باقی نصف مختلف لباس میں پوشیدہ تھے...... مکینک، فیول بھرنے والے، سامان لے جانے والے، کیٹرنگ سروس وغیرہ...... یہ لوگ مہلک ہتھیاروں سے لیس تھے۔ لباس کے نیچے MP-5 سب مشین گن، اسموک گرینیڈ، اسٹن (Stun) گرینیڈ...... یہ پہلا دائرہ تھا جو صورت حال تبدیل ہونے پر ''یرغمالی بحران'' کے خلاف ردِعمل کے لیے تربیت یافتہ تھا۔ دوسرا دائرہ بارڈر پٹرول کی وردیوں میں پوشیدہ کمانڈوز کا تھا، اگر بریا کسی طرح اس دائرے کو توڑنے کی کوشش کرتا یا نکلنے میں کامیاب ہوتا تو کمانڈوز کو حرکت میں آنا تھا۔ تیسرا اور آخری دائرہ شارپ شوٹرز کا تھا جنہوں نے انٹرنیشنل ٹرمینل کی چھتوں اور ہینگرز پر پوزیشن لی ہوئی تھی۔ کس صورتِ حال میں کس نے کیا کرنا تھا، منصوبہ بندی مکمل تھی۔ غیر متوقع اور بگڑتے حالات کی صورت میں آخری حکم بریا کے خاتمے کا تھا۔ تین عدد شارپ شوٹرز نے بریا کو نشانہ بنانا تھا۔ وہ تینوں شوٹرز جدید مواصلاتی آلات کے ذریعے آپس میں بات کر سکتے تھے۔ گولیاں گردن اور سر میں مارنی تھیں...... ہنسلی کی ہڈی کے نیچے کہیں فائر نہیں کرنا تھا۔

☆☆☆

بس کے ذریعے بریا سینٹ پیٹس برگ اسٹیشن پہنچا۔ اسی وقت سوئس ائر نے زیورچ کی سرزمین کو چوما۔ بریا لاکر ایریا کی طرف جا رہا تھا۔ وہاں اس نے جیب سے چابی نکالی اور ایک لاکر کھول کے سستا سا سوٹ کیس برآمد کیا۔ واش روم میں اس نے سوٹ کیس میں سے گہرے نیلے رنگ کا بلیزر، سرمئی پتلون، اسپورٹس شرٹ نکالی...... سوٹ کیس میں ایک جیکٹ اور متعدد پلاسٹک بیگ بھی تھے۔ بیگس میں ہرمی ٹیج میوزیم کے سووینئر بھرے ہوئے تھے...... والٹ، ہوائی سفر کا ٹکٹ، پاسپورٹ، کریڈٹ کارڈز اور امریکن کرنسی تھی۔ بریا نے نیا لباس زیب تن کر کے پاسپورٹ کھولا...... تصویر میں اس نے یہی لباس پہنا ہوا تھا۔ نام کی جگہ جان اسٹاک لکھا تھا...... امریکی شہری، جو بالٹی مور کی کنسٹرکشن کمپنی میں بطور سول انجینئر تعینات تھا۔

بریا نے پرانے کپڑے سوٹ کیس میں منتقل کیے اور باہر آ گیا۔ کوک کی بوتل خرید کر اس نے ہجوم کا جائزہ لیا۔ مناسب جگہ ملتے ہی وہ ایک بینچ نما نشست کے کونے پر جم گیا اور کوک سے لطف اندوز ہونے لگا۔ سوٹ کیس اس نے اپنے پہلو میں زمین پر نشست کے ساتھ رکھ دیا تھا۔ بوتل بھی خالی کر کے سوٹ کیس کے قریب رکھ دی۔ احتیاط سے اطراف کا جائزہ لیا اور دونوں چیزیں وہیں چھوڑ کر اسٹیشن سے باہر آ گیا۔ باہر اس نے کیب ہائر کی، تھوڑی سی بحث کے بعد اسے دس ڈالرز پر راضی کیا...... شرط لگائی کہ ڈرائیور اسے تیس منٹ میں ائر پورٹ پہنچا دے۔ ڈرائیور نے یہ ہدف دو منٹ قبل حاصل کر لیا۔

بریا، ٹرمینل سے ہوتا ہوا ٹور گروپس کے مختص علاقے میں داخل ہو گیا۔ فن ائر کے کاؤنٹر پر ساٹھ افراد کا جمگھٹا تھا۔ وہ بھی ان میں شامل ہو گیا۔

''تمہارا بیج کہاں ہے؟'' کاؤنٹر پر موجود جوان عورت نے اعتراض کیا۔

بریا خوشگوار انداز میں مسکرایا۔ پاسپورٹ اور ٹکٹ آگے بڑھایا اور شرمیلے انداز میں بولا۔ ''وہ کھو گیا۔''

عورت نے گہری سانس لی۔ اس کے کاغذات پکڑے۔ وہ اسے دوسرے کاؤنٹر پر لے گئی وہاں سے کاغذی بیج لے کر اس کا چپکنے والا حصہ نمایاں کیا اور اسے بریا کی جیب پر چپکا دیا۔ بیج پر اس نے پہلے ہی جان اسٹاک لکھ دیا تھا۔

''سنبھال کے رکھنا۔'' عورت نے منہ بنایا۔ ''ورنہ کسٹم میں دشواری پیش آئے گی۔ ڈیوٹی فری شاپنگ کرنی ہے تو کر لو...... تمہارا پاسپورٹ اور ٹکٹ امیگریشن کے بعد ملیں گے۔''

بریا سر ہلا کر شاپنگ ایریا میں آ گیا۔ چند کولون کی شیشیاں خرید کر بیگ میں رکھ لیں۔ واپس آ کر وہ امیگریشن لائن میں لگ گیا۔ بوتھ میں ٹور گائیڈ کے لائے گئے پاسپورٹس پر دو افسران مہر لگا رہے تھے۔ اس کا نام پکارا گیا۔ بریا نے آگے بڑھ کر پاسپورٹ وصول کیا اور ڈپارچر لاؤنج میں چلا گیا۔

☆☆☆

C-22 جیٹ ایگزیکٹو طیارے نے جرمنی کی فضائی حدود کو کراس کیا۔ اس وقت اسمتھ کو C-22 میں پیغام موصول ہوا کہ سوئس ایک سو ایک پر بریا نہیں تھا۔

''کیا انہوں نے خوب تسلی کر لی ہے؟''

''اس میں کوئی شک نہیں۔'' کلین نے جواب دیا۔ ''انہوں نے ایک ایک مسافر کو ضرورت سے زیادہ جانچ کر تصدیق کی ہے۔''

''پیرس فلائٹ انیس منٹ بعد نیچے اترے گی۔ کیا وہ تیار ہیں؟''

''وہ تیار ہیں۔''

''سر! ایک آئیڈیا ہے؟''

''کہتے رہو۔''

''ہم نے تینوں ایجنسیوں کو خفیہ ای میل مع بریا کا ریکارڈ ارسال کر دی تھیں۔''

''پھر؟''

''میرا مطلب ہے کہ جب تک طیارہ لینڈ نہیں کر جاتا، کچھ نہیں کیا جا سکتا...... جیسے سوئس ائر کے ساتھ زیورچ میں ہوا۔''

''کہنا کیا چاہ رہے ہو؟'' کلین کی آواز آئی۔

''فرنچ ائر بس میں سیک فیکس سسٹم نہیں ہے۔ لیکن امریکن 1710 جدید مواصلاتی نظام کے ذریعے ایسی سہولت کی حامل ہے یعنی ہم امریکن 1710 کی کاک پٹ میں بریا کا فوٹو فیکس کر سکتے ہیں۔''

''میں سمجھ رہا ہوں۔''

''لینڈنگ سے پہلے ہی اگر ہمیں پتا چل جائے کہ وہ ہمارے طیارے پر ہے تو یہ ایک اضافی سہولت ہو گی اور ہم منصوبے میں مناسب ردوبدل کر سکیں گے۔'' اسمتھ نے وضاحت کی۔

''چند منٹ انتظار کرو۔'' کلین نے کہا۔

وقفے کے دوران کلین کی آواز سنائی دی۔ ''ڈلاس۔ فورٹ ورتھ میں امریکی ڈائریکٹر آف سیکیورٹی سے میری بات ہوئی...... جس کے مطابق ہماری ائر لائنز 1710 میں ایک 'اسکائی مارشل' بھی موجود ہے۔''

''یہ اور اچھا ہے۔ پائلٹ کو اس آدمی سے بات کرنی چاہیے۔''

''جان، وہ آدمی نہیں ہے۔'' کلین مسکرایا۔ لیکن ظاہر ہے اسمتھ صرف آواز سن سکا تھا۔

''سوری سر...... آپ یہ کر سکتے ہیں۔ طریقہ کار کوئی بھی ہو...... پائلٹ شک و شبہ پیدا کیے بغیر اسکائی مارشل کو صورتِ حال سے آگاہ کرے۔ مارشل بہ آسانی یہ کام کر لے گی۔ اس نے صرف اطلاع دینی ہے کہ وہ جہاز میں ہے یا نہیں۔''

''کیا ایسا کوئی امکان ہے کہ بریا نے بھیس بدل رکھا ہو؟''

''نہیں۔ یہ اس کا اسٹائل نہیں ہے۔ نہ کیروف نے کبھی ایسا کوئی اشارہ دیا۔ ویسے بھی اسکائی مارشل تربیت یافتہ ہوتا ہے۔ جو میک اپ کے بنیادی طریقہ کار کو سمجھتا ہے۔''

''کیروف کو باخبر رکھنا ضروری ہے کیا؟''

''نو سر...... یہ ہمارا جہاز ہے۔ ایسا غیر ضروری ہو گا۔ اگر وہ لیڈی مارشل مثبت اطلاع دیتی ہے تو ہم فرنچ ائر لائن کو بتا دیں گے کہ ان کا کام ختم ہو گیا ہے۔ نیز برطانیہ کو آگاہ کر دیں گے کہ وہ رابطے میں رہتے ہوئے نئی منصوبہ بندی کریں۔ بریا لندن پہنچ رہا ہے۔'' کلین کچھ دیر خاموش رہا

پھر گویا ہوا۔ ”ٹھیک ہے، میں ضروری تیاری کرتا ہوں۔ ہمارے پاس نوے منٹ ہیں۔ میری دوسری کال تک تم فضا میں رہو۔“ کلین نے ہدایت دی۔

☆☆☆

”خواتین و حضرات! لندن میں ہلکی بارش اور درجۂ حرارت باسٹھ ڈگری ہے...... ہم اپنے شیڈول پر ہیں۔ موسم میں کوئی خرابی پیدا نہ ہوئی تو ہم ایک گھنٹا اور پانچ منٹ میں وہاں ہوں گے۔“ امریکن 1710 کے کاک پٹ سے اعلان جاری ہوا۔

وہ اٹھائیس برس کی تھی۔ نام ایلن ڈی فاریو تھا۔ ایلن، مارشل آرٹ ایکسپرٹ اور چیمپئن شپ شوٹر تھی۔ یہ فیڈرل مارشل سروس میں اس کا پانچواں سال تھا...... جبکہ اسکائی مارشل ڈویژن میں دوسرا سال...... پندرہ منٹ قبل وہ اپنے وکیل بوائے فرینڈ کے ساتھ ڈیٹنگ کے خواب دیکھ رہی تھی۔ جو اچانک اس وقت منتشر ہو گئے جب وقفے سے ایک دوسرا اے ضرر اعلان سنائی دیا۔ اعلان کے مطابق مسافر جہاز میں موجود فضائی ڈیوٹی فری شاپ سے مخصوص برانڈ کے پرفیوم اور کولون رعایتی قیمت پر حاصل کر سکتے تھے۔ یہ پیغام نہیں تھا۔ کوڈ ورڈز تھے، جو ایلن ڈی فاریو کو حقیقت کی دنیا میں واپس لے آئے۔

ایلن نے دس تک گنتی گنی، بیگ اٹھایا اور بزنس کلاس سیٹ چھوڑ دی۔ بظاہر وہ واش رومز کی طرف جا رہی تھی...... چلتے چلتے وہ فرسٹ کلاس میں داخل ہو گئی اور وہاں سے رخ بدل کر سروس روم میں چلی گئی۔ جہاں سے مسافروں کو شک میں ڈالے بغیر کاک پٹ میں رسائی ممکن تھی۔

ایلن نے سیکیورٹی ڈائریکٹر کا پیغام پڑھا۔ فوٹو فیکس کو غور سے دیکھا۔ احکامات واضح تھے۔ فوٹو والا آدمی جہاز پر ہے یا نہیں، صرف اتنا دیکھنا تھا اور بس۔ بعدازاں دونوں صورتوں میں اطلاع فراہم کرنی تھی۔ ایلن نے پائلٹ کو دیکھا جو ہراساں دکھائی دے رہا تھا۔

”آرام سے رہو...... اس کے پاس گن یا بم وغیرہ ہے؟“

”بظاہر ایسا کچھ نہیں بتایا گیا۔ پیغام یہی ہے جو تم نے پڑھا۔“ پائلٹ نے جواب دیا۔ ”تاہم کوئی خطرناک معاملہ ہے۔ مجھے اتنا معلوم ہے کہ لینڈنگ کے وقت SAS کا عملہ ہمارے استقبال کے لیے زمین پر جمع ہو رہا ہے۔ اگر وہ یہاں ہے تو اسے زمین پر قابو کیا جائے گا۔“

”تم سکون سے اپنا کام کرو۔ کوئی چیز معمول سے ہٹ کر نہیں ہونی چاہیے۔“ وہ جیسے آئی تھی، ویسے ہی لوٹ گئی۔ بزنس اور فرسٹ کلاس کا رخ کیا۔ اگر وہ ہے تو یقیناً محتاط ہو گا۔ لہٰذا ایلن کا گھومنا پھرنا بھی غیر مشکوک ہونا چاہیے۔ مخصوص منصوبہ بندی کے ساتھ اس نے مہم کا آغاز کیا۔ اس نے خیال رکھا تھا کہ واش روم کو بھی نہیں چھوڑنا ہے...... دو ہی نشستیں خالی تھیں۔ واش روم سے دو مسافر نکلے تو نشستیں مکمل پُر ہو گئیں۔ اپنے پُرکشش جسم کا وہ خوب استعمال کر رہی تھی۔ کبھی میگزین ریک پر رک کر جائزہ لیتی۔ کبھی کہیں اپنا قلم گرا کر جھک جاتی...... اس نے کاریگری سے اپنا کام ختم کیا اور بزنس کلاس میں چلی گئی۔ اسے شک ہو چلا تھا کہ مطلوبہ آدمی جہاز پر نہیں ہے۔ فرسٹ کلاس کا جائزہ مکمل کر کے وہ خوامخواہ سروس ایریا میں چلی گئی۔ کچھ دیر بعد دہری جانچ کے عمل سے گزرنے کے لیے وہ دوسرے راؤنڈ کے لیے نکلی۔

☆☆☆

اسمتھ، C-22 میں فرنچ سیکیورٹی سے رابطے میں تھا۔ فرنچ فلائٹ 612 زمین پر اتر چکی تھی۔ تین چوتھائی مسافر نکل چکے تھے۔ بریا کا کوئی اتا پتا نہیں تھا۔ اسمتھ امریکی جہاز کی طرف متوجہ ہوا جو بیس منٹ بعد اترنے والا تھا۔ اسی وقت سیٹلائٹ فون نے اس کا دھیان بٹایا۔

”سر؟“

”جان، مارشل نے 1710 سے رپورٹ دی ہے کہ بریا جہاز پر نہیں ہے۔“ کلین نے اطلاع دی۔

”ناممکن۔“ اسمتھ مضطرب ہو گیا۔ ”فرنچ بھی تقریباً چیک کر چکے ہیں۔ بریا کو امریکی جہاز پر ہونا چاہیے۔“

”مارشل ایلن سو فیصد پُر یقین ہے کہ بریا وہاں نہیں ہے۔ زمین پر SAS نے پوزیشن لے لی ہے...... تاہم یہ غیر ضروری لگ رہا ہے۔“

”سر، ہمیں دوسرے امکان پر سوچنا پڑے گا کہ بریا نے امریکا میں گھسنے کے لیے کوئی اور فلائٹ استعمال کی ہے۔“

کلین نے سیٹی بجائی۔ ”وہ جانتا ہو گا کہ ہم نے ہر ممکنہ راستہ بند کر دیا ہے...... بلکہ وہ یقیناً آگاہ ہے کہ اس کے لیے حالات انتہائی نامساعد ہیں پھر بھی وہ خطرہ مول لینے کے لیے تیار ہے؟“

”بریا کے لیے یہ ایک معاہدہ ہے...... اس نے ہمیشہ کے مانند اپنی ذمے داری پوری کرنی ہے جس کے لیے وہ اسٹیشن پر کئی آدمیوں کو مکھیوں کی طرح ختم کر چکا ہے۔“ اسمتھ نے کہا۔ ”مغرب کے لیے پروازوں کا مرکز ماسکو ہے لیکن

اس کے علاوہ بھی امکانات ہیں۔''

''سینٹ پیٹس برگ؟'' کلین کی آواز آئی۔

''وہاں سے متعدد پروازیں اسکینڈے نیویا اور شمالی یورپ جاتی ہیں...... ایروفلوٹ، اسکینڈے نیوین ائرلاین، فن ائر، رائل ڈچ...... وہاں سے ان سب کا آنا جانا لگا رہتا ہے میں نے سینٹ پیٹس برگ کا امکان کیروف کے سامنے رکھا تھا۔ تاہم کیروف کو یقین نہیں تھا کہ بریا اتنی دور نکل جائے گا۔''

''بولتے رہو۔''

''وہ اپنا مقصد حاصل کرنے کے لیے اس سے بھی دور جا سکتا ہے۔ یہ آدمی بھاگ نہیں رہا ہے بلکہ وہ ایک سوچے سمجھے منصوبے کے مطابق متحرک ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ ہر مرتبہ ہم سے ایک قدم آگے رہتا ہے۔ ایک منٹ سر۔'' اسمتھ فرنچ رابطے کی طرف متوجہ ہوا۔ مختصر بات کر کے وہ پھر کلین کی لائن پر آ گیا۔

''پیرس سے تصدیق آ گئی ہے کہ ان کا جہاز صاف ہے۔'' کلین کی جانب کچھ دیر خاموشی رہی۔

''جان، تمہارا اگلا قدم کیا ہے؟''

''میرا فضا میں رہنا بے معنی ہے۔'' اسمتھ چپ ہو گیا۔ وقفہ دے کر وہ بولا۔ ''سر، میں لندن میں اتروں گا۔''

☆☆☆

امریکی جہاز، ہیتھرو ائرپورٹ، لندن لینڈ کر چکا تھا۔ اسپیشل ائر سروس (SAS) کمانڈر کی ہدایت کے مطابق امریکن 1710 کا پائلٹ مکینیکل خرابی کا اعلان کر رہا تھا۔ جہاز کو معمول سے ہٹ کر ویہیکل مینٹی نینس ہینگر کے قریب پارک کر دیا گیا۔

میزبان عملہ مسافروں کو تسلی دے رہا تھا کہ معمولی خرابی ہے۔ جلد ہی وہ منزل کی جانب پرواز کر جائیں گے۔ ٹریلور نے بے چینی محسوس کی، وہ دل ہی دل میں دعا مانگ رہا تھا جہاز جلدی روانہ ہو جائے...... تھرموفلاسک میں نائٹروجن کا چارج مزید بارہ گھنٹے کے لیے کارآمد تھا۔ ہیتھرو پر فلائٹ عموماً نوے منٹ کے لیے ٹھہرتی تھی۔ بعدازاں ڈولس (Dulles) ائرپورٹ پہنچنے کے لیے چھ گھنٹے 15 منٹ کا دورانیہ تھا۔ کسٹم اور امیگریشن کا وقت شمار کر لیں تو پھر بھی تین گھنٹے محفوظ رہ جاتے۔ اس کا مطلب اگر ہیتھرو پر توقع سے زیادہ دیر لگتی تو تین گھنٹے کا محفوظ وقت ایک خطرے میں تبدیل ہو جاتا۔

ہیتھرو سے دوسری فلائٹ پکڑنے والے اتر رہے تھے۔ نیچے ہینگر کے دروازوں کے قریب دو بسیں موجود تھیں۔ ٹریلور نے دیکھا کہ تمام مسافروں کو اتارا جا رہا ہے۔ ٹریلور الجھن میں پڑ گیا اور نئی دعائیں یاد کرنے لگا۔ اس جیسے دیگر مسافر عارضی ٹرانزٹ لاؤنج میں جا رہے تھے۔ وہ اس بات سے بے خبر تھے کہ ان کے آس پاس، اردگرد مختلف لباس میں مسلح SAS کے درجنوں ایجنٹ موجود ہیں۔ بلندیوں پر تعینات اسنائپرز دور مار رائفلوں پر اسنائپر اسکوپ میں ہر مسافر کا چہرہ دیکھ رہے تھے...... ضرورت پڑنے پر انگلی کی معمولی حرکت کسی بھی مسافر کی کھوپڑی کھول سکتی تھی۔

دفعتاً ایک تیز چبھنے والی سیٹی کی آواز بلند ہوئی۔ ٹریلور نے آواز کی سمت دیکھا۔ ایک چھوٹے سائز کا ایگزیکٹو جیٹ دو سو گز کے فاصلے پر شاہانہ انداز میں اتر کے دوڑ رہا تھا۔ کوئی دولت مند کاروباری ہے یا پھر کسی شیخ کا نجی طیارہ ہے۔ ٹریلور کے ذہن میں یہی خیال گزرا۔

☆☆☆

''سر، SAS نے بھی کلیئر کا سگنل دے دیا ہے۔'' اسمتھ نے محفوظ لائن پر ناتھن کلین سے کہا۔ اسمتھ کی پیشانی شکن آلود تھی۔ ''جتنا وقت گزر رہا ہے، بریا ہاتھ سے نکلتا جا رہا ہے۔''

''مجھے احساس ہے لیکن شکار کرنے کے لیے شکار کا نظر آنا ضروری ہے۔ تم نے، ہم نے...... سب نے بھرپور کوشش کی ہے۔'' کلین نے کہا۔ ''تم اب کیا سوچ رہے ہو؟''

''میرے لیے فلائٹ 1710 میں بندوبست کروا دیں...... یوں میں جلد واشنگٹن پہنچ جاؤں گا، بجائے اس کے کہ میں ملٹری ٹرانسپورٹ کا انتظار کروں۔ C-22 کی ضرورت ختم سمجھیں۔''

''تمہیں رابطے کی محفوظ لائن نہیں چھوڑنی چاہیے۔'' کلین نے اعتراض کیا۔

''سر، فلائٹ ڈیک پر عملے کے علم میں ہوگا کہ میں جہاز پر ہوں۔ اگر ماسکو سے کوئی خبر آتی ہے تو آپ کاک پٹ میں ریڈیو کر دیں۔''

''ٹھیک ہے، اس دوران تم کچھ آرام کر لینا...... کیروف کو صورت حال سے آگاہ کر دیا گیا ہے۔ وہاں طوفان برپا ہے۔ کیروف ماسکو کو چھلنی میں چھان رہا ہے۔'' کلین نے بتایا۔ ''ماسکو آخری اُمید ہے۔''

دل و نگاہ کو منجمد کر دینے والے سنسنی خیز ناول کے مزید پُرتجسس واقعات اگلے ماہ پڑھیے۔

اپنے وقت کے مایہ ناز لکھاری رابرٹ لڈلم کے ناول کا انتخاب

وبائی دہشت

امجد رئیس

ہر دور کے انسان کے لیے ایک میدانِ عمل ہوتا ہے... جہاں انسان ہر طرح کے کردار میں نظر آتا ہے... یہی کردار کسی بھی داستاں کی جان ہوتے ہیں... یہ مصنف کا کمال ہوتا ہے کہ وہ قارئین کے سامنے زندہ اور جیتے جاگتے کرداروں کو سامنے لاکر کھڑا کر دیتا ہے... ایسے کردار جن کے پاس ذہن بھی ہے اور روح بھی... چاہے تو نفرت کرے یا محبت... بہادر بنے یا بزدل... نیک یا بدباطن... بے لوث یا مفاد پرست... مادہ پرست بنے... عالمی بساط پر پھیلے ایسے ہی کرداروں کی حیلہ سازیاں... جو ہر پل مہروں کے مانند متحد و متحرک تھے... ایک کنارے سے دوسرے کنارے تک... جزیرہ در جزیرہ... زمین سے فضا اور فضائوں سے خلا تک کا زہریلا کھیل جاری تھا... جرم اور قانون کے محافظوں کا ٹکرائو اور لمحہ بہ لمحہ بڑھتی کشمکش اُن کے اضطراب و اختیار کو للکار رہی تھی... کبھی مجرموں کا پلڑا بھاری تھا تو کبھی سازشوں کی راہ میں کھڑے کھلاڑی اپنے عزم... ہمت اور شکستگی کے جذبے سے دور موت سے پنجہ آزما تھے... پل پل رنگ بدلتی داستاں کے ہزار رنگ...

لہو میں ڈوبی خوں رنگ سازش کے اسرار و رموز......

ایک ناقابلِ فراموش ناول کے نشیب و فراز......

فورٹ میڈ NSA کے ہیڈ کوارٹر میں چھٹی منزل پر انتھونی پرائس اپنے شاندار آفس میں موجود تھا۔ فورٹ میڈ، میری لینڈ میں واقع ہے اور بحیثیت ڈپٹی ڈائریکٹر وہ ایجنسی کے روزمرہ کے آپریشن کا ذمے دار تھا۔

اس کی ہدایت پر اسٹاف نے ماسکو میں ہونے والی گڑبڑ پر نگاہ رکھی ہوئی تھی۔ روسی، اب تک خونریزی کا سرا چیچن باغیوں سے جوڑ رہے تھے۔ یہ صورتِ حال پرائس کے لیے موافق تھی۔ روسی جتنی دیر ماسکو میں اُلجھے رہیں گے، بریا اور ٹریلور کو نکلنے میں اتنی ہی آسانی ہوگی اور اصل بات بھی منظرِ عام پر نہیں آئے گی یا آتے آتے بہت دیر ہو جائے گی۔

''آجاؤ۔'' دستک پر پرائس نے جواب دیا۔

ایک جوان فربہ عورت نے، لائبریرین کے ساتھ اندر قدم رکھا۔ پرائس نے سوالیہ نظروں سے انہیں دیکھا۔

''ماسکو میں ہمارے ذرائع نے تازہ ترین اطلاع دی ہے...... جنرل کیروف، شریمیٹوف ائرپورٹ کی وڈیو ریکارڈنگ میں گہری دلچسپی لے رہا ہے۔''

پرائس نے سینے میں گھٹن محسوس کی۔ تاہم آواز کو ہموار رکھنے میں کامیاب رہا۔ ''واقعی؟ کیوں؟ ٹیپ کے اندر کیا ہے؟''

''کوئی نہیں جانتا لیکن روسیوں نے اس پر سرخ جھنڈا رکھ دیا ہے۔ بظاہر ریکارڈنگ بہت خراب ہے۔''

پرائس کا دماغ برق رفتاری سے کام کر رہا تھا۔

''اب کیا حکم ہے، جناب؟''

''ریکارڈنگ کو فوکس کرو۔ چھوٹی سے چھوٹی خبر ملے تو فوراً مطلع کرو۔''

''یس سر۔''

اُن کے باہر جاتے ہی پرائس نے کمپیوٹر سنبھالا...... وہ ڈولس آنے والی فلائٹس دیکھ رہا تھا۔ وڈیو ٹیپ میں دلچسپی کی واحد وجہ اس کے علم میں تھی۔ یقیناً بریا ریکارڈنگ پر ہے اور وہ اکیلا نہیں ہے جس کے ساتھ بھی ہے، وہ صرف ایڈم ٹریلور ہو سکتا ہے۔

امریکن فلائٹ 1710 کے پہنچنے میں چھ گھنٹے کا وقت تھا۔ پرائس جانتا تھا کہ فوٹو کے تجزیے یا عکس کی بہتری کے لیے روسی ٹیکنالوجی اور سوفٹ ویئر پسماندہ ہیں۔ صورتِ حال کی وضاحت میں وہ کافی وقت ضائع کر دیں گے۔ جب تک ٹریلور کی فلائٹ ورجینیا میں لینڈ کر چکی ہوگی۔ پرائس نے چرمی نشست سے کمر ٹکالی۔ وہ عینک ہٹا کر اس کی کمان سے کنپٹی پر دستک دے رہا تھا۔ ماسکو کا ہنگامہ بہت برا تھا۔ ٹرین اسٹیشن سے بریا کا نکل جانا قریب قریب معجزہ ہی تھا۔ مزید براں شریمیٹوف ائرپورٹ پر بروقت اسمال پاکس ٹریلور کے حوالے کرنا بھی حیران کن رہا۔ روسیوں نے بہت تیزی دکھائی تھی۔

لیکن جیسے ہی جنرل کیروف نے ریکارڈنگ پر ٹریلور کی شناخت کی...... بریا کے ساتھ اس کا لنک پکڑا...... وہیں بات بگڑتے دیر نہیں لگے گی۔ کسٹم اور امیگریشن ڈیٹا بینک سے معلومات لے کر وہ دریافت کر لے گا کہ ٹریلور کب ملک میں داخل ہوا اور کب باہر نکلا۔ وہ فوراً CIA اور FBI کے رابطے آفیسر سے ایمبیسی میں ملے گا۔

ٹریلور، بریا کے ساتھ دیکھا گیا...... ہم کیا جواب دیں گے؟ لیکن کیا کیروف کو شک ہو جائے گا کہ ٹریلور ہی حقیقی کوریئر تھا۔ وہ سوچ رہا تھا...... روسی پاگلوں کی طرح بریا کی بُو سونگھتے پھر رہے ہیں۔ ٹریلور...... ٹریلور......؟ ٹریلور کا کیا کیا جائے؟

رفن ائر پانچ گھنٹے میں ''ڈولس'' پہنچے گی۔ روسیوں نے کڑیاں ملالیں تو وہ الارم بجا دیں گے اور FBI کا جال ڈولس ائرپورٹ پر جا کر گرے گا...... پانچ گھنٹے، تھوڑا وقت ہے۔ پرائس نے خود سے سرگوشی کی۔ امریکا میں بریا کی موجودگی ماسٹر پلان کا حصہ ہے۔ امریکا میں اس کی موجودگی کو اتفاق کا نام دیا جا سکتا ہے۔ لیکن ٹریلور اور بریا کا لنک ثابت ہو گیا تو یہ ایک عظیم ناکامی نہیں بلکہ تباہی ثابت ہوگی۔

پرائس نے رچرڈسن کا خفیہ نمبر ملانا شروع کیا۔

☆☆☆

میجر جنرل کیروف چوبیس گھنٹے سے تنگ درد میں لگا ہوا تھا۔ تین چیزیں اسے آرام کرنے سے روک رہی تھیں۔ دردکش ادویات، لارا کی ناقابلِ یقین غداری اور آئیون بریا کو پکڑنے کی نہ بجھنے والی پیاس۔

کیروف اپنے آفس کی کھڑکی سے باہر گھورتے ہوئے اب تک کے حالات پر نظرِ ثانی پر مجبور تھا۔ اسمتھ کا دور افتادہ خدشہ تھا کہ سینٹ پیٹس برگ کو بھی زیرِ نظر رکھا جائے...... جبکہ ابھی تک کیروف کا دل نہیں مان رہا تھا۔ پولیس، ملیشیا اور سیکیورٹی فورسز کے آٹھ ہزار سے زائد جوان شہر کے کونے کونے میں صرف ایک چہرہ تلاش کر رہے تھے۔ کیروف کے خیال میں تمام تر صورتِ حال کے پیشِ نظر بریا کے لیے بہتر تھا کہ وہ زیرِ زمین چلا جائے۔

کیروف نے کلبن سے وعدہ کیا تھا کہ وہ سینٹ پیٹس برگ کو نظر انداز نہیں کرے گا...... وہ سینٹ پیٹس برگ میں فیڈرل سیکیورٹی فورس اور پولیس کو ٹاسک دے چکا تھا۔ اس نے ایک بار پھر فون پر ہدایات کا اعادہ کیا۔ ٹرین، بس، ائرپورٹ...... خصوصی اہداف تھے۔ ائرپورٹ سیکیورٹی ڈیوٹیز کے لیے بھی احکامات دوبارہ جاری کیے گئے۔

☆☆☆

دو گھنٹے بعد امریکن 1710 نے اُڑان بھری۔ ٹریلور نے سکون کا سانس لیا۔ ڈنر کے بعد اس نے وائن استعمال کی...... واش روم میں ہاتھ، دانت برش کیے اور مطمئن انداز میں واپس پلٹا۔ بزنس کلاس میں آ کر اس نے پردے برابر کیے اور نشست کی طرف جانے لگا۔ اچانک اسے رکنا پڑا۔ ایک کیلکولیٹر اس کے قدموں میں آن گرا تھا۔ اس نے جھک کر کیلکولیٹر اٹھایا اور مسافر کو پکڑا دیا۔ معاً اس کی نگاہ برابر میں کھڑکی کے ساتھ خوابیدہ مسافر پر پڑی اور ٹریلور کی سانس رک گئی۔ وہ پلک جھپکنا بھول گیا۔ حتیٰ کہ وہ یہ بھی نہ سن سکا کہ کیلکولیٹر والا مسافر اس کا شکریہ ادا کر رہا ہے...... خوابیدہ مسافر جان اسمتھ تھا۔

''تم ٹھیک ہو؟'' کیلکولیٹر والے نے آہستہ سے پوچھا۔ ٹریلور نے سر ہلایا اور تیزی سے فرسٹ کلاس میں داخل ہو کر پردے برابر کر دیے۔ اس کے چاند جیسے سر پر

پسینا آ گیا تھا، جسے اس نے رومال سے صاف کیا۔

''ناممکن! ایسا نہیں ہوسکتا! وہ کوئی اور ہے۔'' وہ پُرسکون ہونے کی ناکام کوشش کررہا تھا۔ اس کی حالت ابتر ہوگئی تھی۔

''سر، آپ کو مدد درکار ہے؟'' فضائی میزبان کی آواز آئی۔

''نہیں...... شکریہ۔'' وہ بولا۔ اسے ہیوسٹن کی مڈبھیڑ یاد آئی۔ ریڈ نے تنبیہ کی تھی کہ ''اسمتھ کا اس سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ وہ اسمتھ کو بھول جائے۔'' ریڈ نے یہ بھی یقین دلایا تھا کہ وہ اسمتھ کو دوبارہ نہیں دیکھے گا۔

لیکن...... ن...... ن...... وہ تو اسی کے ساتھ سفر کررہا ہے۔ کیا وہ شروع سے اس کا تعاقب کررہا ہے؟ سوال در سوال...... قطار در قطار...... اس کا دماغ ماؤف ہونے لگا۔ اس نے تصور کی آنکھ سے فلاسک اور اس کے اندر پوشیدہ زرد رنگ کے سیال عفریت کو دیکھا۔ خوف اور دہشت نے اسے مفلوج کردیا تھا۔

اس نے منطقی انداز میں سوچنے کی کوشش کی کہ اتفاق ہوسکتا ہے۔ ورنہ اسے گراؤنڈ پر ہی پکڑ لیا جاتا۔ ایک کے بعد دوسرا سوال سر اٹھاتا...... کیا ''ڈلس'' ایئرپورٹ پر اس کے لیے جال بچھایا گیا ہے؟ اس کا سر چکرانے لگا۔ ٹریلور نے سوچنا بند کردیا۔ کمبل کھینچ کر ٹھوڑی تک لے آیا۔ اسمتھ اسی جہاز میں اتنے قریب؟ ٹریلور کا دماغ کیسے کام کرسکتا تھا۔ یہ کوئی سائنسی فارمولا نہیں تھا۔ یہ دوسرا میدان تھا۔ اسمتھ کا میدان۔ ریڈ، پرائس اور رچرڈسن کا میدان۔

اسے وضاحت درکار تھی، رہنمائی کی ضرورت تھی، سہارا چاہیے تھا۔ اس نے کمبل سے ہاتھ نکال کر ان فلائٹ فون کی جانب بڑھایا...... آپریشن کے دوران اس نازک مرحلے پر کسی بھی قسم کی گفت وشنید پر سختی سے پابندی تھی لیکن وہ مجبور تھا۔ اسمتھ محض چند میٹر کے فاصلے پر بیٹھا تھا۔ اس کا ہمسفر تھا۔ کیسا ہمسفر تھا؟ ہمسفر نہیں گویا بھوت تھا۔ خونخوار درندہ تھا؟ لہٰذا اس وقت کسی اصول کی پابندی ممکن نہیں تھی۔ وہ بریانہیں ٹریلور تھا اور ٹریلور نے اصول توڑ دیا۔ کریڈٹ کارڈ نکالا...... چند سیکنڈ میں رابطہ قائم ہوگیا۔

☆☆☆

جدید ترین آڈیو وژیول، فلیٹ اسکرین مانیٹرز، پروفیشنل وڈیو DVD (ڈی وی ڈی) ایڈیٹنگ یونٹ...... سافٹ ویئرز، کمپیوٹرز...... رینڈی، سرخ بالوں والے چھریرے بدن ساشا کے ساتھ بیٹھی تھی۔ ساشا گھنٹوں سے اپنے کام میں منہمک تھا۔ اس کی یکسوئی اور مہارت متاثر کن تھی۔ رینڈی محض تماشائی تھی۔ گاہے بگاہے وہ ساشا کے لیے کوک کی بوتل لاکر رکھ دیتی۔ جسے نمٹا کر وہ پھر اپنے کام میں ڈوب جاتا۔

رینڈی مبہوت ہو چلی تھی۔ وہ ایک انتھک شکاری کے مانند ایک کے بعد دوسری...... پکسل (Pixel) گرارہا تھا۔ بظاہر کوئی نتیجہ نکلتا دکھائی نہیں دے رہا تھا۔ لیکن غیر محسوس انداز میں دھیرے دھیرے شبیہہ واضح ہوتی گئی اور ایک آدمی کا چہرہ سامنے آیا۔ ساشا نے آخری بار کی بورڈ کو ہٹ کیا اور سر گھما کر گردن کے کڑاکے نکالے۔

''یہ ہے، رینڈی۔'' اس نے کہا۔ ''اس سے زیادہ میں بھی کچھ نہیں کرسکتا۔''

رینڈی نے اس کا شانہ دبایا۔ ''تم پہلے ہی شاندار نتیجہ نکال چکے ہو۔ وہ اسکرین پر نظر آنے والے بدشکل آدمی کو گھور رہی تھی۔ موٹے ہونٹ، پھولے ہوئے گال، دہری ٹھوڑی، انڈے کے مانند شفاف بڑا سا سر اور دو حلقوں سے ابلتی ہوئی آنکھیں۔

''یہ بدنما شکل کسی اچھے آدمی کی نہیں ہے۔'' ساشا نے تبصرہ کیا۔ ''کوئی شیطانی، منحوس عنصر ہے اس کے تاثرات میں۔''

''کیا مطلب؟''

''کیا یہ ٹرین اسٹیشن پر بھی تھا؟''

''نہیں، مجھے نہیں معلوم۔'' رینڈی نے سچائی کے ساتھ کہا اور ساشا کو گلے سے لگالیا۔ ''تم نے بہت بڑا کام کیا ہے۔ کچھ دیر بعد ہم باہر جاکر کھائیں پئیں گے اور تفریح کریں گے۔

''ان کا کیا ہوگا؟'' ساشا نے لارا کے لیپ ٹاپ اور سیل فون کی جانب اشارہ کیا۔

''بعد میں دیکھیں گے۔'' رینڈی نے جواب دیا۔

تنہائی میسر آتے ہی رینڈی نے ایمبیسی کے سینئر فارن سروس آفیسر سے محفوظ ای۔ لنک پر رابطہ کیا اور ہنگامی درخواست کی کہ اس آدمی کے بارے میں تمام معلومات فراہم کی جائیں۔ اس نے گھڑی دیکھی۔ تیس منٹ کے اندر جواب آنا چاہیے تھا۔ اس نے شبیہہ فیکس کردی۔

وہ اسمتھ کے بارے میں سوچ رہی تھی کہ یہ انڈے نما آدمی اس کے لیے کتنا اہم ہوسکتا ہے۔

☆☆☆

''سکون سے رہو۔ ٹریلور، سکون سے رہو۔''

''پرائس اب مجھے کیا کرنا چاہیے؟'' ٹریلور نے مطالبہ کیا۔ پرائس نے کسمسا کر ذہن کو ہر دوسرے خیال سے پاک کر دیا اور صرف اسمتھ کے بارے میں سوچنے لگا۔

''اس نے تمہیں نہیں دیکھا ہے؟'' پرائس نے حوصلہ افزا انداز اختیار کیا۔ اور تم نے احتیاط کی تو وہ دیکھ بھی نہیں سکے گا۔''

''بہت بڑا سوال یہ ہے کہ وہ یہاں کیا کر رہا ہے؟''

پرائس کیا کہہ سکتا تھا۔ ''میں یقین سے نہیں کہہ سکتا۔'' اس نے محتاط انداز میں جواب دیا۔ ''لیکن ایک بات یاد رکھو کہ اس کا تم سے کوئی لینا دینا نہیں ہے۔ اس کے پاس کوئی معمولی سی وجہ بھی نہیں ہے جس کے تحت وہ تمہارے اندر دلچسپی لے۔''

''جھوٹ مت بولو۔'' ٹریلور بھڑکنے لگا۔ ''تم سمجھتے ہو کہ مجھے نہیں معلوم کہ ''بے ڈیز'' پروجیکٹ میں اس کا کیا کردار تھا؟ وہ وینس میں بھی نظر آیا تھا۔''

''اسمتھ اب یو ایس ایمرڈ سے کوئی تعلق نہیں رکھتا۔'' پرائس نے جواب دیا۔ ''تم شاید نہیں جانتے کہ اسمتھ کی منگیتر بے ڈیز پروجیکٹ کی غارت گری کی بھینٹ چڑھ گئی تھی۔ اس کی بہن ماسکو میں وینچر کیپٹل فرم میں کام کرتی ہے۔''

''تم کہہ رہے ہو کہ اسمتھ ذاتی وجوہات کی بنا پر ماسکو جا سکتا ہے؟''

''ممکن ہے۔''

''میں نہیں جانتا...... یہ اتفاقات مجھے بُرے لگتے ہیں۔'' ٹریلور بڑبڑایا۔ ریڈ بھی ہیوسٹن میں اتفاقات کی بات کر رہا تھا۔

''غور سے سنو۔ جتنی جلدی ہو سکے ایئرپورٹ سے نکل جانا۔ باہر گاڑی تمہیں اٹھانے کے لیے موجود ہو گی...... پُرسکون رہو۔ گاڑی میں سوار ہوتے ہی مجھے کال کرنا۔'' پرائس نے رابطہ منقطع کر دیا۔

☆☆☆

''کلین ہیئر۔''

''کیروف اِن ماسکو۔ کیسے ہیں سر؟''

''فائن جنرل۔''

''ایک اطلاع ہے۔'' کیروف نے ہچکچاہٹ کے ساتھ کہا۔ ''بریا، سینٹ پیٹرس برگ پہنچ گیا تھا۔ میری ناکامی ہے۔ سمجھ میں نہیں آیا کہ یہ کیسے ہوا؟''

''میرا خیال ہے کہ وہ کسی اور فلائٹ سے نکل گیا؟''

''یس سر۔''

''کون سی؟''

''فن ائر، سر...... فلائٹ میں امریکی ٹور گروپ ہے۔ بریا امریکی پاسپورٹ پر انہی کے ساتھ ہے۔ پاسپورٹ پر نام جان اسٹاک ہے۔ وہ دس گھنٹے قبل پرواز کر چکا ہے...... ڈولس ایئرپورٹ پہنچنے میں پندرہ منٹ بچے ہیں۔''

''جنرل، میں بعد میں بات کرتا ہوں۔'' کلین نے فون بند کر دیا۔ کلین اس وقت جائے ملاقات سے قریب تھا۔ واشنگٹن کی حدود سے نکل کر وہ تھرمونٹ، میری لینڈ پہنچا تھا۔ وہاں سے ہائی وے 77 پر سفر کرتے ہوئے، فاریسٹ رینجرز اسٹیشن پہنچا۔ جب آرمی کی گاڑی نے مداخلت کی۔ کلین نے بیوک سیڈان روک کر آئی۔ ڈی دکھائی اور آگے روانہ ہو گیا۔ یہ وہی لمحہ تھا جب کیروف کی کال آئی تھی۔

آر ڈی اے کے نام سے معروف علاقہ وفاقی اہلکار اور ان کے خاندان استعمال کرتے تھے...... واشنگٹن سے آنے والے صدارتی ہیلی کاپٹر پر کلین کی نظر پڑی...... مخصوص جگہ پر وہ گاڑی سے اتر گیا۔ سیکرٹ سروس کے آدمی نے گاڑی کا دروازہ کھولا تھا۔ دوسرا ایجنٹ اس کے ساتھ چل رہا تھا۔ یہ جگہ کیمپ ڈیوڈ کے نام سے مشہور ہے اور واشنگٹن سٹی سے 62 میل کے فاصلے پر ہے۔ سرسبز پہاڑی علاقہ ہے۔ کیمپ ڈیوڈ میں صدر کا آفس گھر کی طرز پر ڈیزائن کیا گیا تھا۔ چیف ایگزیکٹو (صدر) سیموئل ایڈم کاسٹیلا، پائن کی نفیس ڈیسک کے عقب میں مصروفِ کار تھا۔ اس نے اٹھ کر اپنے معتمدِ خاص سے ہاتھ ملایا۔

''نیٹ (ناتھن) عموماً میرا ابتدائی جملہ ہوتا ہے کہ تمہیں دیکھ کر خوشی ہوئی۔ لیکن تم بتا چکے ہو کہ معاملہ اہم ترین نوعیت کا ہے۔''

''میں آپ کی نجی مصروفیات میں دخل اندازی پر معذرت خواہ ہوں لیکن اور کوئی چارۂ کار نہیں تھا۔''

''کیا یہ ہیوسٹن سے متعلق ہے؟''

''سر، مجھے ڈر ہے کہ ایسا ہی ہے۔''

پریذیڈنٹ نے کاؤچ کی طرف اشارہ کیا۔ ''مختصر اور تیز بتاؤ۔''

صورتِ حال کی بھرپور عکاسی کرنے میں کلین نے پانچ منٹ لیے۔

''تمہاری تجاویز...... مشورہ؟''

''فائر وال۔'' کلین کی آواز کھنچ گئی۔ ''کوئی ایک

مسافر بھی ٹرمینل سے باہر نہیں نکلنا چاہیے۔''

فائر وال کا مطلب تھا FBI، FAA ، اور پینٹا گون کا مشترکہ فولادی اشتراک۔ جس کا واحد مقصد امریکا میں دہشت گردی کو نیست و نابود کرنا تھا...... وہ دونوں جانتے تھے کہ اگر وارننگ تیس منٹ قبل بھی مل جاتی تو فائر وال کے خصوصی اور موثر ترین انتظام کو توڑنا یا دھوکا دینا ناممکن تھا۔

کلین بخوبی آگاہ تھا کہ خاصی تاخیر ہو گئی ہے۔ کاش جنرل کیروف اپنے سارے پتے ماسکو کی میز پر نہ رکھتا تو صورتِ حال مختلف ہوتی...... پندرہ منٹ مختصر وقت تھا...... تقریباً گزر چکا تھا۔ طیارہ فضا میں ہوگا یا لینڈ کر چکا ہوگا۔ اب بہترین قدم یہی رہ گیا تھا کہ ہر وردی پوش اور سادہ پوش ایجنٹ کو میدان رست خیز میں جھونک دیا جائے۔ کچھ ائرپورٹ پر ہی ہوں گے۔ چند قریب...... اور بقیہ کو فاصلہ طے کرنا پڑے گا۔ سینٹرل کمانڈ پوسٹ سے FAA ہر مسافر کی تفصیل فیکس کر دے۔

پریذیڈنٹ نے ایک ثانیے کے لیے کلین کی آنکھوں میں دیکھا اور فون کی طرف ہاتھ بڑھایا...... چند سیکنڈ بعد وہ FBI کے سربراہ جیری میتھیوز سے بات کر رہا تھا۔

''تفصیل میں جانے کا وقت نہیں ہے۔ ڈولس ائرپورٹ پر فائر وال کرادو۔ مشکوک فرد کی تفصیل فیکس کروا رہا ہوں۔'' پریذیڈنٹ نے جیری کو ہدایت دی۔ ''اس کا اصل نام آئیون بریا ہے۔ قومیت سرب ہے۔ وہ جعلی امریکی پاسپورٹ پر جان اسٹاک کے نام سے سفر کر رہا ہے...... وہ امریکی شہری نہیں ہے۔ جیری، ذہن میں رکھنا یہ پانچویں سطح کی صورتِ حال ہے (لیول فائیو سچویشن) پھر کہہ رہا ہوں...... لیول۔ فائیو۔''

پانچویں سطح کا مطلب تھا کہ مشکوک شخص مسلح اور خطرناک ہے۔ صورتِ حال انتہائی درجہ نازک اور قومی سلامتی کے لیے خطرہ ہے۔

پریذیڈنٹ کاسٹیلا فون رکھ کر مڑا۔ ''فائر وال سے بچنا ناممکن ہے۔ مگر میں سمجھ رہا ہوں کہ تاخیر ہو گئی ہے۔''

''سر، تاخیر والی بات ٹھیک ہے۔ مجھے یہاں آتے ہوئے راستے میں ہی کیروف کی جانب سے اطلاع ملی تھی۔ اس وقت جہاز اترنے میں محض پندرہ منٹ رہ گئے تھے۔''

''ٹھیک کہتے ہو۔ اگر وہ نکل گیا تو ہمیں بیک اَپ پلان پر جانا پڑے گا۔'' وہ دونوں امکانات اور ممکنہ اقدامات و خطرات پر تبادلۂ خیال کر رہے تھے۔ جب فون نے نغمہ سرائی کی۔

''جیری؟'' کاسٹیلا خاموشی سے سنتا رہا۔ پھر ماؤتھ پیس پر ہاتھ رکھ کر کلین کو مخاطب کیا۔ وہ فائر وال سے آٹھ منٹ قبل نکل گیا...... کیا مشورہ ہے؟''

اچانک کلین خود کو مزید بوڑھا محسوس کرنے لگا۔ بریا ایک بار پھر بہت قریب سے نکل گیا تھا۔ آٹھ منٹ اسے بہت طویل وقفہ لگا...... لامتناہی......

''بیک اَپ پلان۔'' وہ تھکی ہوئی آواز میں بولا۔

پریذیڈنٹ دوبارہ فون کی جانب متوجہ ہوا۔ ''جیری، احتیاط سے سنو......'' بات ختم کر کے اس نے کلین سے سوال کیا۔

''کتنی اسمال پاکس غائب ہوئی ہے؟''

''مشرقی ساحلی پٹی کو غارت کرنے کے لیے کافی ہے بلکہ اس سے بھی زیادہ۔''

''ویکسین کی سپلائی کتنی ہے بشمول یو ایس ایمرڈ ملٹری کے استعمال کے لیے موجود ویکسین......؟''

''ناکافی۔ بریا نصف ملین افراد کو متاثر کر سکتا ہے۔ مزید ویکسین کی تیاری میں کئی ہفتے درکار ہیں۔''

''برطانیہ، کینیڈا، جاپان...... وہاں سے خریدی جا سکتی ہے؟''

''ان کے پاس ہم سے بھی کم ہے۔ اور جو ہے وہ ان کی آبادی کے تحفظ کے لیے ہے...... عرصہ قبل WHO نے ویکسین کی تیاری بند کرادی تھی۔''

کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔

''کیا بریا کے یہاں آنے کا اصل مقصد وائرس کو ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا ہے؟'' پریذیڈنٹ نے استفسار کیا۔

''نو، سر...... یہی ایک امید کی کرن ہے۔ بریا پیسے لیتا ہے اور کام کرتا ہے۔ وہ ایک قاتل، سہولت کار اور رابطہ کار ہے...... رقم کے عوض اس کی خدمات میں چند اور چیزیں بھی شامل ہیں مثلاً اغوا......''

''سہولت کار؟'' کاسٹیلا نے لفظ دہرایا۔ ''کیا تم یہ کہنا چاہتے ہو کہ وہ اسمال پاکس یہاں کسی کے حوالے کرے گا؟''

''میں یہی کہنا چاہتا ہوں۔ اگرچہ یہ ایک مشکل تصور ہے۔ کیونکہ اگر دہشت گرد کیمیائی یا وائرس اٹیک کرنا چاہتے ہیں تو ان کے لیے بہتر ہوتا کہ وہ بائیو ویپن ملک کے باہر اسمبل کرتے۔'' کلین نے کہا۔

''لیکن اسمال پاکس اصل حالت میں بھی انتہائی

مہلک ہے۔ اگر نیویارک کے آبی ذخیرے میں شامل کر دیا جائے تو ہولناک تباہی کا سامنا کرنا پڑے گا...... اگر ہوا سے اسے زرعی زمین کی مٹی تک پہنچا دیا جائے تو غارت گری کا تناسب مزید بڑھ سکتا ہے...... تاہم مجھے شک ہے کہ معاملہ کچھ اور ہے۔ سازشی عناصر وائرس کو اصلی حالت میں استعمال نہیں کرنا چاہتے۔ پہلے مذکورہ عناصر ''اسٹیج ٹو'' میں اس پر تجربات کر کے اس کی ہلاکت خیزی میں اضافہ کریں گے۔ رشیا میں اسٹیج ٹو کی سہولت موجود نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وائرس کو امریکا لایا گیا ہے...... ظاہر ہے کہ وہ لوگ CDC یا ہماری ملٹری لیب کو استعمال نہیں کریں گے۔ اس کے دو مطلب نکلتے ہیں۔ اول یہ کہ منصوبہ کافی عرصے سے زیرِ عمل تھا۔ یہ میں اس لیے کہہ رہا ہوں کہ انہیں ایک تیسری جدید ترین لیب کی ضرورت ہے جس کے لیے وقت چاہیے...... اور ہمیں بریا کے علاوہ اس تیسری لیب کا بھی سراغ لگانا ہے۔'' کلین خاموش ہو گیا۔

''بریا کتنی دور جا سکتا ہے؟''

''فائر وال کے پلان B کی موجودگی میں بریا کو محدود ہونا پڑے گا۔ اس کی کوشش ہوگی کہ ڈلیوری دے کر واپسی کی فکر کرے۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''لیکن یہ امریکا ہے۔ اس کی انگریزی بھی اچھی نہیں ہے۔ مجھے پختہ یقین ہے کہ ہمارے ہی ملک سے اسے مدد فراہم کی جائے گی۔ ممکن ہے اسے یہاں بلوانے کا کوئی اور مقصد بھی ہو۔ میں حیران ہوں کہ یہ معاملہ کب سے اور کتنی رازداری سے آگے بڑھ رہا تھا۔ عین وقت پر ڈانکو نے اپنی جان دے کر پیچیدگیاں کھڑی کر دیں۔'' کلین نے تاسف کے ساتھ اظہارِ حیرت کیا۔

''میڈیا کو تاریکی میں رکھنا ضروری ہے۔'' صدر نے حتمی انداز میں کہا۔

''یس سر۔ کیروف نے رشیا میں یہ کام کامیابی سے کیا ہے۔ جب آپ روسی صدر سے بات کریں تو استفسار کر سکتے ہیں کہ انہوں نے روسی میڈیا کو اندھیرے میں رکھنے کے لیے کیا اقدامات کیے ہیں؟''

''ہونہہ...... ماسکو میں بریا کے ساتھ دوسرا آدمی کون تھا؟''

''وہ ایک وائلڈ کارڈ ہے...... اس کی شناخت کی کوشش بارآور ہو جاتی ہے تو یقیناً مفید رہے گی۔'' کلین نے جواب دیا۔

☆☆☆

ٹریلور، فرسٹ کلاس، مسافروں میں [illegible] آگے تھا۔ اس کے عقب میں جو مسافر تھے، ان کے باعث، بزنس کلاس کا کوئی مسافر ابھی نہیں ملتا تھا۔ وہ تیز قدمی سے امیگریشن بوتھ تک پہنچا۔ بوتھ [illegible] کسٹم پوائنٹس تھے۔ ٹریلور کو ہجوم کی ضرورت تھی لیکن ڈولس، کینیڈی یا لاس اینجلس کے مانند مصروف ائرپورٹ نہیں تھا۔ نہ ہی وہاں اس وقت کوئی بین الاقوامی فلائٹ متوقع تھی۔

وہ کاؤنٹر کی طرف بڑھا اور کاغذات پیش کیے۔ آفیسر نے کاغذات دیکھتے ہوئے عام سے سوالات کیے۔ ٹریلور نے مرحوم ماں کے بارے میں صاف گوئی سے بتا دیا۔ آفیسر نے سر ہلا کر کسٹم فارم پر قلم سے کچھ لکھا اور اسے آگے بڑھنے کا اشارہ کیا۔

ٹریلور کے پاس سامان تھا۔ لیکن اس کے پاس سامان کی فکر کرنے کا وقت نہیں تھا۔ اسے جلد از جلد ٹرمینل سے نکلنا تھا۔ اس نے ہمت کر کے شانے پر سے عقب میں جھانکا۔ اسمتھ امیگریشن بوتھ پر تھا...... وہ بوتھ ڈپلومیٹس اور فضائی عملے کے لیے مخصوص تھا...... وہ وہاں کیا کر رہا ہے؟ وہ پینٹا گون کا آدمی ہے جو ملٹری ID پر سفر کر رہا ہے......؟ اپنا کارڈ لے کر وہ تیزی سے چلنے لگا۔

''سر، ہلکا پھلکا سفر رہا ہے؟'' ایجنٹ کا اشارہ سامان کی عدم موجودگی کی طرف تھا۔ ٹریلور نے مسکرانے پر اکتفا کیا۔ اس نے کن انکھیوں سے دیکھا کہ اسمتھ اسی ایجنٹ کی طرف آ رہا تھا۔ ایڈم ٹریلور کا دل پھر بے قابو ہونے لگا۔ اس کا دل چاہ رہا تھا کہ بھاگنا شروع کر دے۔ اس نے اسمتھ کی نظر سے بچنے کے لیے کوریڈور میں دایاں موڑ کاٹا۔

''نہیں جناب۔'' عقب سے ایجنٹ کی آواز آئی۔

''بائیں جانب۔'' ٹریلور بوکھلا کر بائیں جانب مڑا اور تقریباً بھاگتا ہوا ٹرمینل کو ملانے والی روشن سرنگ میں داخل ہو گیا۔

☆☆☆

''ڈاکٹر اسمتھ؟''

اسمتھ، کسٹم ایجنٹ کے قریب پہنچ گیا۔ ''یس؟''

''آپ کے لیے کال ہے...... اس طرف آئیے۔'' ایجنٹ نے انٹرویو روم کا دروازہ کھولا۔ جہاں مشکوک افراد سے سوال جواب کیے جاتے تھے۔ فون کی طرف اشارہ کر کے ایجنٹ واپس بوتھ کی طرف چلا گیا۔

''اسمتھ بول رہا ہوں۔''

''جان، رینڈی ہیئر۔''

''رینڈی!''

''سنو، زیادہ وقت نہیں ہے۔ ہم نے وڈیو امیج کو صاف کرلیا ہے اور تصویر سفارت خانے بھیج دی ہے۔ پریشانی کی بات نہیں ہے۔ اس کا نام ایڈم ٹریلور ہے۔ میں نے اس کے پس منظر کے بارے میں تفصیلات طلب کرلی ہیں۔''

''کیا نام بتایا؟'' اسمتھ نے سختی سے ریسیور پکڑلیا۔

''جان، اس کی ماں روسی تھی۔ کچھ عرصے قبل اس کا انتقال ہوگیا تھا...... وہ اس کی یاد میں یہاں آتا رہتا ہے۔''

''پلیز رینڈی، ایڈم ٹریلور نام ہے؟''

''ہاں، اور وہ تمہارے ساتھ امریکن 1710 پر ہی ہے۔''

اسمتھ سناٹے میں رہ گیا۔ ''رینڈی، تم نے بہت بڑا کام کردیا ہے۔ میرے پاس شکریے کا وقت بھی نہیں ہے۔''

''اچھا، وہ لیپ ٹاپ اور سیل کا کیا کرنا ہے؟''

''ساشا کو لیپ ٹاپ پر لگادو...... کچھ ملے تو بتانا...... فی الوقت میں جارہا ہوں۔''

اسمتھ، آفس سے باہر نکلا اور سیدھا اس ایجنٹ کے پاس پہنچا۔ ''مجھے تمہاری مدد چاہیے۔'' اسمتھ نے ملٹری کارڈ نکالا۔ ''ایڈم ٹریلور نامی ایک مسافر اسی فلائٹ سے یہاں پہنچا ہے۔ کیا وہ کسٹم کلیئر کرگیا ہے؟'' چک پھیریاں کھاتا ہوا سنسنی خیز اور خونریز ڈراما جو یوری ڈانکو کی موت سے وینس میں شروع ہوا تھا، اس وقت امریکا میں کلاسیکی اور شاید حتمی موڑ پر تھا...... اسمتھ نے تیزی سے حلیہ بھی بتادیا۔

''عجیب آدمی تھا۔ اس کے پاس سامان بھی نہیں تھا۔ ابھی دو منٹ پہلے نکلا ہے؟'' اسمتھ اس کی بات سنتے سنتے حرکت میں آچکا تھا...... بھاگتے بھاگتے اس نے کلین کا نمبر ملایا۔

''کلین ہیئر۔''

''سر، اسمتھ بات کررہا ہوں۔ بریا کے ساتھ جو آدمی تھا، وہ امریکی ہے۔ نام ڈاکٹر ایڈم ٹریلور۔ وہ ناسا (NASA) کا سائنس داں ہے...... وہ اسی فلائٹ پر تھا......''

''کیا وہ تمہاری پہنچ میں ہے؟''

''وہ مجھ سے دو منٹ آگے ہے...... بریا خالی ہاتھ ہے۔ وائرس ٹریلور کی تحویل میں ہے۔ ہم بہت بڑا دھوکا کھا گئے۔''

''جان، اسے پکڑو...... میں صدر کے ساتھ ہوں......

ابھی رابطہ کرتا ہوں۔'' کلین کی آواز آئی۔ ''بریا، فائروال کا جال بچھانے سے چند منٹ پہلے نکل گیا تھا۔''

''اسے علاقے میں گھیریں۔ وہ اب بھی نہایت اہم مہرہ ہے۔'' اسمتھ مسافروں میں راستہ بناتا ہوا ٹریلور کے پیچھے لپک رہا تھا۔ دو منٹ سے قبل کلین نے پھر رابطہ کیا۔

''جان، وہاں ہمارے FBI ایجنٹ موجود ہیں؟''

''نہیں سر...... ایک ایک لمحہ قیمتی ہے۔ میں اس کے سر پر ہوں۔''

''اوکے، جان گڈ لک۔''

مسافروں کے احتجاج کی پروا کیے بغیر اسمتھ دوڑنے والے انداز میں متحرک تھا۔ اسی بھاگ دوڑ میں کچھ دیر کے لیے ٹریلور، اسمتھ کی نظر سے اوجھل ہوگیا۔ اسمتھ نے بے قراری سے ہر جانب نظر ماری۔ معاً وہ شیشوں کی دوسری جانب سائڈ واک پر نظر آیا۔ جہاں نجی گاڑیاں، کیبس اور سرکاری لیموز (لیموزین) کھڑی تھیں۔ اسمتھ نے دوڑ لگائی۔ ٹریلور ایک سیاہ رنگ کی لنکن سیڈان کے کھلے ہوئے دروازے کے قریب تھا۔ لنکن کے شیشے بھی سیاہ رنگ کے تھے۔

''ٹریلور!'' اسمتھ دہاڑا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ لنکن اسٹارٹ حالت میں تھی۔ اب وہ باقاعدہ دوڑ رہا تھا۔

اپنا نام سن کر ٹریلور پلٹا۔ اسمتھ کو جھپٹتے دیکھ کر اس کی آنکھیں دہشت سے پھٹ پڑیں۔ ہاتھ میں موجود بیگ اس نے سینے سے چپکالیا اور کھلے دروازے سے لنکن میں کود گیا۔ اسمتھ زخمی درندے کے مانند غرایا اور آخری جست بھری۔ اس کا ہاتھ سامنے کی جانب پھیلا ہوا تھا۔ ٹریلور کے اندر جاتے ہی لنکن کے چیختے ہوئے پہیے گھومے اور وزنی گاڑی آگے کی جانب اچھلی...... اسمتھ کی انگلیوں نے ہینڈل کو چھوا لیکن دروازہ بند ہورہا تھا اور گاڑی متحرک تھی۔ اس نے خود کو غیر متوازن ہونے سے بچایا اور گرتے گرتے بچا۔

آہ...... وہ...... شکار...... ایک بار پھر منٹوں، سیکنڈوں کے فرق سے نکل گیا تھا۔ اس مرتبہ شکار ایڈم ٹریلور تھا۔ کاش رینڈی کی کال چند منٹ پہلے یا پھر دورانِ پرواز مل جاتی تو ٹریلور کا فرار ناممکن ہوجاتا۔

لنکن، ٹریفک میں گم ہوگئی۔ دو پولیس اہلکار جھپٹے اور دائیں بائیں سے اسمتھ کو جکڑلیا۔ اسمتھ کے تیس قیمتی سیکنڈ اپنی شناخت کرانے میں ضائع ہوگئے۔ انہیں پرے دھکیل کر اس نے فی الفور کلین کو کال کی......

''کیا تم نے نمبر دیکھ لیا تھا؟'' کلین نے بے چینی سے

دریافت کیا۔
''نہیں۔لیکن آخری تین ہندسے میرے ذہن میں ہیں اور بائیں کونے پر نارنجی اسٹیکر چسپاں تھا۔سر، لنکن، گورنمنٹ ایجنسی میں رجسٹرڈ ہے۔''

☆☆☆

عقبی اور اگلے حصے کے درمیان سیاہ شیشہ حائل تھا جس کے باعث ٹریلور، ڈرائیور کو دیکھنے سے قاصر تھا۔یہ بھی اندازہ نہیں ہورہا تھا کہ آگے پسنجر سیٹ پر کوئی ہے یا نہیں؟
''ہم کہاں جارہے ہیں؟'' ٹریلور نے سوال کیا۔
عقبی حصے میں پوشیدہ اسپیکرز میں سے جواب آیا۔
''ڈاکٹر، پریشانی کی کوئی بات نہیں ہے۔آرام سے سفر کرو اور منزل تک پہنچنے سے پہلے کوئی بات نہیں ہوگی۔'' عجیب سی آواز تھی۔ٹریلور پہچاننے میں ناکام رہا۔ اس نے لاک ہٹانے کی کوشش کی لیکن کوئی نتیجہ برآمد نہیں ہوا۔
'کیا ہورہا ہے؟' اس نے سوچا۔
خود کو پُرسکون رکھنے کی اس کی ہر کوشش ہزیمت سے دوچار ہوتی آئی تھی۔یہ حالت اس وقت سے تھی، جب سے اس نے جہاز میں اسمتھ کو دیکھا تھا۔ بعدازاں، امیگریشن، کسٹم، ٹنل، بس کے قریب لنکن کی طرف...... گویا وہ کوئی شکاری بھیڑیا تھا...... ٹریلور کے نزدیک یہ ایک کرشمہ ہی تھا کہ وہ اسمتھ کی گرفت سے بال بال بچ نکلا تھا۔
''اب میں محفوظ ہوں۔ بھیانک خواب اختتام پذیر ہوا۔'' اس نے خود کو تسلی دی۔لیکن اس نے تعاقب کیوں نہیں کیا؟ کیا اسے علم ہے کہ اسمال پاکس میرے پاس ہے؟ نہیں، نہیں...... یہ ناممکن ہے۔سوالات نے پھر یلغار کی۔ اس نے سر پشت سے ٹکا کر آنکھیں بند کرلیں...... جوابات اب منزل پر پہنچ کر ہی مل سکیں گے۔

☆☆☆

''جان، مجھے یقین ہے کہ تم نے اپنی بہترین صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا ہے۔'' کلین کچھ بےچین تھا۔ ''لیکن اب ہمیں ایک نہیں دو افراد سے نمٹنا پڑے گا۔ بریا اور ٹریلور۔'' کلین محفوظ لائن پر اسمتھ سے محوِ گفتگو تھا۔
سر، میں سمجھ رہا ہوں لیکن جہاں تک ٹریلور کا معاملہ ہے ہمیں ایک ''بریک'' ملا ہے۔وہ یہ کہ فرار ہونے کے لیے اس نے سرکاری گاڑی استعمال کی ہے۔''
''میں اس وقت بھی کمپیوٹر پر دیکھ رہا ہوں لیکن میں اب بھی کچھ قدرے اُلجھا ہوا ہوں کہ آخر وہ بھاگا کیوں؟''
''سر، احساسِ جرم کے تحت۔ میں اس معاملے میں قطعی پُریقین ہوں۔اسے ہوسٹن کی مڈبھیڑ یاد تھی۔ مجھے اس کا سامان بھی نظر نہیں آیا۔یعنی عجلت کے باعث اس نے سامان کا انتظار بھی نہیں کیا۔ ایک بیگ تھا۔ جسے اس نے نومولود کے مانند سینے سے چپکایا ہوا تھا۔اس میں کیا ہوسکتا ہے؟ میں نے آپ کو بتایا تھا۔'' اسمتھ نے بات ختم کی۔
''ایک منٹ ......کمپیوٹر کچھ کہہ رہا ہے......''
پس منظر میں اسمتھ نے پرنٹر کی آواز سنی۔
''لنکن، جو ٹریلور کو اٹھانے آئی تھی، وہ ناسا کے پاس رجسٹرڈ ہے۔'' کلین نے انکشاف کیا۔
اسمتھ دنگ رہ گیا۔
''جان، اگر اسے بھاگنے کی ضرورت آن پڑی تھی تو کیا وہ ایسی ٹرانسپورٹ استعمال کرسکتا تھا جسے بہ آسانی شناخت کرلیا جائے؟''
''یقیناً۔کیونکہ اسے توقع نہیں تھی بلکہ گمان ہی نہیں تھا کہ مجھ سے یوں ٹاکرا ہوجائے گا۔میرا خیال ہے کہ اس نے مجھے جہاز میں دیکھ لیا تھا اور بوکھلا کر گاڑی منگوا کر عجلت میں نکلنے کی کوشش کی۔ساتھ ہی میرے آواز دینے پر وہ بدحواس ہوکر دوڑ پڑا۔ یہ اس کی آخری غلطی تھی جس نے ثابت کردیا کہ وہ روس میں کیا کررہا تھا اور شریمیتوف ائرپورٹ پر بریا سے کیوں ملا؟'' اسمتھ نے وقفہ لیا۔''ٹریلور کو اٹھوالیں...... وہ بہ آسانی زبان کھول دے گا۔''
تاہم کلین نے فیصلہ کرنے میں وقت صرف نہیں کیا۔
''میں 'فیڈرل بولو' (Bolo) کو الرٹ کرتا ہوں۔''
کلین انتہائی قدم اٹھانے جارہا تھا۔''بولو الرٹ'' کا مطلب تھا کہ دارالحکومت سے سومیل کے دائرے میں کسی بھی ایجنسی کے وردی پوش کے پاس ٹریلور کی تصویر پہنچ جائے گی اور احکامات کے مطابق اسے دیکھتے ہی اٹھا لیا جائے گا......
''اس دوران میں تم میرے پاس آجاؤ۔ پریذیڈنٹ کو بریا کے کیس پر بریفنگ دینی ہے۔میں چاہتا ہوں کہ یہ کام براہِ راست تم کرو۔ میں انہی کے ساتھ ہوں......ہم کیمپ ڈیوڈ میں ہیں۔''

☆☆☆

لنکن، وسکانسن ایونیو سے ہوتی ہوئی وولٹا پلیس کی طرف آگئی۔ گاڑی کے لاک کھل گئے۔ڈرائیور نے اتر کر ٹریلور کی سمت والا دروازہ کھولا۔ ٹریلور ہچکچاہٹ کے ساتھ اترا۔ اور پہلی مرتبہ ڈرائیور کو دیکھا جس کا چہرہ تاثرات سے عاری تھا۔ دروازہ بند کرکے وہ سیاہ و سفید اینٹوں سے بنی

عمارت کی طرف چل پڑا۔ ٹریلور بھی حرکت میں آیا۔ ڈرائیور نے گیٹ کھولا اور کہا۔

''آپ کا انتظار ہو رہا ہے۔''

ٹریلور، گھاس کے قطعے کے درمیان بنے ہوئے پختہ راستے پر چل کر داخلی دروازے تک پہنچا۔ دروازہ ازخود وا ہو گیا۔ ٹریلور نے اندر قالین پر قدم رکھا۔

''بہت خوشی ہوئی تمہیں دیکھ کر۔'' ڈیلن ریڈ کی آواز آئی۔ ریڈ کی آواز سن کر وہ غش کھاتے کھاتے بچا تھا۔

''گھبراؤ نہیں۔'' ریڈ نے دروازہ بند کر دیا۔ ''کیا پرائس نے نہیں کہا تھا کہ میں یہاں ملوں گا۔ اب سب کچھ ٹھیک ہو گیا ہے۔''

''نہیں ایسا نہیں ہے۔'' ٹریلور اچانک پھٹ پڑا۔ ''تم نہیں جانتے کہ ائرپورٹ پر کیا ہوا، اسمتھ......''

''میں سب جانتا ہوں۔'' ریڈ نے قطع کلامی کی۔ ''میں اسمتھ کو بھی جانتا ہوں...... اس کی نظر تمہارے بیگ پر تھی؟''

''ہاں۔'' ٹریلور نے بیگ اس کے حوالے کیا۔ اور ریڈ کے پیچھے کچن میں چلا گیا۔

''لاجواب...... بہت بڑا کام کیا ہے تم نے...... بہترین۔'' ریڈ نے تولیے کے ذریعے بیگ سے فلاسک نکال کر فریزر میں رکھ دیا۔

''نائٹروجن چارج......'' ٹریلور نے کہنا چاہا۔

''میرے علم میں ہے۔ چند گھنٹے باقی ہیں۔ تب تک ہم اسے محفوظ جگہ تک پہنچا دیں گے۔'' ریڈ نے پھر بات کاٹی۔ ''پریشان مت ہو۔ بیٹھ جاؤ، میں کچھ بناتا ہوں۔'' ریڈ نے گول میز کی طرف اشارہ کیا۔ ریڈ نے اسکاچ کے دو بڑے جام تیار کیے جن میں برف کی ڈلیاں تیر رہی تھیں۔ اس نے ایک مرتبہ پھر تعریفی کلمات ادا کیے اور جام بلند کیا۔

ٹریلور نے نفی میں سر کو جنبش دی اور جام اٹھاتے ہوئے کہا۔ ''میں کہتا رہا ہوں کہ سب ٹھیک نہیں ہے۔'' ریڈ کی بے پروائی اُسے کھل رہی تھی۔ اس نے جلدی جلدی دو تین گھونٹ بھرے۔ ''کیا تمہاری سمجھ میں نہیں آ رہا کہ یہ اتفاقی امر نہیں ہو سکتا کہ اسمتھ میرے ساتھ ہی سفر کر رہا تھا۔ ماسکو میں کچھ نہ کچھ وقوع پذیر ہوا ہے...... انہوں نے مجھے بریا کے ساتھ دیکھ لیا تھا۔ بریا کے ساتھ میرا نظر آنا کیا جواز رکھتا ہے؟ پھر ائرپورٹ پر اس نے مجھے پکڑنے کی کوشش کی۔ کیوں؟ ایک ہی وجہ ہے کہ اسے معلوم ہو گیا ہے......''

''اسمتھ لاعلم ہے۔'' ریڈ نے ٹریلور کے جام میں مزید اسکاچ انڈیلی۔ ''تمہیں وہم ہو گیا ہے۔ کیا تم نہیں سمجھتے کہ ایسا ہوتا تو پوری FBI ائرپورٹ پر تمہارے استقبال کے لیے موجود ہوتی؟''

''میں احمق نہیں ہوں۔ میں سمجھ رہا ہوں لیکن ''اتفاق'' یہ کیسا اتفاق تھا......'' ٹریلور جام اٹھاتے ہوئے بڑبڑایا۔

''پرائس کی بھی غلطی ہے۔'' ریڈ نے اعتراف کیا۔ ''تم نے جب جہاز پر سے فون کیا تھا تو اس نے تمہیں ہدایات دی تھیں...... ایک چوک ہو گئی تھی۔ وہ تمہیں یہ کہنا بھول گیا کہ اگر اسمتھ سے مڈبھیڑ ہو تو بھاگنے کی کوشش مت کرنا...... زیادہ سے زیادہ اسے تجسس ہوگا۔ تمہارے دل میں چور تھا، بھاگنے کی وجہ سے کھیل بگڑ گیا۔''

''وہ اسمال پاکس کے بارے میں جان چکے ہیں۔'' ٹریلور نے منہ بنایا۔

''یہ ٹھیک ہے لیکن وہ کوریئر کے معاملے میں غلط فہمی کا شکار ہیں۔ وہ تمہارے نہیں، بریا کے پیچھے لگے ہوئے ہیں۔''

''مجھ سے سوالات کیے گئے تو میں سنبھال نہیں سکوں گا۔''

''تمہیں صرف لاعلمی کا اظہار کرنا ہے۔ کوئی ثابت نہیں کر سکے گا۔ تمہارا ریکارڈ گواہ ہے کہ تم اپنی مرحوم ماں کی قبر پر حاضری دینے جاتے رہتے ہو...... حتیٰ کہ پولی گراف ٹیسٹ میں وہ کچھ نہیں پکڑ سکتے۔ کیونکہ تم بریا کی شناخت سے بے بہرہ ہو۔ تم اس کا نام تک نہیں جانتے۔ ریکارڈنگ میں تمہارے ساتھ بریا کی جگہ کوئی عورت بھی نظر آ سکتی تھی اور وہاں کوئی آواز نہیں ہے۔ صرف ایک خاموش ٹیپ ہے۔'' ریڈ نے اسے سمجھایا۔

ٹریلور کچھ مطمئن دکھائی دیا۔ ''میں تھک گیا ہوں۔ آرام کروں گا۔ کچھ عرصے کے لیے کوئی مخل نہ ہو۔''

''یہ بہتر ہے اور انتظام بھی کر دیا گیا ہے۔ فور سیزن کے سوئٹ میں آرام کرو۔ ڈرائیور تمہیں لے جائے گا۔ جتنا دل کرے وہاں رہو......'' باہر نکلتے وقت اس نے پھر ٹریلور کے عظیم کارنامے کو سراہا۔

''رقم؟''

''ہوٹل میں تمہیں ایک لفافہ ملے گا۔ اس میں دو نمبر ہوں گے۔ ایک تمہارے اکاؤنٹ کا اور دوسرا زیورچ میں ڈائریکٹر کا ذاتی نمبر۔'' ریڈ نے بتایا۔

ٹریلور ہاتھ ملا کر آگے بڑھ گیا۔ چند قدم چل کے اس

نے مڑ کے دیکھا، اہم داخلی دروازہ بند ہو چکا تھا۔ وہ گیٹ سے باہر آ گیا۔ گاڑی ندارد تھی۔ اس نے سڑک پر دائیں بائیں دیکھا۔ گاڑی نصف بلاک دور کھڑی نظر آئی۔ وہ جتنا خیال کر رہا تھا، اس سے کہیں زیادہ تھکا ہوا تھا۔ وہ نڈھال انداز میں گاڑی کی طرف چل پڑا۔ اسے تاخیر سے احساس ہوا کہ عقب میں کوئی آ رہا ہے۔ وہ پلٹا، آنے والا محض دو قدم دور تھا۔

''تم!'' ٹریلور، بریا کو دیکھ کر بدک گیا۔

''تمہاری یاد ستا رہی تھی۔'' بریا نے ایک قدم اور اٹھایا۔

ٹریلور کی چیخ، سسکی میں ڈھل گئی۔ لمحہ بھر کے لیے اسے یوں لگا جیسے حملۂ قلب ہوا ہے...... درحقیقت بریا کا مخصوص پتلا خنجر دل میں چھید کر گیا تھا۔ اسے اپنے خنجر اور مہارت پر کامل اعتماد تھا۔ اس نے نبض ٹٹولنے کی زحمت تک نہیں کی۔ طویل عرصہ ہو گیا تھا...... خونی خنجر کی کاٹ میں فرق آتا تھا نہ اس کی پیاس بجھتی تھی۔

☆☆☆

ڈاکٹر ڈیلن ریڈ نے دروازہ بند کر کے ایڈم ٹریلور کو ذہن سے نکال دیا۔ وہ کچن میں پہنچا تو جنرل رچرڈسن اور ڈاکٹر کارل بائر وہاں موجود تھے...... غارت گری تکون مکمل تھی۔ البتہ چوتھا کونا انتھونی پرائس غیر حاضر تھا۔ رچرڈسن کے ہاتھ میں سیل فون تھا۔ ''بریا نے کام کر دیا ہے۔'' اس نے سیل فون بلند کر کے اطلاع دی۔

''ٹھیک ہے، وہ اپنے کام کا پکا ہے۔ اب نکلنے کی کرو۔''

''فلاسک کا بندوبست کر لوں، پھر چلتے ہیں۔''

کارل بائر نے فریزر میں سے فلاسک نکالی۔ ساتھ ہی ایک کولر تھا۔ بعدازاں بائر نے خاص طور پر بنائے گئے موٹے دستانے ہاتھوں پر چڑھائے اور فلاسک کا پوشیدہ چیمبر کھولا جس طرح ریوالور میں گولیاں فٹ ہوتی ہیں۔ اسی طرح وائرس کے ایمپول اپنے خانوں میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ان کی اشکال دیکھ کر بائر کے ذہن میں میزائل کا تصور ابھرا...... ننھے ننھے شیشے کے بنے ہوئے میزائل جو فائر کے لیے تیار تھے لیکن ابھی وہ وقت نہیں آیا تھا۔ ان کی ہلاکت خیزی میں کئی گنا اضافہ کرنا باقی تھا جس کے بعد امریکا کے اسلحہ خانوں کا کوئی بھی نیوکلیئر میزائل ان کا مقابلہ نہیں کر سکتا تھا۔

اگرچہ بائر چالیس برس سے اس قسم کی چیزوں سے کھیلتا رہا تھا لیکن پھر بھی، وہ ہر مرتبہ تمام تر حفاظتی تدابیر بروئے کار لانا نہیں بھولتا تھا۔ کام مکمل کر کے اس نے کولر بند کیا اور کوڈ لاک لگا دیا۔ کوڈ الفا نیومرک تھا (ہندسے اور حروف) آخر میں اس نے درجہ حرارت متعین کیا اور کھڑا ہو گیا۔

''شریف حضرات، گھڑی چل پڑی ہے۔'' وہ مسکرایا۔

وولٹا پلیس کی تعمیراتی قطار میں ہر عمارت کے عقب میں ایک گیراج تھا جو گلی میں کھلتا تھا۔ ریڈ اور رچرڈسن نے کولر گیراج میں منتقل کیا جہاں ایک وولوو (Volvo) اسٹیشن ویگن کھڑی تھی۔ بائر پیچھے رہ کر جائزہ لے رہا تھا کہ وہاں کوئی نشانی نہ رہ جائے۔ انگلیوں کے نشانات اور فارنسک کے معاملات کی اسے پروا نہیں تھی۔ کیونکہ ان کے نکلنے کے بعد NSA کی خصوصی ٹیم وہاں پہنچ کر ہر نشان مٹا دیتی۔ ایسی کئی گمنام محفوظ کمین گاہیں (سیف ہاؤس) NSA کے زیر استعمال تھیں۔ خصوصاً واشنگٹن میں صفائی کے لیے آنے والی ٹیم کے مصروف اوقاتِ کار میں یہ ایک معمول کی بات تھی۔ بائر، ٹریلور کی روح کا شکریہ ادا کر کے وولوو میں ریڈ اور رچرڈسن کے ساتھ آن ملا...... اگلے منٹ میں تینوں عمارت چھوڑ چکے تھے۔

☆☆☆

پیٹر ہاول، سسلی کی شہرۂ آفاق آرٹ گیلری میں تصاویر دیکھتے ہوئے اسمتھ سے بات کر رہا تھا۔ وہ اپنے اطراف سے غافل نہیں تھا۔

''جان...... پیٹر بات کر رہا ہوں۔''

پینتالیس سو میل دور اسمتھ ہائی وے 77 پر تھا......

''بولتے رہو۔''

پیٹر نے فرانکو گریمالڈی سے ملاقات اور بعد کا احوال گوش گزار کیا۔ اس میں، پیٹرک ڈریک اور ٹریوس نکولس کے ساتھ خونی مڈبھیڑ کا احوال بھی تھا۔

''تمہیں یقین ہے کہ وہ امریکی فوجی تھے؟'' اسمتھ نے استفسار کیا۔

''سو فیصد۔'' پیٹر نے جواب دیا۔ ''میں نے پوسٹ آفس کی نگرانی کی تھی۔ نکولس نے جو نمبر بتایا تھا، اسی باکس نمبر پر ایک افسر آیا تھا۔ میں اسے بھی چھاپ لیتا لیکن موقع نہیں تھا اور نہ میں بس میں گھس سکتا تھا۔'' پیٹر نے وقفہ لیا۔ ''ویسے جان، تمہارے فوجی بھائی کیا چکر چلا رہے ہیں؟''

''تم نے حیران کن اطلاع دی ہے۔ میری شدید

آرزو ہے کہ میں تمہارے سوال کا جواب دینے کے قابل ہوتا۔''

امریکن ملٹری ملوث ہے۔ فوجی بحیثیت قاتل خدمات انجام دے رہے ہیں۔ اس انکشاف نے ایک نئے زاویے کا اضافہ کر دیا تھا...... پہلے سے پیچیدہ صورتِ حال، پیچیدہ تر ہوگئی تھی۔

''اگر نکولس اور اس کا ساتھی ایک اسمگلر کے کہنے پر قاتل کا کردار ادا کر رہے تھے تو اس کا صاف مطلب ہے کہ کوئی ان کو اس کے لیے ادائیگی کر رہا تھا۔''

''میرا بھی یہی خیال ہے۔'' پیٹر نے ہم خیالی کا اظہار کیا۔

''کوئی آئیڈیا ہے کہ ادائیگی کرنے والے تک پہنچا جا سکے؟''

''ایک ترکیب ہے۔'' پیٹر نے سمجھانا شروع کیا۔

پیٹر سے بات ختم کر کے اسمتھ دس منٹ بعد کیمپ ڈیوڈ کی حدود میں داخل ہو رہا تھا۔ ملٹری پروٹوکول کے ساتھ وہ روز بڈ پھر گیسٹ روم میں آیا۔

ناتھن کلین وہاں فون پر مصروفِ گفتگو تھا۔ اس نے اسمتھ کو بیٹھنے کا اشارہ کیا۔ کچھ دیر بعد فون رکھ کے اس نے اسمتھ کو دیکھا۔ ''دوسری طرف کیروف تھا۔'' اس نے اسمتھ کو بتایا۔ ''کیروف الٹے قدموں چل کر کچھ پانے کی کوشش میں مصروف ہے۔ بائیو پرٹ میں ہر کوئی زیرِ تفتیش ہے۔ یاردینی کے رابطے تلاش کیے جا رہے ہیں۔ قسمت کی دیوی اب تک روٹھی ہوئی ہے۔ یاردینی خاموش طبع آدمی تھا۔ وہ پیسے خرچنے کے لیے اِدھر اُدھر جاتا تھا، نہ مغرب کی پُرتعیش زندگی کے خوابوں کا اس نے کبھی اظہار کیا۔ کوئی مشکوک ای میل نہیں، کوئی فون کال بھی نہیں۔ کبھی اسے غیر ملکی سے ملتے نہیں دیکھا گیا۔ تاہم میں ناامید نہیں ہوں۔ یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ بغیر کسی رابطے کے وہ اتنی زہریلی سازش کا حصہ بن گیا؟''

''اس کا مطلب جس نے بھی یاردینی سے رابطہ کیا، وہ حد درجہ محتاط تھا۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''نیز وہ یہ بھی جانتا تھا کہ وہ صحیح آدمی سے رابطہ کر رہا ہے جس کی کوئی فیملی نہیں ہے، جو کرپٹ ہے اور وہ اپنا منہ بند رکھ سکتا ہے۔''

''ہاں، ایسا ہی ہے۔''

اسمتھ نے تیزی سے پیش آنے والے واقعات کی تفصیل سے کہانی سنا دی۔ روس سے ڈولس ائرپورٹ تک۔ وہ پیٹر والی تازہ خبر تک آیا تو کلین کا ایک ابرو پیشانی پر چڑھ گیا۔ آگے اسمتھ نے نئی تجاویز پیش کیں۔ فون کال نے مداخلت کی...... کلین نے مختصر بات کی۔ اس کی پیشانی شکن آلود ہوگئی۔ اسمتھ بغور باس کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔

''بولو (Bolo) ٹریلور تک پہنچ گئے تھے۔'' کلین نے اطلاع دی۔

''لیکن؟'' اسمتھ نے سوال اٹھایا۔ وہ سمجھ رہا تھا کہ اچھی خبر نہیں ہے۔ کلین نے رابطہ ختم نہیں کیا تھا۔ ایک ہاتھ ماؤتھ پیس پر رکھا ہوا تھا۔ ''لیکن یہ کہ وہ مارا جا چکا ہے۔ کوئی گواہ نہیں۔ نہ کوئی اشارہ...... کچھ بھی نہیں۔ کسی نے کچھ نہیں دیکھا۔'' اس نے سرگوشی میں بتایا اور فون پر ہدایات دینے لگا۔

''مجھے سراغ رساں کی رپورٹ اور کرائم سین کی تصاویر درکار ہیں۔ فوٹو فوراً فیکس کر دو اور ہاں ''بولو الرٹ'' منسوخ ہے۔''

''واشنگٹن ڈی سی کی پولیس نے وسکانسن کے قریب وولٹا پلیس کے علاقے میں ٹریلور کی لاش دریافت کی ہے۔ بظاہر رہزنی کی واردات ہے۔ پاسپورٹ اور آئی ڈی اپنی جگہ پر ہے۔ وجہ ہلاکت خنجر کا کاری وار ہے جو دل تک پہنچ گیا تھا، والٹ خالی تھا، رقم اور کریڈٹ کارڈز غائب ہیں۔''

''لاش کے آس پاس کچھ ملا...... مثلاً اس کا بیگ؟'' اسمتھ نے ناامیدی کو چھپاتے ہوئے سوال کیا۔ جواب نفی میں ملا۔

''والٹ اور پاسپورٹ اس لیے چھوڑ دیا گیا کہ ٹریلور کی شناخت میں آسانی ہو۔'' اسمتھ نے آنکھیں بند کر لیں۔ ''بریا...... جو بھی ٹریلور کو استعمال کر رہا تھا، وہ جانتا تھا کہ ٹریلور حلقے کی کمزور کڑی ہے۔ کام نکلتے ہی انہوں نے کمزور کڑی سے جان چھڑا لی اور اس کے لیے بریا کو استعمال کیا گیا ہے۔''

''کن لوگوں کی بات کر رہے ہو؟''

''سر! ابھی میں اندھیرے میں ہوں۔ تاہم اسمال پاکس کی ڈلیوری مکمل ہو چکی ہے۔ ساتھ ہی ٹریلور کا کردار بھی ختم ہوگیا۔''

''بریا کا نام تم نے کیوں لیا؟'' کلین نے وضاحت چاہی۔

''کیروف کے مطابق دوبدو لڑائی میں، یہ بریا کا اسٹائل ہے۔ دوسرے یہ کہ وہ واشنگٹن میں موجود ہے۔ فائر وال نافذ ہونے کے بعد اس کے لیے یہاں سے نکلنا قریب قریب محال ہے...... سازشی ٹولے کے لیے بہتر یہی تھا کہ وہ

بریا کو ہی استعمال کریں۔ کیونکہ بریا ہمارے لیے اجنبی ہے۔ فنگر پرنٹس تک نہیں ہیں۔ اس کی چالوں اور طریقۂ واردات سے ناآشنا ہیں۔ کیروف ہی اسے بہتر جانتا ہے۔ دوسرے نمبر پر میں ہوں۔ میں نے اسے دیکھا بھی ہے اور کچھ کچھ سمجھا بھی ہے...... سازشی ٹولے کے لیے وہی بہترین ہے۔''

''یعنی شریمیٹوف ائرپورٹ پر درحقیقت اسمال پاکس کا تبادلہ ہوا تھا اور سب بریا کے تعاقب میں لگے رہے؟''

اسمتھ نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''جہاز میں ٹریلور میرے ہی ساتھ محض پچیس تیس فٹ کے فاصلے پر وائرس لیے بیٹھا تھا اور میں بےخبر سوتا رہا۔'' اسمتھ نے یہ جملہ کبیدگی کے ساتھ ادا کیا۔ ''اس سے بڑھ کر ستم ظریفی اور کیا ہوسکتی تھی۔''

☆☆☆

پریذیڈنٹ کو عام سے لباس میں دیکھ کر اسمتھ نے حیرت محسوس کی۔ کلین نے اسمتھ کا تعارف کرایا۔

''مسٹر اسمتھ، تمہاری شہرت...... تم سے آگے چلتی ہے۔'' پریذیڈنٹ نے ستائش کی۔

''تھینک یو سر۔''

''جستہ جستہ، کلین کے ذریعے میرے علم میں ہے۔ خاصا خوفناک معلوم ہوتا ہے...... تازہ صورتِ حال کیا ہے؟'' پریذیڈنٹ کا انداز پُرسکون اور آواز ہموار، نگاہ کلین پر تھی۔

کلین نے ٹریلور کے قتل سے آغاز کیا۔ نیز کس طرح یہ قتل تمام تر ہنگامے میں فٹ ہوتا ہے۔

''ٹریلور۔'' پریذیڈنٹ نے کہا۔ ''کیا اس قتل کے سہارے سازشی عناصر تک پہنچا جاسکتا ہے؟''

''سر، افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ بھرپور کوشش کے اور وسائل کے باوجود میں زیادہ پُرامید نہیں ہوں۔ پسِ پردہ جن افراد سے سامنا ہے، وہ بہت محتاط اور تجربہ کار ہیں۔ روس میں کیروف نے یاردینی پر انتھک کام کیا لیکن نہیں معلوم ہوسکا کہ اس کی خدمات خریدنے والا کون تھا یا تھے۔ اسی طرح ٹریلور کے ساتھ معاملہ رہا...... تنخواہ اور مراعات سے ہٹ کر وائرس کی ڈیلیوری کے لیے کس نے اسے کتنی ادائیگی کی۔ دونوں بدقسمت رہے کہ اپنے ماسٹرز کی جانب سے سونپی گئی ذمے داری کو پورا کرنے کے باوجود کچھ حاصل نہ کرسکے۔ الٹی جان گنوائی۔ سازشیوں کی پہنچ بہت اوپر اور دور تک ہے۔ روس سے لے کر ہیوسٹن میں ناسا تک۔ یہ اشارہ ہے کہ انہیں خاص امتیازی پوزیشن حاصل ہے۔ وہ روسیوں اور ہمارے طریقہ کار و انداز سے گہری واقفیت رکھتے ہیں۔ ہمیں ایک ہی سبقت حاصل ہے کہ اور وہ آپ کا آئیڈیا تھا...... کوورٹ۔ ون۔ میں اور میرے ایجنٹ سب کی آنکھ سے اوجھل ہیں۔''

''تمہارے خیال میں یہاں سے کون ایسی منصوبہ بندی کرسکتا ہے کہ روس میں بائیوپرپٹ میں نقب لگائی جائے اور چوری شدہ آئٹم کامیابی سے امریکا بھی منتقل ہوجائے؟''

''یہ بات شکوک سے بالاتر ہے کہ اسمال پاکس وائرس امریکا پہنچ گیا ہے۔ یہ اور بات ہے کہ اس کے نمونے ہمارے پاس بھی ہیں۔ مثلاً CDC میں اور ملٹری لیب...... لیکن وہاں سے چرانا کم خرچ بالانشین ہونے کے باوجود خطرات سے پُر ہے۔ لہٰذا انہوں نے اتنا لمبا چوڑا منصوبہ بنایا۔ جس میں وقت بھی صرف ہوا۔ اب جبکہ چرانے والا اور اسے امریکا منتقل کرنے والا دونوں قیدِ حیات سے آزاد ہوچکے ہیں تو پیچھے قاتل رہ جاتا ہے جو مغرب کے لیے اجنبی ہے۔ آپ سے مودبانہ اختلاف کروں گا کہ سازش میں کوئی عرب فیکٹر نہیں ہے۔ مزید اضافہ کروں گا کہ وائرس نہ صرف بذاتِ خود خاصا مہلک ہے بلکہ اسے مہلک تر بائیوویپن میں تبدیل کیا جاسکتا ہے۔ لہٰذا ہمارا مشن بھی دشوار تر ہوگیا ہے۔ آخری بات...... امریکی فوجیوں کی شمولیت نے ایک نیا معما کھڑا کردیا ہے۔'' کلین کے چہرے پر گہری سنجیدگی تھی۔

''امریکی فوجی...... ملٹری......؟'' پریذیڈنٹ نے ٹھہر کر کہا۔

کلین نے اسمتھ کی جانب دیکھا۔ اسمتھ نے سسلی میں پیٹر کا مختصر احوال بیان کردیا۔

''میں ان دونوں فوجیوں کا پس منظر دیکھوں گا...... ہر چیز کا تجزیہ کروں گا۔'' کلین نے عندیہ دیا۔ ''آپ کے سوال کے جواب میں، یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ ملٹری ملوث ہے۔''

پریذیڈنٹ نے بمشکل کلین کے جواب کو ہضم کیا تھا۔

''درندے، وحشی۔'' پریذیڈنٹ نے دھیمی آواز میں کہا۔ ''مسٹر کلین یقین نہیں آتا۔ اگر ایسا ہی ہے تو ''کیوں''...... اسمال پاکس ''کیوں؟'' وہ جو بھی ہیں، کیا ارادے ہیں اُن کے؟''

کلین اپنی فرسٹریشن کو چھپا نہ سکا۔ ''مسٹر پریذیڈنٹ یہ بہت بڑا سوالیہ نشان ہے۔ ''کون'' اور ''کیوں'' دو سوال

ہیں۔ تیسرے ایک بلا قاتل کے روپ میں واشنگٹن میں آزاد گھوم رہی ہے۔"

"مسٹر پریذیڈنٹ۔" اسمتھ نے قطع کلامی کی۔ "قاتل ہمارے کام آسکتا ہے۔"

"اسمتھ، وضاحت کرو۔"

"سازشی ٹولے نے دو آدمی مروا دیے جو ہمارے ہاتھ آسکتے تھے۔ اس کے لیے انہوں نے مخصوص قاتل یعنی بریا کو استعمال کیا۔ میرا اندازہ ہے کہ وہ بریا کو پیش بینی کے طور پر محفوظ رکھیں گے۔ کسی اور کو منظر سے ہٹانے کی ضرورت پڑی تو بریا کو آگے کیا جائے گا۔"

"پھر؟"

"منصوبہ سازوں تک پہنچنے کے لیے بریا ہمارے لیے آخری کڑی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اگر ہم اسے زندہ پکڑنے میں کامیاب ہو گئے تو امید ہے کہ ایک سمت مل جائے گی۔"

"اگر ہم نے کئی محکمے بریا کے شکار پر مامور کر دیے تو کیا اس میں پبلسٹی کا خطرہ نہیں ہے؟ اور کیا وہ بھڑک کر زیرِ زمین نہیں جائے گا؟ اس کے سرپرست اسے ہر سہولت فراہم کریں گے؟"

"سر، ایسا ممکن ہے۔" جواب کلین نے دیا۔ "تاہم چونکہ بریا نے واشنگٹن کی سڑک پر ایک امریکی کو قتل کیا ہے..... یعنی وہ دہشت گرد نہیں، قاتل ہے۔ اگر ہم قتل کی کڑیاں بریا سے جوڑ دیں تو پانچ ریاستوں کے تمام قانون نافذ کرنے والے ادارے اس کے پیچھے پڑ جائیں گے۔"

"بات وہی ہے، وہ روپوش ہو جائے گا؟" پریذیڈنٹ نے اعتراض کیا۔

"نہیں، سر۔ بریا کو کنٹرول کرنے والے ہمارے محکموں اور ان کے طریقہ کار سے آگاہ ہیں۔ وہ انہیں ہینڈل کر لیں گے۔ ساتھ ہی وہ آرام محسوس کریں گے کہ ہر کارروائی ان کی نظر میں ہے۔" کلین نے اسمتھ پر نگاہ ڈالی۔

"دوسری طرف اگر ہم پبلسٹی کے بغیر بریا کے شکار کے لیے نکلے تو اس کے سرپرست خود کو اندھیرے میں محسوس کریں گے۔" اسمتھ نے اضافہ کیا۔ "انہیں خدشہ ہوا کہ اندھیرے کا تیر بریا کو نشانہ بنانے والا ہے تو پھر بریا کا انجام بھی پاردینی اور ٹریلور کے مانند ہوگا۔"

"گڈ..... میں فرض کروں گا کہ آپ لوگوں کے پاس بریا کو قابو کرنے کے لیے کوئی منصوبہ ہوگا؟"

"یس سر۔" اسمتھ نے پلان کی وضاحت کا آغاز کیا۔

☆☆☆

انسپکٹر مارکو ڈیونٹی نے وینس میں اپنی اقامت گاہ پر سیکیورٹی سسٹم کو غیر فعال کیا اور اندر قدم رکھا۔ خانساماں اور ملازم کی جگہ دو معمر خواتین تھیں..... بوجہ سیکیورٹی سسٹم ازبس ضروری تھا۔ ڈاک اکٹھی کر کے اس نے ڈرائنگ روم کا رخ کیا۔ کلب چیئر میں نشست جما کر اس نے ایک لفافہ چاک کیا جو اوفن باخ بینک، زیورچ سے بھیجا گیا تھا۔ بیلنس شیٹ نکال کر اس نے اکاؤنٹ میں رقم چیک کی..... "امریکی اتنے اچھے نہیں ہیں، تاہم ادائیگی کے معاملے میں پکے ہیں۔" وہ بڑبڑایا اور لفافہ ایک طرف رکھ دیا۔

وہ کیا کھیل رہے ہیں، ڈیونٹی کو کوئی غرض نہیں تھی۔ نہ ہی اسے روکو برادرز کی موت سے دلچسپی تھی۔ یہ سچ تھا کہ اس کے ضمیر نے اس وقت چبھن محسوس کی جب اسے پیٹر ہاول کا سودا کرنا پڑا۔ پیٹر سسلی روانہ ہو گیا تھا۔ پھر اس کی کوئی خبر نہیں ملی تھی۔ اس دوران میں ڈیونٹی کا اکاؤنٹ امریکی ڈالرز کے بل پر صحت پکڑتا رہا۔

وہ اٹھ گیا۔ شاور لے کر تازہ دم ہوا اور کھانے کی طویل میز پر آ گیا۔ جہاں اس کی پسندیدہ اشیا کھانے کے لیے چن دی گئی تھیں۔ عمر رسیدہ خواتین، چوتھی منزل پر اپنے کمروں میں جا چکی تھیں۔ وہ خیالات میں غلطاں ہاتھ منہ چلا رہا تھا۔ پیٹ پوجا کا آغاز اس نے اسٹرابری سے کیا تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ چھٹیاں لے کر موج کرنے کس مقام کا انتخاب کرے۔

"شام بخیر، مارکو۔"

پھل، ڈیونٹی کے حلق میں پھنستے پھنستے رہ گیا۔ وہ غیر یقینی نظروں سے پلک جھپکائے بغیر پیٹر کو اندر آتے دیکھ رہا تھا۔ پیٹر کی چال ڈھال ایسی تھی، جیسے اسے وہاں دعوت پر مدعو کیا گیا ہو۔ وہ اطمینان سے میز کے دوسرے کونے پر بیٹھ گیا۔

ڈیونٹی کو معاً ہوش آیا۔ اس نے جیکٹ کی اندرونی جیب سے بریٹا نکال کر سیدھا کیا۔

"تم یہاں کیا کر رہے ہو؟" اس نے خشک لہجے میں سوال کیا۔

"یہ کیا کر رہے ہو مارکو، میرے دوست؟ میں یہاں نہیں آسکتا..... کیا انہوں نے تمہیں میری موت کی اطلاع دی ہے؟"

ڈیونٹی کے نقوش بگڑ گئے۔ "مجھے نہیں معلوم تم اس

طرح کیوں بات کر رہے ہو؟''

''اچھا...... پھر یہ گن مجھ پر کیوں تان رکھی ہے؟''

پیٹر نے آہستگی سے مٹھی کھولی اور ہتھیلی پر موجود چھوٹی سی وائل میز پر رکھ دی۔ ''ڈنر سے لطف اندوز ہو رہے ہو...... اچھی مہک ہے۔اور اسٹرابری...... خوب، بہت خوب۔ اسٹرابری کا ذائقہ خوب ہوگا؟''

ڈیونٹی کی نظریں وائل پر جمی ہوئی تھیں۔ پھر نگاہ ہٹ کر پیالے میں بچی ہوئی اسٹرابریز پر چلی گئی۔ اس نے وحشت ناک خیالات کو ذہن سے دور رکھنے کی کوشش کی۔

''کیا تم اندازہ لگا رہے ہو کہ میں نے ان میں زہر ملا دیا ہے...... کیوں، میرے دوست...... میں تمہارا اسکیورٹی سسٹم توڑ سکتا ہوں تو ذرا سی ایٹروپن (زہر) ملانا تو معمولی بات ہے؟''

ڈیونٹی کا بریٹا، ہاتھ میں لرز اٹھا۔ وہ آگاہ تھا کہ ایٹروپن (Atropine) بیلاڈونا فیملی کا نباتاتی زہر ہے۔ بے ذائقہ اور بے بو۔ جو مرکزی اعصابی نظام پر حملہ آور ہو کر ہلاکت کا باعث بنتا ہے۔ اس نے عالمِ ہیجان میں تیزی سے یاد کرنے کی کوشش کی کہ زہر کس رفتار سے اثر انداز ہوتا ہے۔

''میرے دوست، تمہارے قد اور وزن کے حساب سے زیادہ سے زیادہ پانچ منٹ خرچ ہوں گے۔ زیادہ ملاوٹ کرتا تو وقفہ مزید کم ہو جاتا۔'' پیٹر نے دھیرے سے وائل میز پر بجائی۔ ''تاہم تریاق یہاں ہے، میرے پاس۔''

''پیٹرو، سمجھنے کی کوشش کرو......'' ڈیونٹی نے اٹالین انداز میں اس کا نام لیا۔

''ہاں، ضرور...... سمجھاؤ میری کیا قیمت لگائی تھی؟ رقم کس نے دی؟ کچھ ہے سمجھانے کے لیے تو بتا دو اور اگر نہیں سمجھا سکتے تو پھر خود کو مردہ خیال کرو۔'' پیٹر کے لہجے میں درشتگی آ گئی تھی۔

''لیکن میں تمہیں مرنے سے پہلے ختم کر سکتا ہوں۔'' ڈیونٹی پھنکارا۔

پیٹر نے نفی میں سر ہلایا۔ ''شاور لیتے وقت گن کہاں رکھ گئے تھے؟'' پیٹر کے لبوں پر زہریلی مسکراہٹ نمودار ہوئی۔

ڈیونٹی نے ٹریگر دبا دیا۔ کلک کی آواز کے سوا کچھ نہیں تھا، وہ ٹریگر دباتا گیا، تاہم گولی کے نام پر کوئی شے برآمد نہ ہوئی۔ کلک کی آوازیں اس کی سماعت سے یوں ٹکرائی تھیں جیسے اس کے تابوت میں کیلیں ٹھونکی جا رہی ہوں۔

''پیٹرو۔ میں قسم کھاتا ہوں۔''

پیٹر نے ہاتھ بلند کیا۔ ''وقت کم ہے تمہارے پاس، ضائع مت کرو۔ امریکی فوجیوں نے روکو برادرز کو ہلاک کیا تھا۔ کیا تم نے ان کی مدد کی تھی؟''

ڈیونٹی نے ہونٹوں پر زبان پھیری۔ ''میں نے ان کو اتنا بتایا تھا کہ روکوز کس طرح فرار ہوں گے۔''

''ہدایات تم کو کون دیتا تھا؟''

''فون پر...... آواز الیکٹرونک ڈیوائس کی مدد سے ہر مرتبہ بدل دی جاتی تھی۔ پہلے مجھے روکوز کی مدد کے لیے کہا گیا تھا۔ دوسری مرتبہ فون فوجیوں کے حوالے سے آیا تھا۔''

''اور میرے لیے؟''

ڈیونٹی بدحواس ہونے لگا۔ ''اور تم......'' اس نے سرگوشی کی۔ اس کا حلق خشک ہونے لگا۔ معاً اسے احساس ہوا کہ اس کی حرکتِ قلب میں اضافہ ہو رہا ہے۔

''پلیز، پیٹرو...... وہ تریاق......''

''ادائیگی کیسے ہوتی رہی؟''

''ہرویزل...... اوفن باخ بینک، زیورچ۔ خدا کے لیے، پیٹرو تریاق دو۔''

پیٹر نے اس کا سیل فون میز پر اس کی جانب دھکیلا......

''کال کرواُسے۔ تم جیسا گاہک ضرور اس کے نجی نمبر سے واقف ہوگا۔ اسپیکر آن رکھنا۔ میں کوڈ سننا چاہتا ہوں۔''

سیل فون پھسلتا ہوا ڈیونٹی تک پہنچ گیا تھا۔ اس نے پھرتی سے نمبر ملایا...... وہ مستقل وائل میں محفوظ تریاق کو گھور رہا تھا۔

''پلیز، پیٹرو...... پلیز......''

☆☆☆

لیئر جیٹ کونا ائرپورٹ پر اترا تو جزیرے پر شام ڈھلنے لگی تھی۔ بائر کی زیرِ نگرانی تین افراد نے وائرس والا کولر گاڑی میں منتقل کیا۔ پینتالیس منٹ بعد وہ بیورز رمٹ کے کمپاؤنڈ میں داخل ہو رہے تھے۔ آرمی کے لیے مختص میڈیکل ریسرچ کمپلیکس، بائر نے بہ آسانی حاصل نہیں کیا تھا۔ اس کے لیے اسے سو ملین ڈالرز سے زائد رقم خرچ کرنی پڑی تھی۔ مزید یہ کہ ایک سال تک گفت وشنید کے بعد مطمئن ہو کر امریکیوں نے کمپلیکس بھاری رقم کے عوض بیورز رمٹ کے حوالے کیا تھا۔

بائر نے تعمیرات میں حسبِ ضرورت ردوبدل کیا...... اس وقت کئی منزلہ عمارتی سلسلہ تین زونز پر مشتمل تھا۔ سب

سے گہرا زون لیبس کے لیے مخصوص تھا۔ جہاں... مہلک وائرس پر تجربات کیے جاتے تھے...... ''کلوس جانش'' باثر کا معتمدِ خاص تھا۔ وہ اپنے دو ساتھیوں کے ساتھ وہاں موجود تھا۔ انہوں نے نارنجی رنگ کا محفوظ لباس پہنا ہوا تھا۔ بکس نما کولر کو ٹرالی پر منتقل کر کے لیب میں محفوظ کیا گیا۔

باثر اسکرین پر تمام کارروائی دیکھ رہا تھا۔ کلوس جانش وائرس محفوظ کر کے واپس اوپری منزل پر آگیا۔

''تم اور تمہاری ٹیم تیار ہے؟''

جانش نے اثبات میں سر ہلایا۔ اس کا انداز مودبانہ تھا۔

''لیکن تجربہ آج نہیں کریں گے۔'' باثر نے کہا۔ ''ہم منزل کے قریب ہیں۔ انسانی تاریخ کا عظیم تجربہ۔ روسی، جس کا تصور نہیں کر سکتے اور امریکی ہمت نہیں کرتے۔ ہم وائرس میں جینیٹک تبدیلی لائیں گے۔ ماضی اور مستقبل کی کوئی بھی ویکسین کام نہیں کرے گی۔ یہ میدانِ جنگ کا ناقابلِ شکست ہتھیار ہوگا...... بائیو ویپن۔

حد درجہ مضبوط قرنطینہ کے علاوہ کوئی حل نہیں ہوسکتا۔ آبادی متاثر ہوگی تو سرحدیں بند کرنی پڑیں گی۔ پانی، کھانے یا ہوا میں چھوڑ دیا گیا تو لوگ ساحل پر آئی ہوئی مچھلیوں کی طرح مرنا شروع ہوجائیں گے۔ لوگ بھاگیں گے لیکن سرحدیں بند ہوں گی۔

پھر ویکسین کی بھیک مانگی جائے گی جس کا کوئی وجود نہیں ہے۔ سب ٹھیک رہا تو بھکاریوں کے دامن میں ڈالنے کے لیے ہم نئی ویکسین پر کام کریں گے لیکن بھکاری اسے مفت میں حاصل نہیں کرسکیں گے۔''

کلوس، باس کی بڑھکیں سن رہا تھا اور سر ہلاتا جارہا تھا۔

☆☆☆

میگان اولسن نے اپنی سرخ مستنگ کار مخصوص جگہ پر کھڑی کی۔ جو ناسا کے ممبرز کا پارکنگ ایریا تھا۔ یہ ممبرز خلائی شٹل کے پروگرام سے وابستہ تھے۔ کار لاک کر کے وہ ایڈمن بلاک میں چلی گئی۔ اس نے ڈنر کے دوران ڈیلن ریڈ کا پیغام وصول کیا تھا۔ پیغام کے آخر میں ارجنٹ کا لفظ اس کے لیے بوریت کا سبب رہا تاہم اسے مثبت ردِعمل پیش کرنا تھا۔ ریڈ کے دفتر کا دروازہ لاک نہیں تھا۔ وہ دستک دے کر اندر چلی گئی۔ وہ اس وقت چھٹی منزل پر تھی۔

آفس دو حصوں میں تقسیم تھا۔ دفتری کام کے لیے جگہ سے ہٹ کر بڑا کانفرنس روم تھا۔ جہاں بیضوی شکل کی بڑی سی میز موجود تھی۔ میگان نے پلکیں جھپکائیں۔ میز کے اطراف میں جو افراد براجمان تھے، ان میں شٹل مشن پائلٹ، فرینک اسٹون اور کمانڈر بل کیرول نمایاں تھے۔ ان کے ساتھ مشن ڈائریکٹر، ہیری لندن اور ڈپٹی ڈائریکٹر آف ناسا، لورنی ایلن بائی تشریف فرما تھے۔ آخری الذکر دونوں حضرات حلیے اور لباس سے تھکے نظر آرہے تھے۔ جیسے لمبی فلائٹ سے آئے ہوں۔ میگان نے سوچا کیا ارجنسی ہوسکتی ہے۔ جبکہ شٹل کی روانگی میں محض اڑتالیس گھنٹے رہ گئے تھے......لندن اور ایلن کو یہاں نہیں ہونا چاہیے تھا۔

''میگان۔'' ریڈ کی آواز آئی۔ ''مختصر نوٹس پر آنے کا شکریہ۔ میرا خیال ہے کہ تم حاضرین سے واقف ہو۔''

ایک دوسرے سے ہائے، ہیلو کی بھنبھناہٹ ابھری......

ریڈ نے گردن کی پشت کا مساج کیا پھر میز پر دونوں ہاتھ رکھ کر چوکس ہوگیا۔ درحقیقت اس کی توجہ میگان پر تھی۔

''کیا تم تک خبر پہنچی ہے؟''

میگان نے نفی میں سر ہلایا۔ ''کیسی خبر؟''

''ایڈم ٹریلور کا آج واشنگٹن میں قتل ہوگیا ہے۔'' اس نے افسردہ انداز میں بتایا۔ ''رہزنی کی واردات کے دوران وہ مارا گیا۔''

''اوہ، میرے خدا، کیسے؟ کیا ہوا تھا؟''

''پولیس کے پاس بتانے کے لیے زیادہ کچھ نہیں ہے۔ وہ تفتیش کر رہے ہیں۔ ٹریلور ابھی روس کے سفر سے آیا ہی تھا۔ ہوٹل میں اس کی ریزرویشن تھی۔ میرا خیال ہے کہ ہیوسٹن پہنچنے سے قبل وہ ایک رات ہوٹل میں گزارنا چاہتا تھا۔ وہ وسکانسن ایونیو کے قریب ٹہل رہا تھا۔ محفوظ علاقہ ہے۔ پتا نہیں کس مردود نے اسے نشانہ بناڈالا۔'' ریڈ نے ہاتھ کی انگلیوں سے بالوں میں کنگھی کی۔ ''بعدازاں کسی راہ گیر نے پولیس کو اطلاع دی...... ہمارا بہت بڑا نقصان ہوا ہے۔'' اس کے لہجے میں تاسف کا عنصر موجود تھا۔

''ڈیلن، جو کچھ بھی ہوا، اس نے ہمیں ہلا کر رکھ دیا ہے۔'' ایلن نے کہا۔ ''لیکن ہم اپنے پروگرام سے عین وقت پر ہٹ نہیں سکتے۔''

ریڈ نے اثبات میں سر ہلاتے ہوئے ہاتھ لہرایا۔ اور دوبارہ میگان کی طرف متوجہ ہوا۔ یک لخت میگان کی رفتارِ قلب میں اضافہ ہوگیا۔

''تم ٹریلور کی بیک اَپ ہو۔ موجودہ صورتِ حال میں تمہاری ڈیوٹی کو فعال کیا جاتا ہے۔ کیا تم تیار ہو؟''

میگان کا حلق خشک ہو گیا۔ تاہم اس نے مضبوط لہجے میں اعتماد سے کہا۔ ''یقیناً...... اگرچہ مجھے توقع نہیں تھی کہ اس انداز میں مجھے شامل ہونا پڑے گا۔ لیکن ہاں میں تیار ہوں۔''

''تم نہیں جانتی ہو، یہ سن کر ہم سب کو کتنی خوشی ہوئی ہے۔'' ریڈ نے سب پر نظر دوڑائی۔ ''کوئی سوال؟''

فرینک اسٹون نے کہا۔ ''ووٹ آف کانفی ڈینس کے سوا کچھ نہیں۔''

چند منٹ میں ہی سب نے اعتماد کا اظہار کر دیا۔

''میں اپنی بہترین صلاحیتوں سے کام لوں گی۔'' میگان نے سب کا شکریہ ادا کیا۔

''او کے۔'' ریڈ بولا۔ ''میں دوسروں کو بھی بتا دوں گا۔ آرام کریں۔ کل صبح ملاقات ہوگی۔''

تھوڑی دیر بعد وہاں صرف ریڈ اور میگان رہ گئے۔

''ریڈ، تم بائیو میڈیکل ریسرچ پروگرام کے چیف ہو۔'' میگان نے ستواں آواز میں کہا۔ ''تم اور ٹریلور دونوں کافی قریب تھے۔ اب شٹل میں ٹریلور کی جگہ میں ہوں...... تم کیا محسوس کرتے ہو؟''

''وہ ٹیم کا ایک اہم حصہ تھا، میں اس کی کمی محسوس کروں گا۔ جہاں تک تمہارا تعلق ہے، تم سے بہتر بیک اَپ مجھے نظر نہیں آتا۔'' ریڈ نے جواب دیا۔

☆☆☆

میگان اپنے اپارٹمنٹ پہنچی تو دروازے پر ایک نوٹ، ٹیپ سے چپکا ہوا تھا۔ وہ بھونچکا رہ گئی۔ تاہم جلد ہی خود پر قابو پا کر واپس پلٹی اور ایک بلاک دور کافی شاپ میں پہنچی۔ اس وقت وہاں تقریباً سناٹا تھا۔ گنتی کے گاہکوں میں اس نے فوراً اسے تاڑ لیا۔

''جان!''

وہ کونے والے بوتھ میں تھا۔ اٹھ کر بولا۔ ''ہیلو میگان۔''

''میرے خدا، تم یہاں کیا کر رہے ہو۔'' میگان نے نشست سنبھالی۔

''میں بتاؤں گا...... سنا ہے کہ تمہیں مشن میں شامل کر لیا گیا ہے۔ موجودہ حالات میں یہ تمہارا حق ہے۔''

''شکریہ، لیکن مجھے توقع نہیں تھی کہ اسی طرح ہو گا...... مجھے امید تھی کہ تم کال کرو گے۔ اب میرے پاس کم وقت بچا ہے۔''

''جانتا ہوں۔''

میگان نے اس پر جانچنے والی نگاہ ڈالی۔ ''کیا میں سمجھوں کہ اس وقت تم محض مبارکباد دینے آئے ہو...... اگرچہ میں خوش ہوں۔''

''میں یہاں ٹریلور کی وجہ سے ہوں۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔

''میں سمجھی نہیں؟ میڈیا کے مطابق واشنگٹن پولیس کیس دیکھ رہی ہے۔''

''ہاں، ایسا ہے لیکن ٹریلور نا سا ٹیم کا اہم ممبر اور چیف میڈیکل آفیسر تھا۔ مجھے یہ معلوم کرنے کے لیے بھیجا گیا ہے کہ اس کے پس منظر یا سرگرمیوں کی معلومات سے، اس کی ہلاکت کی کوئی وجہ تلاش کر سکوں۔''

میگان کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ ''میں اب بھی نہیں سمجھی؟''

''میگان غور سے سنو، تم اس کی جگہ لے رہی ہو۔ تم نے اس کے ساتھ کام بھی کیا ہوگا۔ تم اس کے بارے میں کچھ بتا سکو تو کافی مدد ملے گی۔''

کچھ دیر کے لیے خاموشی چھا گئی۔

''پہلی بات یہ کہ میری تمام ٹریننگ، ڈیلن ریڈ نے سپروائز کی تھی۔ جو خالص ریسرچ تھی۔ ریڈ بائیو میڈیکل ریسرچ پروگرام کا ہیڈ ہے۔ وہی چیف میڈیکل آفیسر ٹریلور کے ساتھ کام کرتا تھا۔ پھر ڈپلی کیٹ تجربات میرے ساتھ...... اس مفروضے کے ساتھ کہ کہیں مجھے ٹریلور کی جگہ نہ لینی پڑ جائے۔ لہٰذا، میں نے ٹریلور کے ساتھ براہِ راست کام نہیں کیا۔ لیکن اس کا یہ مفروضہ درست ثابت ہوگا، وہ بھی اس انداز میں...... یہ میرے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا۔''

''ہو سکتا ہے یہ مفروضہ نہ ہو۔'' اسمتھ نے معنی خیز جملہ کہا۔

میگان نے سنسنی محسوس کی۔ ''کیا کہنا چاہ رہے ہو؟'' وہ کوشش کے باوجود اپنے تاثرات پر قابو نہ پا سکی۔

''بتاتا ہوں...... تمہاری اپنی ذاتی رائے اس کے بارے میں؟ یا کوئی اس کا قریبی دوست؟ اس کے بارے میں کچھ اور...... کچھ بھی؟''

''جان، وہ ایک تنہائی پسند اور کم گو آدمی تھا۔ وہ ایک میڈیکل جینئس تھا۔ شاید اس کی شخصیت میں یہی ایک چیز تھی جو ابھر کر سامنے آئی۔ باقی کچھ نہیں۔'' وہ وقفے کے بعد دوبارہ گویا ہوئی۔ ''کیا تمہاری تفتیش، شٹل کی روانگی پر اثر انداز ہو سکتی ہے؟''

''نہیں ایسی کوئی بات نہیں۔''

''میں زیادہ سے زیادہ یہ کر سکتی ہوں کہ ان لوگوں

کے نام فراہم کر دوں جو براہِ راست ٹریلور کے ساتھ کام کرتے رہے۔'' میگان نے پیشکش کی۔

''اوکے۔'' اسمتھ نے سر ہلایا۔ یہ اور بات تھی کہ وہ پہلے ہی اس سے زیادہ معلومات حاصل کر چکا تھا۔ ایف بی آئی، ناسا اور نیشنل سیکیورٹی ایجنسی سے حاصل شدہ ریکارڈ وہ پہلے ہی چھان چکا تھا...... تاہم میگان نے نام گنوائے تو اس نے شکریہ ادا کیا۔

''تم کہہ رہے تھے...... شاید...... کہ میری شمولیت اتفاقی نہیں؟''

''میں غالباً وہی ہو چلا ہوں۔ شاید اس لیے کہ کوئی سرا ہاتھ نہیں آ رہا...... نیک خواہشات تمہارے ساتھ ہیں۔ واپسی پر ایڈورڈ کے مقام پر تمہارا انتظار کروں گا۔ (ایڈورڈ ائرفورس بیس، کیلی فورنیا میں خلائی شٹل کا لینڈنگ اسٹیشن)

وہ مسکرائی۔ ''مجھے جانا چاہیے۔''

''ہاں۔'' جان نے گرمجوشی سے اس کا ہاتھ دبایا۔ ''بحفاظت اپنے گھر یعنی زمین پر واپس آ جانا۔''

☆☆☆

میگان خیالات میں کھوئی ہوئی واپس اپارٹمنٹ پہنچی۔ ٹریلور کی موت حادثہ تھی یا قتل...... قطعی غیر متوقع۔ پھر اچانک اسمتھ کی آمد۔ اسمتھ نے خوب صورتی سے بات گول کر دی تھی کہ اسے کس نے بھیجا تھا۔ وہ کیا کر رہا ہے؟ کس کے پیچھے ہوسٹن آیا ہے؟ اور کیوں؟ میگان کے پاس سوالات کے جواب حاصل کرنے کا ایک ہی ذریعہ تھا۔

اپارٹمنٹ میں پہنچنے پر اس نے فی الفور خفیہ نمبر ملایا۔ یہ نمبر وہ کافی عرصے بعد استعمال کر رہی تھی۔

''ناتھن کلین، ہیئر۔''

''سر، میگان اولسن۔''

''میرے خیال میں تمہیں اسپیس اسٹیشن کے آس پاس ہونا چاہیے۔''

''سر، چند گھنٹوں بعد نکلوں گی۔''

''نمبر کیوں ملایا؟''

''میرے خیال میں یہ بات آپ کو بتانی چاہیے کہ کچھ دیر پہلے جان اسمتھ میرے پاس آیا تھا۔'' میگان نے صورتِ حال سے آگاہ کیا۔ ''مجھے کیا کرنا چاہیے؟''

''کچھ نہیں۔ وہ یو۔ ایس۔ ایمرڈ میں اپنے تجربے کی بنیاد پر ملوث ہوا ہے۔''

''سر، میں نہیں سمجھی۔''

وقفے کے بعد کلین کی آواز آئی۔ ''میگان، غور سے سنو......'' اس نے میگان کو بتایا کہ ٹریلور روس اپنی مدفون ماں کی وجہ سے گیا تھا۔ اسی دوران بائیو پرٹ میں چوری ہوئی اور روسیوں نے ائرپورٹ کی ریکارڈنگ میں ٹریلور کو دیکھا جو چوری شدہ نمونہ لے جانے والے کے ساتھ کھڑا تھا۔

میگان کی شریانوں میں لہو کی گردش تیز ہو گئی۔ کلین نے مزید کہا۔

''اصل کوریئر نے نمونہ ٹریلور کے حوالے کیا۔ روسی اور ہم مغالطے میں غلط آدمی کا پیچھا کرتے رہے اور ٹریلور نمونہ لے کر واشنگٹن پہنچ گیا۔ اس کی افادیت ختم ہو گئی تھی۔ لہٰذا اسے قتل کر دیا گیا۔'' کلین نے اختصار کے ساتھ بات مکمل کی۔ ''روسیوں اور ہم نے میڈیا کو حقائق سے بے خبر رکھا ہے۔''

میگان کی بے قراری بڑھ گئی۔ ''وہ کیا لے کر آیا تھا؟''

''اسمال پاکس!''

میگان کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ قوتِ گویائی جیسے سلب ہو گئی۔

''میگان دھیان سے سنو۔ پہلے ٹریلور پر شک تھا لیکن اب مجھے یقین ہے کہ اس نے کیا حرکت کی اور بدلے میں جان گنوائی...... سوال یہ ہے کہ شٹل پروگرام میں ٹریلور کے ساتھ کوئی ملوث تھا یا نہیں؟''

''میں لاعلم ہوں سر۔'' میگان نے جواب دیا۔ ''تاہم میری رائے میں یہ قریب قریب ناممکن ہے۔ تمام لوگ مشن سے نظریاتی وابستگی رکھتے ہیں اور پروفیشنل ہیں۔''

''کوورٹ۔ ون، اس مفروضے پر کام کر رہی ہے کہ اسمال پاکس واشنگٹن کی حدود میں ہے۔ ٹریلور، لندن سے نان اسٹاپ فلائٹ کہیں کی بھی لے سکتا تھا...... مثلاً شکاگو، میامی، لاس اینجلس...... اس نے واشنگٹن منتخب کیا۔ اس کی ایک ہی وجہ ہو سکتی ہے کہ واشنگٹن میں کوئی محفوظ مقام ہے جہاں اسمال پاکس کا نمونہ محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ انتہائی ضرورت کے وقت ہی اسے نکالا جائے گا...... تب تک اسے مخصوص ماحول میں محفوظ کرنا ضروری ہے......''

''کیا آپ چاہیں گے کہ ان حالات میں، میں شٹل کے ساتھ جاؤں؟''

''بالکل۔ لیکن جب تک خلائی پرندہ اڑ نہیں جاتا، خود کو نارمل رکھنا۔ کوئی چیز مشکوک معلوم ہو تو فوراً مجھے اطلاع

دینا...... اور ہاں اگر ہماری دوبارہ بات نہ ہو سکے تو واپسی تک کوورٹ۔ون اور میری نیک خواہشات تمہارے ساتھ ہیں۔ گڈ لک۔"

کلین نے رابطہ منقطع کر دیا اور میگان خلا میں گھورتی رہ گئی۔ اس کا یہ سوال نوکِ زبان پر رہ گیا...... "کیا اسمتھ بھی کوورٹ۔ون کا حصہ ہے؟" لیکن کوورٹ۔ون کی ہیئتِ ترکیبی ایسی تھی کہ یہ سوال کرنا لاحاصل تھا۔

دونوں نے نیک تمناؤں اور بحفاظت واپسی کی دلی خواہش کا اظہار کیا تھا۔ کیوں؟ کیا محض اس لیے کہ خلائی مشن عموماً آخری وقت تک خطرناک تصور کیے جاتے ہیں؟ اگر کلین، واشنگٹن میں اسمال پاکس تلاش نہ کر پایا تو اس کا کیا مطلب ہوگا؟ ان سوالات اور شٹل کی بحفاظت واپسی میں کوئی تعلق ہے؟

☆☆☆

ناسا سکیورٹی آفس (ایڈمن) دوسری منزل........

ڈیوٹی آفیسر نے کارڈ لے کر کمپیوٹر پر اسکین کیا۔ وہ پینٹا گون کا آئی ڈی کارڈ تھا، جو اسمتھ نے اس کے ہاتھ میں دیا تھا۔

"تمہارا کمانڈنگ آفیسر کہاں ہے؟" اسمتھ نے استفسار کیا۔

"جناب میں معذرت چاہتا ہوں۔ شفٹ بدل رہی ہے۔ کرنل بریوسٹر عمارت سے نکل گئے ہیں اور کرنل ریو کو آنے میں تاخیر کا سامنا ہے۔"

"میں ریو کا انتظار نہیں کر سکتا۔ مجھے کلیئر کرو۔"

"لیکن جناب......"

"لیفٹیننٹ، میری کلیئرنس کون سی ہے؟" اسمتھ نے دبنگ انداز میں سوال کیا۔

"سر، کاسمک (Cosmic)۔"

"کاسمک کا مطلب؟"

"آپ کسی وقت بھی یہاں تازہ ترین رپورٹ سے لے کر کچھ بھی دیکھ سکتے ہیں۔" ڈیوٹی آفیسر نے جواب دیا۔

"گڈ، اب طریقہ کار کے مطابق مجھے لاگ اِن کرو۔ ریو کے علاوہ، تم کسی کو نہیں بتاؤ گے کہ میں یہاں ہوں۔ اگر ریو سے براہِ راست ملاقات ہو اور وہ بات کرنا چاہے تو کہنا کہ میں ریکارڈ روم میں ہوں۔"

"یس سر۔" آفیسر مرعوب ہو چکا تھا۔ "اور کچھ جناب؟"

"اسٹاف کو ہدایت کرنا کہ مجھے نظرانداز کریں۔ اپنا کام شروع کرو۔"

بلٹ پروف دروازوں سے گزرتے وقت اسمتھ سوچ رہا تھا کہ وہ اپنا تاثر ایک مشکوک آدمی کے طور پر کرنے میں کامیاب رہا ہے۔

ڈیوٹی آفیسر، اسمتھ کے ہمراہ تھا۔ ان کا سفر ایک فائر پروف دروازے پر ختم ہوا۔ آفیسر نے کوڈ پنچ کر کے دروازہ کھولا اور اسمتھ نے اندر قدم رکھا۔ جہاں نو عدد تیز ترین کمپیوٹر موجود تھے۔ کمپیوٹرز ڈیٹا اسٹوریج ٹاورز کے ساتھ منسلک تھے۔ اسمتھ نے محسوس کیا کہ ریکارڈ روم کا اسٹاف متجسس نظروں سے اسے دیکھ رہا تھا۔ وہ دوسروں سے ہٹ کر الگ ورک اسٹیشن پر آ گیا۔

"یہ کرنل ریو کا یونٹ ہے۔" آفیسر نے کہا۔ "آپ اسے استعمال کر سکتے ہیں۔"

"شکریہ، میں زیادہ وقت نہیں لوں گا۔ کوئی مخل نہ ہو۔"

"سمجھ گیا جناب۔" اس نے ایک سیل فون اسمتھ کے حوالے کیا۔ "جب آپ کا کام ختم ہو جائے تو تین صفر نو... ملا لیجے گا۔ میں آ جاؤں گا۔"

اسمتھ نے کمپیوٹر آن کیا اور ایک فلاپی ڈسک نکال کر لگائی۔ ڈسک وہ اپنے ساتھ لایا تھا۔ چند سیکنڈز کے اندر وہ تمام سیکیورٹی بلاکس کو گرا چکا تھا۔ ناسا کا نیٹ ورک اس کی انگلیوں کے نیچے تھا۔ اس نے ٹریلور کی ٹریکنگ شروع کی۔ وہ کہاں رہتا تھا؟ کہاں کام کرتا تھا؟ اندرونی و بیرونی فون لاگ، ای میل...... وہ پیاز کی ہر تہ سے گزرنا چاہتا تھا۔ رِدِ عمل متعین کرنے کے لیے اسے ایک کلیو درکار تھا۔

روس میں ٹریلور کی موجودگی سے ناسا میں کون واقف تھا؟ اسمتھ نے منطقی سوال سے آغاز کیا۔

☆☆☆

ریڈ دفتر پہنچا تو وہ اسمتھ کی موجودگی سے بے خبر تھا۔ اس کا ذہن صبح کے مصروف ایجنڈے پر تھا۔ کمپیوٹر سے ابھرنے والی پنگ اشارہ کر رہی تھی۔ اس نے غائب دماغی سے کی بورڈ کو چھیڑا۔ دماغ ابھی تک مصروفیات میں الجھا ہوا تھا۔ اسکرین پر ایک نام اچھل کر سامنے آیا۔ معاً ریڈ ہڑبڑا کر اٹھا۔ وہ نام ایڈم ٹریلور کا تھا۔ کوئی ان کے نیٹ ورک میں گھسا ہوا تھا۔

ریڈ نے جھپٹ کر فون اٹھایا...... سکیورٹی آفیسر، اسمتھ کے بارے میں بتا رہا تھا۔ ریڈ نے اعصابی کشیدگی ختم کرنے کی کوشش کی۔

"سر، کوئی مسئلہ ہے؟"

"نہیں، کچھ نہیں۔" ریڈ نے جواب دیا۔ "ریو سے کہنا کہ مہمان کو ڈسٹرب نہ کرے۔" ریڈ نے فون رکھ دیا...... مہمان ہے یا درانداز؟ اس نے گہری گہری سانسیں لیں۔ اسمتھ کا بھوت یہاں بھی پہنچ گیا۔ واشنگٹن میں پولیس، رہزنی کی واردات کے طور پر قاتل کے لیے سرگرداں ہے۔ میڈیا میں بھی کوئی انوکھی بات نہیں۔ اس منظرنامے نے ریڈ، بائر اور رچرڈسن کو مطمئن کر دیا تھا۔ پھر اسمتھ یہاں کیا کر رہا ہے؟

ریڈ نے گھونسا بنا کر میز کی چرمی سطح کو ٹھونکا۔ اسے یاد آیا کہ پرائس نے کیا بتایا تھا۔ جب ٹریلور نے جہاز میں اسمتھ کو دیکھا تو اس کی حالت بگڑ گئی تھی۔ اس وقت سازشی ٹولے نے فیصلہ کیا تھا کہ ٹریلور کا کوئی مناسب بندوبست کرنا پڑے گا۔ اب وہ یہ سوچ رہا تھا کہ ٹریلور کی حالت کیوں بگڑی تھی۔ اس وقت ریڈ کے لیے بھی یہاں اسمتھ کی خبر دھماکا خیز ہی تھی۔ اسے لگا کہ ٹریلور کی جگہ وہ جہاز میں بیٹھا ہے۔ اسمتھ کے قریب۔

بوڑھے سوئس بائر کا مشورہ خوب تھا کہ احتیاطاً ٹریلور کا تمام ریکارڈ صاف کر دیا جائے۔ شاید کوئی سن گن لینے آ جائے...... اور آنے والا آ گیا تھا۔ ریڈ جتنا سوچتا جا رہا تھا، اس کی حیرانی کم ہو رہی تھی۔ اسمتھ کی شہرت ہی ایسی تھی۔ وہ ایک خطرناک شکاری بھیڑیا تھا...... جو آخری سانس تک شکار کا پیچھا نہیں چھوڑتا تھا۔ ریڈ کی اعصابی لرزش کم ہوئی تو اس نے پیغا گون میں رچرڈسن کا نمبر ملایا۔

"ریڈ بات کر رہا ہوں...... جس مصیبت کے بارے میں ہم بات کرتے رہے تھے، وہ حقیقت میں ڈھل چکی ہے۔" اس نے کہا۔ "تم اتفاق کرو گے کہ اسمتھ کا مسئلہ اب حل ہو جانا چاہیے۔"

☆☆☆

اسمتھ، رونالڈ ریگن ائرپورٹ سے نکلا تو سیکرٹ سروس کی سیڈان منتظر تھی...... کیمپ ڈیوڈ کی جانب وہ نصف سفر طے کر چکے تھے، جب متوقع کال موصول ہوئی۔

"پیٹر کیسے ہو؟"

"ابھی تک وینس میں ہوں۔ چند دلچسپ خبریں ہیں۔" پیٹر نے ڈیونٹی اور سوئس بینکر کے بارے میں اختصار سے بتایا۔

"بہت اچھے...... سن رہا ہوں۔"

"کیا ہرویزل سے گپ شپ کروں؟" پیٹر نے سوال کیا۔

"نہیں، ابھی نہیں۔ میں بتاؤں گا...... ذرا ڈیونٹی کی وضاحت کرو۔ کہیں وہ الارم نہ بجا دے؟"

"وہ شدید فوڈ پوائزننگ کے بعد کم از کم ایک ہفتے کے لیے اسپتال میں ہے۔ ٹھیک ہونے کے بعد وہ چپ رہے گا۔ اس کی دُم میرے ہاتھ میں ہے۔ تمام مالی ریکارڈ...... وہ جانتا ہے کہ میں ایک کال کر کے اسے برباد کر سکتا ہوں۔"

"ٹھیک ہے۔ اگر ضرورت پڑی تو کتنی دیر میں تم سوئٹزرلینڈ پہنچ جاؤ گے؟"

"دو گھنٹے میں۔" پیٹر نے جواب دیا۔

"رائٹ، پیٹر میں تم سے رابطے میں رہوں گا۔"

بات ختم ہونے کے کچھ دیر بعد اسمتھ منزل پر پہنچ چکا تھا۔ اس نے کلین کو منتظر پایا۔

رسمی مکالموں کے تبادلے کے بعد کلین نے موٹے کاغذ کی لپٹی ہوئی شیٹ کھولی۔ جس پر بریا کا اسکیچ بنا ہوا تھا۔ بریا کے نقوش میں کوئی خاص بات نہیں تھی۔ اسے ہائر کرنے والے کے لیے یہ ایک اہم بات تھی۔ کلین نے اسکیچ میں چھوٹی چھوٹی تبدیلیاں کروا کے اسے مزید غیر نمایاں کر دیا تھا۔ یہی اسکیچ پولیس کو دیا گیا تھا۔ پولیس سے مڈبھیڑ ہو بھی جاتی تو فوری طور پر بریا کی شناخت ممکن نہیں تھی۔ مزید یہ کہ بریا اور اسے استعمال کرنے والے خود بھی محتاط ہوں گے...... اسمتھ اور کلین دونوں آگاہ تھے کہ وہ رسک لے رہے ہیں۔ تاہم ان کی منصوبہ بندی میں اس کے بغیر چارہ بھی نہیں تھا۔ بریا روس میں نہیں امریکا میں تھا۔ اسمتھ کے خیال میں اب چالیں چلنے کی باری کوورٹ۔ ون کی تھی۔

اسمتھ نے ویکسین کی پیش رفت دریافت کی۔

"پریذیڈنٹ کچھ نہ کچھ کریں گے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ہراس اور شکوک نہ پھیلیں۔ ایک یا زائد ممالک کو بڑی مقدار میں آرڈر کرتے ہیں تو لازماً سوالات اٹھیں گے...... اسٹریٹجی ترتیب دی جا رہی ہے۔ تم بتاؤ ہیوسٹن میں کیا کر آئے ہو؟"

"سر، تالاب میں پتھر پھینک دیا ہے میں نے...... ٹریلور اور بریا کے پیچھے جو بھی ہے، وہ میری طرف سے ہوشیار ہو گیا ہے یا ہو گئے ہیں...... کوئی نہ کوئی ردِعمل آنا چاہیے۔"

"اور ٹریلور؟"

"وہ اس حد تک ہوشیار رہا کہ پیچھے کوئی نشان نہیں چھوڑا...... معمولی سا کلیو بھی نہیں۔" اسمتھ نے جواب دیا۔

"کوئی بات نہیں ہمارا ایک اور مہرہ تیار ہے۔"

''سر، آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں۔'' ایک آواز آئی۔
اسمتھ نے چونک کر رخ پھیرا اور روسی کا حلیہ دیکھ کر حیران رہ گیا۔ بھیس بدلنے میں بڑی فنکاری کا مظاہرہ کیا گیا تھا۔ وہ ناکامی و نا امیدی اور پچھتاوے کی سچی تصویر نظر آرہا تھا۔ کسی کے لیے بھی اس پر دوسری نظر ڈالنا قطعی ناپسندیدہ تھا۔ ٹائی اور شرٹ پر خوراک اور کافی کے دھبے تھے۔ جوتے تقریباً گھسے ہوئے نظر آرہے تھے۔ سستا سا بریف کیس بھی چٹخا ہوا تھا۔ لمبے بالوں کی وگ کوّے کا گھونسلا بنی ہوئی تھی۔ آنکھوں کے نیچے حلقے پڑے ہوئے تھے۔ حتیٰ کہ میک اپ آرٹسٹ نے آنکھوں میں الکوحل کی سرخی بھی پیدا کردی تھی۔

''مبارک ہو، جنرل۔'' اسمتھ متاثر نظر آیا۔ ''جواب نہیں، میں بھی پہلی نظر میں دھوکا کھا گیا تھا۔''

''امید ہے کہ بریا بھی دھوکا کھائے گا۔'' کیروف مسکرایا۔

وزنی لیکن کسرتی جسم والے کیروف کا ساتھ اسمتھ کے لیے مفید تھا۔ بائیو پرٹ اور ماسکو کے ہنگامے اور ناکامی کے بعد جنرل کیروف نے روسی صدر کو قائل کرلیا تھا کہ امریکا میں اس کی موجودگی از بس ضروری ہے۔ بریا کے شکار کے لیے امریکی کیروف کے تجربے کو خوش آمدید کہیں گے۔......

کلین کے نزدیک بھی کیروف کی واشنگٹن میں موجودگی بے بدل تھی۔ کیروف نے واشنگٹن میں ایک سال گزارا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ کن علاقوں میں لوگ نسلی بنیادوں پر تعداد میں زیادہ ہیں......

کلین نے بھی امریکی صدر کو کیروف کی اہمیت پر دلائل دیے تھے۔ امریکی صدر نے روسی ہم منصب سے بات کرنے کے بعد کیروف کو آنے کی اجازت دے دی تھی...... کیروف کی آنکھوں میں اسمتھ کچھ اور ہی دیکھ رہا تھا۔ لارا کی بے وفائی اور غداری نے مل کر سازشیوں، بالخصوص بریا کے لیے، کیروف کی دلی نفرت میں اضافہ کردیا تھا۔ روس میں ناکامیوں نے اسے برہم کردیا تھا۔ کیروف کے اندر چھپا فوجی بے چین تھا۔ اس کی عزتِ نفس شدید مجروح ہوئی تھی۔

''کہاں سے آغاز کرنا ہے، جان۔'' اس نے اسمتھ سے سوال کیا۔ اسمتھ نے اسے سمجھایا کہ پوشیدہ حریفوں سے کس قسم کا ردِعمل متوقع ہے اور ان دونوں نے مل کر کیا کرنا ہے۔ چونکہ روسی ایمبیسی کیروف کی آمد سے بے خبر تھی اس لیے اسمتھ اسے اپنی رہائش گاہ پر ہی ٹھہرانا چاہتا تھا۔ اسمتھ کا مسکن ''بتھسڈا'' بریا کے شکار کے لیے بیس کیمپ تصور ہو گا۔

''تمہیں یقین ہے کہ بیک اپ کی ضرورت نہیں ہے؟'' کلین نے تشویش کا اظہار کیا۔ وہ دونوں آدمیوں کو بغیر کور کے خطرات میں جھونکنا نہیں چاہتا تھا۔ اگرچہ اسمتھ کے مانند وہ بھی کیروف کی صلاحیتوں سے باخبر تھا۔

''سر، ہم یہ رسک نہیں لے سکتے کہ بریا شک میں پڑ جائے۔ اس خونی دھندے میں اس کی اپنی کلاس ہے۔'' اسمتھ نے کہا۔

''میں آپ کی تشویش کو سمجھتا ہوں اور وعدہ کرتا ہوں کہ اسمتھ کو آنچ نہیں آئے گی۔'' کیروف نے ٹھوس لہجے میں کہا۔ ''جان، اگر بریا اپنی کمین گاہ سے نکل کر تمہارے لیے آتا ہے تو یقین کرو وہ ہماری جیب میں ہوگا۔''

☆☆☆

نوّے منٹ بعد اسمتھ، فارم ہاؤس کی طرز پر بنے اپنے مسکن میں بیٹھا تھا۔ کیروف گیسٹ روم میں آرام کرنے لگا۔ اس دوران اسمتھ شاور لے کر تازہ دم ہوگیا۔ دونوں کافی لے کر کچن ٹیبل پر نقشہ کھول کر بیٹھ گئے۔ کچھ دیر تبادلۂ

خیال کے بعد ''ڈیوپون سرکل'' پر نشان لگا دیا گیا۔

اسمتھ نے ''رسک ساور'' نکال کر شولڈر ہولسٹر میں فٹ کیا۔ کیروف نے پسٹل دیکھ کر نفی میں سر ہلایا اور واپس بیڈ روم میں گیا۔ وہ ایک عام سی سیاہ چھتری لے آیا۔ پینتالیس ڈگری کے زاویے پر چھتری پکڑ کے اس نے انگوٹھے سے دستے پر دباؤ ڈالا۔ پلک جھپکنے میں چھتری کی نوک پر ایک انچ کی تیز دھار نمودار ہوئی۔

''یہ ماسکو سے ساتھ لایا ہوں۔'' اس نے بتایا۔ ''یہ بلیڈ جیسی دھاری دار نوک، حیوانی مسکن دوا ایسپر ومیزن میں بجھی ہوئی ہے۔ یہ انتہائی سرعت کے ساتھ عمل پذیر ہوتی ہے۔ سو کلو کا جنگلی سؤر بھی سیکنڈوں میں غافل ہو جاتا ہے۔ نیز اگر اتفاق سے تمہاری پولیس مجھے روکتی ہے تو میرے قبضے سے گن جیسی کوئی چیز برآمد نہیں ہونی چاہیے۔''

اسمتھ نے ستائشی انداز میں سر ہلایا۔ اس کے اطمینان و اعتماد میں اضافہ ہوا تھا کہ کیروف خالی ہاتھ بریا سے بھڑنے نہیں جا رہا۔ اسمتھ چارا تھا، اصل کام کیروف نے کرنا تھا۔

''میں تمہیں چالیس منٹ آگے رکھوں گا۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''چالیس منٹ بعد میں روانہ ہو جاؤں گا۔''

☆☆☆

کیروف، واشنگٹن کی سڑکوں پر بظاہر ایک مجہول شخص کے مانند رواں تھا لیکن اس کے اندر ایک زخمی ناگ پھنکار رہا تھا۔ واشنگٹن کے قلب سے نزدیکی علاقے ترقی کے باعث تبدیل شدہ لگ رہے تھے۔ ''ڈیوپون سرکل'' بھی بدلا بدلا نظر آتا تھا۔ تاہم اس علاقے کی بنیادی خصوصیات اپنی جگہ پر تھیں۔ مخصوص طرز کے کیفے، بوتیک، میسوڈینسین بیکر یز، ترکی قالین کی دکانیں، سربیا کے ایمپوریم، یونانی ریسٹورنٹس، یوگوسلاوین کافی ہاؤس...... غیر مانوس ملک میں در آنے والے شخص کے لیے یہاں کیسی کشش تھی۔ چاہے وہ شخص اجرتی قاتل ہی کیوں نہ ہو۔ یہاں آکر بریا کو لگے گا جیسے وہ اپنے ہی گھر میں ہے۔ بریا اس کشش اور سہولت کو نظر انداز نہیں کر سکتا۔ کیروف بھی محسوس کر رہا تھا، جیسے وہ اپنے ہی علاقے میں ہے۔ جانی پہچانی زبانیں اور نسلی ہم آہنگی، کھانے اور موسیقی......

کیروف نے ایک اوپن ائر چوکور میز پر نشست پکڑی۔ میز پر چھتری تنی ہوئی تھی۔ آنے والی کروشین عورت کو اس نے کافی کا آرڈر دیا۔ بریا اگر بھیس بدل کر بھی اس طرف آیا تو کیروف محض اس کی آنکھوں سے اسے شناخت کر سکتا تھا۔ بریا بھی کیروف کو دوسری نہیں تو تیسری جھلک میں پہچان سکتا تھا۔ لیکن ایسا کرنا اس کے لیے اس لیے دشوار تھا کیونکہ شعوری طور پر اس کے گمان میں نہ ہوگا کہ کیروف امریکا بلکہ عین واشنگٹن میں ہے۔ کیروف کو نفسیاتی برتری حاصل تھی۔ تاہم وہ بہرحال ایک طرح سے اندھیرے میں تھا...... نہیں جانتا تھا کہ اس وقت بریا کہاں پر ہے؟

کیروف کافی کا لطف لیتے ہوئے نظریں دوڑاتا رہا...... اسے زیادہ دیر ایک جگہ نہیں ٹکنا تھا۔ اگر اسمتھ کا پلان کامیاب رہتا ہے تو اس صورت میں بریا کو خنجر زنی کرتے ہوئے اس علاقے میں بہت سہولت محسوس ہوگی۔ اس کے اعتماد میں اضافہ ہو جائے گا۔ بعض اوقات اضافی اعتماد آدمی کی نگاہ پر پردہ ڈال دیتا ہے۔

☆☆☆

جہاں کیروف، بریا کی تاک میں منڈلا رہا تھا...... وہاں سے ٹھیک تین چوتھائی میل دور ایک فلیٹ کا دروازہ کھلتا ہے۔ دو کمروں کا فلیٹ آخری منزل پر تھا۔ باہر ٹریلور کو لانے والی لنکن کا ڈرائیور کھڑا تھا۔ کچیم شحیم لیکن خاموش ڈرائیور۔

بریا نے اسے اندر آنے کا اشارہ کیا اور دروازہ لاک کر دیا۔ ڈرائیور کا دیا ہوا لفافہ چاک کر کے بریا نے عبارت پڑھی۔ عبارت سرب زبان میں تھی۔ بریا اندر ہی اندر مسکرایا۔ امریکی سائنس داں اور روس کے یاردینی کی ہلاکت کی ادائیگی ہو چکی تھی اور حسب معمول فوراً ہوئی تھی۔ یہاں، اس مرتبہ امریکی عجلت میں دکھائی دے رہے تھے۔ عبارت کے مطابق ادائیگی پہلے ہی ہو چکی تھی۔ بریا نے ڈرائیور کو بیٹھنے کا اشارہ کیا اور دوسرے کمرے میں آ گیا۔ دوسرے کمرے میں اس نے ڈیجیٹل کوڈ سیٹلائٹ فون نکالا...... اور اوفن بارخ بینک، زیورچ میں ہر ویزل سے بات کرنے لگا۔ بات مختصر تھی۔ اس کا اکاؤنٹ مزید پھول چکا تھا۔

وہ ڈرائیور والے کمرے میں واپس آیا۔

''تصویر؟''

ڈرائیور نے خاموشی سے تصویر پکڑائی اور عبارت والا لفافہ واپس لے لیا...... بریا، جان اسمتھ کی تصویر غور سے دیکھ رہا تھا۔ سیکیورٹی کیمرے کی تصویر کافی نمایاں تھی۔ روشن اور صاف۔ بریا پُرسوچ انداز میں مسکرایا۔

''کب؟'' اس نے تصویر واپس ڈرائیور کے پچھلے

ہوئے ہاتھ پر رکھ دی۔

''جتنی جلد ہو سکے۔ تم تیار رہنا۔ کال کسی بھی وقت آسکتی ہے۔'' ڈرائیور کھڑا ہو گیا۔ ''اور کچھ؟''

''نہیں، تم جا سکتے ہو۔''

☆☆☆

برہنہ ڈاکٹر بائر آخری جراثیم کش کمرے سے باہر آیا...... چینجنگ روم میں لباس پہنا اور شیشے کی دیواروں والے میز نائن فلور پر آ گیا۔ جہاں چیف آف اسٹاف کلوس جانش اس کا منتظر تھا۔

جانش نے خم ہو کر ہاتھ پھیلایا اور بائر کو تعظیم پیش کی۔

''شاندار، بے نظیر...... میں نے اس سے پیشتر کبھی ایسی چیز نہیں دیکھی۔''

بائر نے اس سے ہاتھ ملایا۔ ''اور نہ ہم آئندہ کبھی ایسی شے دیکھ سکیں گے۔'' بائر نے کچھ دیر آرام کیا...... پھر واپس لیبارٹری میں چلا گیا۔ لیکن جوش اور انہماک کے باعث وہ تھکن سے عاری تھا...... اس کا ارتکازِ توجہ آخری حد کو چھو رہا تھا۔ زندگی بھر کا علم اور تجربہ بائر نے جھونک دیا تھا۔

وائرس پہلے ہی مہلک تھا۔ اب وہ ایک ناقابلِ دفاع مہیب آتش فشاں میں تبدیل ہو چکا تھا۔ آخری چند قدم ریڈ نے طے کرنے تھے۔ بائر کو افسوس تھا کہ اس موقع پر وہ زمین پر رہ جائے گا۔ تاہم ریڈ کی واپسی پر برسوں پرانا خواب شرمندۂ تعبیر ہونے جا رہا تھا۔ زمین کی طبیعیات (فزکس) اس کی عظیم الشان فتح میں حائل تھی۔ اس رکاوٹ کو دور کرنے کے لیے اسے ریڈ کا سہارا لینا پڑا تھا۔

☆☆☆

وقت اپنی رفتار سے سفر کر رہا تھا۔ درمیانی شب بیت گئی تھی، تین بج رہے تھے۔ بارہ بجے کے بعد سے میگان تقریباً بیدار تھی۔ آٹھ گھنٹے بعد وہ شٹل میں ہو گی، یہ سوچ اسے ہیجان میں مبتلا کیے ہوئے تھی۔ بالآخر وہ کروٹیں بدل کر اٹھ بیٹھی۔ گراؤنڈ پر ٹہلتی ہوئی وہ کمپاؤنڈ میں نکل آئی۔

کیپ کناورل کی سیکیورٹی فول پروف تھی۔ تیز دھار آہنی باڑھ، سادہ پوش ائر پولیس اور ٹیلی ویژن کیمرے۔ اطراف میں پھیلے ہوئے محکمہ خفیہ کے سادہ پوش۔ فاصلے سے میگان نے سیکیورٹی جیپ کے کھانسنے کی آواز سنی۔ وہ واپسی کا ارادہ کر رہی تھی کہ اس کی سماعت سے قدموں کی چاپ سنائی دی۔ اس نے گردن موڑی، ایک ہیولا عمارت کے سائے سے نکل کر روشنی میں آ گیا تھا۔

''ریڈ؟'' میگان حیرت زدہ تھی۔ ''اس وقت کیا کر رہا ہے؟'' وہ ہاتھ لہرا کر اسے آواز دینے ہی والی تھی جب موڑ پر اس نے کسی گاڑی کی ہیڈ لائٹس دیکھیں۔ وہ خاموش رہی اور مزید پیچھے کھسک گئی۔ آنے والی گاڑی پر ناسا کا لوگو نمایاں تھا۔ ریڈ واپس سائے میں چلا گیا۔ سیڈان اس کے قریب رک گئی۔ ایک عمر رسیدہ شخص اتر کے ریڈ کے قریب آ گیا۔

ریڈ کس کا منتظر تھا؟ کس کا؟ آنے والا کون تھا؟ اور وہ اس وقت یہاں کیونکر پہنچنے میں کامیاب ہوا؟ آٹھ گھنٹے رہ گئے تھے لانچنگ میں اور کئی گھنٹے پہلے ہی کیپ کناورل اور اطراف میں سرگرمیاں معدوم و معطل کر دی گئی تھیں۔ میگان تو بیدار تھی۔ اب اس کی چھٹی حس بھی جاگنے لگی۔ شٹل کے کریو ممبر سے بیرونی آدمی کا اس طرح ملنا ایک غیر معمولی بات تھی۔ تمام ممبرز قواعد کے مطابق قرنطینہ کی حدود میں تھے۔ فیملی ممبر بھی نہیں مل سکتا تھا۔ میگان کو وہاں سے ہٹ جانا چاہیے تھا۔ وہ ایسا ہی کرتی اگر کوورٹ۔ ون کی رکن نہ ہوتی۔ اس کی چھٹی حس پوری طرح جاگ چکی تھی اور پلکیں جھپکا رہی تھی۔ وہ چھپ چھپا کر محفوظ حد تک قریب چلی گئی۔ تاہم مدھم سرگوشیاں سننے میں ناکام رہی۔ سیکنڈ کے کسی حصے میں اس نے ایک چمکیلی جھلک دیکھی۔ وہ کوئی سلنڈر نما شے تھی۔ جو عمر رسیدہ نے ریڈ کے حوالے کی۔ ریڈ نے فوراً ہی اسے اوور آل کی جیب میں منتقل کر دیا۔

ریڈ گزشتہ چھ خلائی مشن کا تجربہ رکھتا تھا۔ وہ قوائد کے خلاف کیسے جا سکتا ہے؟ سیڈان جا چکی تھی۔ ریڈ کی طرح میگان نے بھی واپسی کی راہ پکڑی۔ وہ ریڈ کے ساتھ براہِ راست کام کرتی رہی تھی۔ وہ دوستوں کے مانند پیش آتا تھا۔ میگان نے ریڈ سے بات کرنے کا فیصلہ کیا اور فوراً رد کر دیا۔ اسے ٹریلور اور گمشدہ اسمال پاکس یاد آئی۔ اسمال پاکس، جس کی تلاش خاموشی لیکن شدت کے ساتھ جاری تھی۔ پھر کلین کی ہدایت ذہن میں آئی...... اپارٹمنٹ میں پہنچ کر اس نے کلین سے رابطہ قائم کیا۔

☆☆☆

وہاں موجود افراد کو احتیاط سے جانچنے کے بعد پاس دیے گئے تھے۔ سب خلا بازوں کی آمد کے منتظر تھے۔ کیمروں کی چکاچوند میں ٹیم باہر آئی۔ وہ جانتے تھے کہ مشن پر جانے سے قبل آخری بار انسانوں کو دیکھ رہے ہیں۔ دوبارہ یہ موقع اس وقت ملے گا جب وہ خیریت سے زمین پر واپس آ جائیں گے۔ خلا بازوں نے میڈیا کی طرف دیکھ کر ہاتھ

ہلایا۔

شٹل ڈسکوری روانگی کے لیے تیار تھی۔ خاص طرز کی گاڑی میں خلا بازوں کی ٹیم چند منٹ میں شٹل سائٹ پر پہنچ گئی۔ وہاں سے انہیں ایلیویٹر کے ذریعے 195 فٹ اوپر سفید کمرے تک بھیجا گیا۔ وہاں سے ضروری اشیا سے لیس ہو کر ٹیم کو شٹل میں داخل ہونا تھا۔

☆☆☆

شمال مشرق میں کئی میل دور...... اسمتھ نے کافی کا دوسرا کپ ختم کیا اور گھڑی دیکھی۔ کیروف، ڈیوپون سرکل میں پوزیشن لے چکا ہوگا۔ اسمتھ کھڑا ہوگیا۔ نکلنے سے پہلے اس نے مانیٹرز پر نظر ڈالی۔ جن پر بیرونی سیکیورٹی کیمرے مختلف مناظر دکھا رہے تھے۔ عقبی سمت میں وسیع لان تھا...... جھاڑیوں سے پاک۔ ایک سمت میں درختوں کی قطار تھی۔ بتھسڈا کونے میں تھا۔ باقی دو سمتوں کی دیواروں میں پتھریلے بلاک تھے۔ ان میں موشن سینسرز پوشیدہ تھے۔ اگر کوئی سینسرز سے بھی بچ نکلتا تو جدید ترین الارم سسٹم تھا۔ کوئی الارم سسٹم سے بچ کر دروازوں یا کھڑکیوں کو آزمانے سے قاصر تھا۔ بالفرض محال یہ رکاوٹ بھی دور ہو جاتی تو مسکن کے چاروں طرف دیواروں میں حساس پریشر پیڈز موجود تھے۔ وہ نہ صرف الارم کو فعال کر دیتے، ساتھ ہی اسپرنکلر (فوارہ نما نظام) آن ہو کر مخصوص گیس کا اخراج شروع کر دیتا۔ یہ گیس ٹارگٹ کو دس سیکنڈ میں لٹانے کی صلاحیت رکھتی تھی...... یہی وجہ تھی کہ اسمتھ خواب گاہ کی سائڈ ٹیبل میں گیس ماسک تیار رکھتا تھا۔

اگرچہ اس کا اندازہ تھا کہ بریا اسے ہلاک کرنے کے لیے دور مار رائفل استعمال نہیں کرے گا پھر بھی وہ محتاط تھا۔ دہری جانچ پڑتال کے بعد وہ عقبی سمت کچن میں آیا۔ گیراج کچن کے ساتھ ملحق تھا۔ اسمتھ نے کچن کاؤنٹر پر رکھے مانیٹر پر نظر ڈالی۔ بعدازاں کچن سے گیراج میں چلا گیا۔ گاڑی باہر نکال کر اس نے ریموٹ سے گیراج لاک کر دیا۔

☆☆☆

کاؤنٹ ڈاؤن میں پندرہ منٹ رہ گئے تھے۔ عملے کے مابین ہدایات اور احکامات کا تبادلہ ہو رہا تھا۔ میگان نے آنکھیں بند کر کے دعائیہ کلمات ادا کیے۔ معاً شٹل لرز اٹھی...... سیکنڈ کے اندر ٹھوس بوسٹرز کی گڑگڑاہٹ...... اندر بوسٹرز کی گرج کم سنائی دے رہی تھی۔

میگان نے گراؤنڈ کنٹرول کی آواز سنی۔ ''ہیوسٹن، ہم ''ڈسکوری'' اٹھا رہے ہیں!''

بیرونی ٹینک نے شٹل کے مرکزی انجن کو فیڈ کیا۔

میگان کو یوں لگا جیسے وہ ہڈیاں کڑکڑا دینے والی رولر کوسٹر پر سوار ہے۔ اس سواری کو اب کوئی نہیں روک سکتا تھا۔ شٹل اٹھنے کے کچھ دیر بعد ٹھوس بوسٹرز علیحدہ ہو کر سمندر میں جا گرے...... جہاں سے انہیں نکال لیا جانا تھا۔ ڈسکوری اب اپنے مرکزی انجنوں کے بل پر، کششِ ثقل توڑنے کی جدوجہد میں مصروف تھی۔ تیز سے تیز تر...... بلند سے بلند تر...... 3-G کا مطلب انتہائی دباؤ تھا۔ جس کے بعد ڈسکوری نے زمین کے مدار میں داخل ہو جانا تھا۔ دوسروں کی طرح میگان کو تربیت کے ساتھ تنبیہہ کی گئی تھی۔ 3-G کا مطلب سمجھانے کے لیے کہا گیا تھا۔ سمجھو جیسے کوئی گوریلا تمہیں دبا رہا ہے۔ لیکن حقیقی تجربے کی بات ہی اور ہوتی ہے...... خلا بازوں کے مخصوص LES (لانچ انٹری سوٹ) جو پندرہ سے زائد اشیا پر مشتمل ہوتا ہے، یہ مشکل دباؤ برداشت کر پاتا ہے۔ میگان نے محسوس کیا کہ وہ گوریلے کے نہیں بلکہ ہاتھی کے نیچے ہے۔ اس کی حالت غیر ہوگئی۔

چھ منٹ بعد ایک سو چوراسی میل کی ان دیکھی بلندیوں میں، مرکزی انجنوں نے کام بند کر دیا۔ باہر ایندھن کا ٹینک الگ ہوگیا...... میگان دم بخود رہ گئی۔ کیسا سکوت اور سکون تھا؟ جیسے کوئی پرندہ فضائے بسیط میں پر ہلائے بغیر ساکت و صامت محوِ پرواز ہو...... یا پھر کوئی مچھلی گہرے سمندر میں...... وہ یک دم ہلکی پھلکی ہوگئی تھی۔ اس نے گردن موڑی، کھڑکی سے دوسری جانب ستارے ہی ستارے...... وہ سمجھ گئی، ڈسکوری مدار میں ہے۔

☆☆☆

بریا، ڈرائیور کے ساتھ لنکن میں اپنی مہم پر تھا۔ ڈرائیور نے مزید اطلاعات اور ہدایات فراہم کی تھیں۔ لنکن، بتھسڈا کی طرف جا رہی تھی۔ بریا نے تحریر پڑھ کر ڈرائیور کو واپس کر دی۔

اسے ڈرائیور اور لنکن کی ضرورت تھی۔ واشنگٹن میں اس طرح کی ایگزیکٹو سیڈان گاڑیوں کی بہتات تھی۔ دوسرے، فرار کی صورت میں وہ تنہا خود پر انحصار نہیں کر سکتا تھا، انجانے راستوں اور ٹریفک کی بھول بھلیوں میں پھنس جاتا۔

مطلوبہ علاقے میں پہنچ کر سیاہ لنکن کی رفتار کم ہوگئی۔ ڈرائیور نمبر دیکھتا ہوا بتھسڈا تک پہنچ گیا۔ بریا نے بغور مکان اور اطراف کا جائزہ لیا۔ درختوں کی قطار دیکھی۔ عقبی سمت سے کھڑکیاں روشن دکھائی دے رہی تھیں۔ تاہم اندر کسی قسم کی حرکت نظر نہیں آئی۔

''دوسرا چکر لگاؤ۔'' بریا نے ڈرائیور سے کہا۔ دوسری

مرتبہ بریا نے اطراف کے گھروں سے بتھسڈا کا موازنہ کیا۔ دوسرے گھروں کے فرنٹ لان...... کسی میں بائیسکل اور کہیں کھلونے نظر آئے۔ کہیں گیراج کے ساتھ باسکٹ بال کے ''ہوپ'' دکھائی دیے۔ بتھسڈا کا رقبہ زیادہ تھا...... وہ کونے میں الگ تھلگ تھا۔ بظاہر ویران تھا۔ نئی معلومات کی روشنی میں بریا نے سوچا کہ شکار اکیلا رہتا ہے...... اس کا کام تنہائی اور رازداری کا متقاضی ہے۔ اس قسم کی لوکیشن میں اسے خطرے کی بُو آرہی تھی۔ اسے یقین تھا کہ مکان مہلک انتہائی نظام سے لیس ہوگا۔ لیکن، بتھسڈا والی سڑک پر پیچھے نکڑ پر کھڑی تھی۔ انجن اسٹارٹ تھا۔ ڈرائیور باہر بونٹ سے ٹیک لگائے سگریٹ کے کش لگا رہا تھا۔ وہاں جوگنگ کرنے اور کتے ٹہلانے والے گھوم رہے تھے...... ڈرائیور کا انداز ایسا تھا جیسے وہ کسی کا منتظر ہو۔

''دیکھ چکا ہوں...... کل صبح آئیں گے۔'' بریا نے ڈرائیور سے کہا۔ بریا سے کام لینے والے چاہتے تھے کہ اسمتھ کا صفایا کرنے میں دیر نہ کی جائے۔ تاہم بریا نے راہ میں حائل رکاوٹوں کو محسوس کرلیا تھا۔ اسمتھ آفس بھی نہیں جاتا تھا۔ اس کے آنے جانے کے کوئی متعین اوقات کار نہیں تھے۔ گھر میں گھسنا خطرناک تھا۔ ایک ہی صورت تھی کہ اسے گھر سے باہر کھلی فضا میں نشانہ بنایا جائے۔ ایک بات بریا کے حق میں تھی کہ اسمتھ، گارڈ وغیرہ کی ضرورت سے بے نیاز تھا...... ڈرائیور نے جو تازہ معلومات فراہم کی تھیں، اس کے مطابق اسمتھ ہتھیار نہیں رکھتا تھا۔ بریا کو آس پاس رہتے ہوئے اس کا تعاقب کرتے ہوئے مناسب موقع تلاش کرنا تھا۔ سب سے اہم بات جو بریا کے علم میں لائی گئی تھی، وہ یہ کہ اسمتھ کو کسی خطرے کا احساس نہیں تھا۔

ڈرائیور نے سگریٹ بجھائی۔ بریا نے گھڑی پر نظر ڈالی۔ پینتالیس منٹ گزر چکے تھے۔

''وہ باہر نکل رہا ہے۔'' ڈرائیور نے بیٹھتے ہوئے کہا۔ بریا نے ونڈ شیلڈ کے پار دیکھا۔ گیراج سے گہرے نیلے رنگ کی سیڈان نکل رہی تھی۔

''تیار رہو...... ہوشیاری کے ساتھ۔'' بریا نے کہا۔

☆☆☆

اسمتھ عقبی آئینے پر نظر رکھے ہوئے تھا...... چند میل گزرنے کے بعد وہ تاڑ گیا کہ کون سی گاڑی اس کا پیچھا کررہی ہے۔ اسمتھ نے کسی قسم کا شک محسوس نہیں کیا۔ یہ وہی ائرپورٹ والی لنکن تھی۔ اسمتھ نے سیل فون پر کیروف کو اطلاع کردی۔

''میں تیار ہوں، جان۔'' اس کا جواب آیا۔ سرخ بتی پر اسمتھ نے بریک لگا کر عقبی شیشے میں جھانکا۔ لنکن اور اس کے درمیان تین گاڑیاں تھیں۔ سبز اشارے پر آگے بڑھا اور رفتار میں اضافہ کرتا گیا۔ وہ دائیں بائیں راستہ بناتا ہوا تیز رفتاری سے جارہا تھا۔ مقصد یہی تھا کہ بریا سمجھے، شکار عجلت میں ہے اور اس کی توجہ صرف اسمتھ پر مرکوز رہے، شکار عجلت میں ہو تو آسان ہدف بن جاتا ہے......

''وہ جلدی میں ہے۔'' بریا سوچ رہا تھا۔

''کیوں؟''

''وہ ڈیوپون سرکل کی طرف جارہا ہے۔'' ڈرائیور نے کہا۔ جیسے وہ بریا کے خیالات پڑھ رہا ہو۔ بریا کی پیشانی پر شکنیں ابھر آئیں۔ اس کا اپارٹمنٹ اسی علاقے میں تھا۔ کیا اسمتھ وہیں جارہا ہے؟ کیا وہ جان چکا ہے؟

کنکٹی کٹ ایونیو پر اسمتھ کی گاڑی اور تیز ہوگئی۔ بائیں طرف آر اسٹریٹ پر مڑی پھر دائیں جانب ایکس نمبر اسٹریٹ پر...... سیڈان کی رفتار کم ہونے لگی۔ ایس (S) اسٹریٹ کے آخر میں اسمتھ نے ایک جگہ پارکنگ میں کار روک دی۔ بریا نگرانی کررہا تھا۔ اس جانب مشرقی یورپ کے ریسٹورنٹس اور دکانیں تھیں...... واشنگٹن پہنچنے کے بعد یہی اس کے لیے واحد جگہ تھی جہاں وہ خود کو گھر پر محسوس کرتا تھا۔

یہاں وہ غالباً میری خبر لینے آیا ہے...... بریا نے سوچا۔ یا پھر کسی نے میری تصویر دیکھی ہے۔ بریا نے خبروں میں تصویر دیکھی تھی جس کے پیچھے پولیس لگی تھی۔ اس تصویر کی مدد سے کوئی اسے شناخت نہیں کرسکتا تھا۔ ہوسکتا ہے، یہاں کسی نے اسے دیکھا ہو۔ حالانکہ وہ کبھی کبھار ہی اپنے اپارٹمنٹ سے باہر نکلتا تھا۔ وہ بھی رات میں۔ ''نہیں، نہیں...... اگر اسے یہاں میری موجودگی کا شک ہوتا تو اکیلا نہ آتا۔'' بریا نے فیصلہ کیا اور گاڑی سے اتر گیا۔

''یہیں رہنا...... یہیں واپس آؤں گا۔'' بریا نے ڈرائیور سے کہا۔ دکانیں، فوارے، کافی شاپس، ریسٹورنٹس، چھتریاں......

اسمتھ کو پتا تھا، کس طرف جانا ہے...... وہ باخبر تھا کہ موت اس کے تعاقب میں ہے اور زیادہ دور نہیں۔ پیجر، گردے کے قریب جیب میں تھا...... کیروف کی کال تھرتھراہٹ پیدا کرکے خاموش ہوگئی۔ یہ اشارہ تھا کہ بریا، اسمتھ کے پیچھے پچاس فٹ کے دائرے میں ہے......

اسمتھ کی چال دھیمی تھی اور وہ اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔

بریا نے یہی محسوس کیا کہ شکار نامانوس علاقے میں غیر آرام دہ حالت میں ہے۔ بریا کا ہاتھ جیکٹ کی جیب میں چلا گیا......

اسمتھ کا پیجر دو مرتبہ تھرتھرایا۔ اشارہ تھا کہ بریا اس کے پیچھے پچیس فٹ کے فاصلے پر ہے۔ اسمتھ کی ریڑھ کی ہڈی میں سنسناہٹ شروع ہوگئی۔ اس کے اعصاب کی آزمائش تھی۔ بڑے نازک اور فیصلہ کن لمحات تھے۔ وہ مڑ کے نہیں دیکھ سکتا تھا۔ نہ دوڑ لگا سکتا تھا۔ طویل بھاگ دوڑ اور خونریزی کے بعد فیصلے کی گھڑی آئی تھی۔ پیسٹری شاپ کے قریب سے گزر کر وہ ایک ریسٹورنٹ کی میز کی طرف گیا جس پر چھتری تنی ہوئی تھی...... وہ اب بھی اِدھر اُدھر دیکھ رہا تھا۔ کیروف کا کہیں پتا نہیں تھا۔

بریا محض دس قدم کے فاصلے پر تھا۔ جب کیروف ایک ایمپوریم کی آڑ سے نکلا...... جان، بھاگنا مت...... جان، مجھ پر بھروسا کرو...... وہ بے آواز بریا کی پشت پر نمودار ہوا۔ عام سی چھتری اس کے ہاتھ میں تھی۔

اسمتھ سامنے دیکھ رہا تھا۔ سنسنی تمام بدن میں پھیل گئی تھی۔ اس کی حسیات بتا رہی تھیں کہ قاتل بہت قریب ہے...... شاید ایک گز یا دو گز دور...... عقب میں جھانکنے کی خواہش دبانے کے لیے اسمتھ کو سخت جدوجہد کرنی پڑی۔

بریا نے دستے کی مخصوص جگہ پر انگوٹھے سے دباؤ ڈالا اور طاقتور اسپرنگ نے خنجر کا پتلا اور لمبا بلیڈ باہر اُگل دیا...... نوک دار...... دھاری دار...... خونی خنجر، واشنگٹن میں دوسری بار ایکشن میں تھا۔ شکار دو قدم کے فاصلے پر تھا۔ پریشان، بے چین اور غیر مسلح۔ بریا نے ایک قدم بڑھانا تھا اور وار کرنا تھا...... اس کی تمام تر توجہ شکار پر مرکوز تھی۔

کیروف، بریا کے سر پر تھا۔ چھتری نے بے آواز اس کے ہاتھ میں قوس بنائی اور پنڈلی کے ساتھ چپک گئی۔ ایک قدم بڑھا کر اس نے پنڈلی اٹھائی۔ چھتری کو آگے دھکیلتے ہوئے، نیچے کی طرف حرکت دی...... چھتری کی نوک سے نوک برآمد ہوئی۔ کاٹ دار اور زہریلی......

شکاری بے خبر تھا کہ اصل شکاری پیچھے ہے...... اور آگے جو شکار ہے...... وہ شکار نہیں شکاری ہے...... درحقیقت دو شکاریوں کے درمیان شکاری نما شکار تھا......

خنجر والا ہاتھ اٹھا...... ادھر کپڑے سے گزر کر پنڈلی میں گھسنے والی نوک نے گوشت کا ذائقہ چکھا...... بمشکل نصف انچ کی خراش پڑگئی۔

جو وار آگے کرنا تھا، وہ پیچھے کرنا پڑا۔ اونٹ پہاڑ تلے آ گیا تھا۔ بریا نے اضطراری طور پر گھومتے ہوئے، زاویہ بدل کر اندھادھند عقب میں خنجر گھمایا...... اس کی پھرتی اور ردِعمل قابلِ رشک تھا۔ تاہم کیروف اپنا کام کر کے دو قدم پسپا ہو چکا تھا۔ ایک ساعت کے لیے نظریں چار ہوئیں...... بریا کی آنکھوں میں الجھن تھی جو فوراً ہی غائب ہوگئی۔ اب وہاں حیرت تھی، ناقابلِ یقین حیرت...... روسی جنرل؟ بریا کو لگا جیسے واقعی وہ روس میں ہے...... اگلی ساعت میں حیرت بھی تحلیل ہوگئی۔ اس نے قدم بڑھایا...... لڑکھڑایا...... سریع الاثر زہر نے کام شروع کر دیا تھا۔ خنجر ہاتھ سے گرا اور نگاہ دھندلا گئی۔ وہ آگے کی طرف گرا۔ کیروف نے مسکراتے ہوئے سرب زبان میں قصیدہ خوانی کی اور اسے مضبوط بازوؤں میں سنبھال لیا۔ بریا نے منہ کھولا لیکن کوئی آواز برآمد نہ ہوئی۔

''آؤ میرے محبوب، تمہیں یہاں سے ہٹا لیں...... قبل اس کے کہ بھیڑ لگنا شروع ہو۔'' کیروف نے سرگوشی کی۔

اسمتھ، عقب میں سرگرمی محسوس کر کے پلٹ چکا تھا۔ دونوں نے مل کر بریا کو وہاں سے ہٹایا۔ کیروف بلند سرب زبان میں کچھ کہہ رہا تھا۔ چند افراد متوجہ ہو کر ہمدردی سے سر ہلا رہے تھے۔ دونوں بریا کو ایک نیلی وین تک لے آئے۔

☆☆☆

اسمتھ نے خوب سوچ سمجھ کر دوا منتخب کی تھی۔ بریا ان کے لیے بہت اہم تھا۔ دوا کے بغیر بریا سے کچھ اُگلوانا اتنا آسان نہ تھا۔

بریا سفید رنگ کے علاوہ کچھ دیکھنے سے محروم تھا۔ ہر طرف چمک دار سفیدی۔ اس نے آنکھیں بند کر لیں۔ دوبارہ کھولیں تو سفید رنگ کی چمک میں اضافہ ہو گیا تھا۔ آس پاس تھرتھراہٹ محسوس ہو رہی تھی۔ اس نے آنکھیں بند کیں تو تاریکی بھی سفید محسوس ہوئی۔ سفیدی میں کیروف کی شبیہ ابھری، جس کے ہاتھ میں چھتری تھی۔ وہ سرب زبان میں کچھ کہہ رہا تھا۔ منظر غائب ہو گیا۔

''پانی پی کر تم بات کرنے کے قابل ہو جاؤ گے۔'' قریب سے کیروف کی آواز آئی۔ وہ روسی زبان استعمال کر رہا تھا...... بریا کی جون بدل گئی تھی۔ وہ زندہ تھا لیکن بے اختیار۔ اسمتھ نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ خالی خالی آنکھیں شیشے کی گولیوں کے مانند نظر آ رہی تھیں۔ تینوں ایک میز پر تھے۔ ٹیپ ریکارڈر آن تھا۔ کیروف کی گود میں جو گن تھی، اس کا رخ بریا کی جانب تھا۔ کیروف نے اسمتھ کو

اشارہ کیا۔

''یاردینی کو ہلاک کرنے کے لیے تمہاری خدمات کس نے حاصل کی تھیں؟'' اسمتھ نے نرمی سے سوال کیا۔

''زیورچ کے ایک آدمی نے۔'' جواب آیا۔ جیسے کوئی روبوٹ بول رہا ہو۔

''تم زیورچ گئے تھے؟''

''نہیں۔فون پر بات ہوتی تھی۔''

''اس کا نام کیا ہے؟''

''جیراللہ۔''

''جیراللہ ادائیگی کیسے کرتا تھا؟''

''رقم وہاں اوفن باخ بینک کے اکاؤنٹ میں جمع ہوتی تھی۔ جسے ہرویزل سنبھالتا تھا۔''

زیورچ...... ویزل...... اوفن باخ...... پیٹر نے بھی یہی نام بتائے تھے...... اسمتھ چونک اٹھا۔

''تم ہرویزل سے مل چکے ہو؟''

''ہاں۔کئی بار۔''

''اور جیراللہ سے؟''

''کبھی نہیں۔'' بریا نامی روبوٹ نے جواب دیا۔

اسمتھ نے کیروف کی جانب دیکھا۔ جس نے سر ہلا کر تصدیق کی کہ روبوٹ جو کہہ رہا ہے۔ ٹھیک کہہ رہا ہے۔

''تم جانتے ہو کہ تم نے روس کے یاردینی سے ریلوے اسٹیشن پر کیا چیز حاصل کی تھی؟''

''جراثیم۔''

''وہ جراثیم تم نے ائرپورٹ پر جس آدمی کو دیے تھے،اس کا نام کیا تھا؟''

''ڈیوڈ۔''

اسمتھ نے آنکھیں بند کر کے کھولیں۔ ''تم نے ڈیوڈ کو واشنگٹن میں قتل کردیا تھا؟''

''ہاں۔''

''کس کے کہنے پر؟''

''جیراللہ۔''

''تم کسی امریکی سے ملے ہو؟''

''صرف اپنے ڈرائیور سے۔''

''نام؟''

''نہیں پتا۔''

''باتوں میں ڈرائیور نے جیراللہ یا کسی اور کا ذکر کیا تھا؟''

''نہیں۔''

اسمتھ نے وقفہ دیا۔ منصوبہ سازوں نے رازداری کا فول پروف بندوبست کیا ہوا ہے...... کوئی رخنہ نہیں چھوڑا تھا۔

☆☆☆

آئیون بریا واپس نہ آیا۔ ڈرائیور نے مناسب وقت تک انتظار کیا پھر خاموشی سے لنکن چھوڑ کر وہاں سے کھسک لیا۔ اسے پتا تھا کہ جلد ہی لنکن چوری ہوجائے گی یا ڈیوپون پورٹ کے اُچکوں کے ہاتھ آجائے گی۔ وہ اس کے ٹکڑے ٹکڑے کر کے فروخت کردیں گے۔ اگر پولیس کے ہتھے چڑھی، تب بھی کوئی مسئلہ نہیں تھا۔ وہ دستانے استعمال کرتا تھا۔ گاڑی میں کوئی ایسی چیز نہیں تھی جو اس کا تعلق گاڑی سے ثابت کرتی۔ ناسا کے کاغذات میں اس کا نام شامل نہیں تھا جس ڈرائیور کے نام گاڑی تھی، وہ کیلی فورنیا میں تھا۔

وہاں سے ہٹ کر ڈرائیور نے کال ملائی اور بھیجنے والوں کو صورت حال سے آگاہ کیا۔ دوسری طرف سے ڈرائیور کو ہدایت ملی کہ وہ سیدھا ڈولس ائرپورٹ پہنچے اور مخصوص لاکر سے دو بیگ نکالے...... جن میں کپڑے، رقم اور آئی ڈی ہوگی۔ ٹکٹ بھی ہوگا۔ وہ میکسیکو نکل جائے اور اگلے حکم تک وہیں قیام کرے۔

انتھونی پرائس نے ڈرائیور سے بات کر کے ڈاکٹر کارل بائر کا نمبر ملایا۔ بائر اسپال پاکس، ریڈ کے حوالے کر کے واپس ہوائی پہنچ چکا تھا...... پرائس نے اسے صورتِ حال سے آگاہ کرتے ہوئے کہا۔ ''مسئلہ حل ہونے کے بجائے مزید بگڑ گیا ہے...... مجھے یقین ہے کہ بریا، اسمتھ کے پاس ہے...... بالآخر اسے زبان کھولنی پڑے گی۔'' پرائس نے تشویش ظاہر کی۔

''پھر کیا ہوا؟'' بائر نے کہا۔ ''بریا کے پاس بتانے کے لیے کچھ بھی نہیں ہے اور ٹریلور مر چکا ہے جس کے ساتھ کھوجی بھی اندھیرے میں چلے گئے ہیں۔''

''نہیں، بریا کا کچھ کرنا پڑے گا۔'' پرائس کی آواز بلند ہوگئی۔

''وہ اسمتھ کے پاس ہے تو ہم کچھ نہیں کرسکتے۔ اسمتھ نے اسے حوالات میں نہیں رکھا ہوگا۔'' بائر نے سمجھانے کی کوشش کی۔

پرائس سوچ میں پڑ گیا۔ ''ٹھیک ہے، پھر شیڈول بدل دو۔''

''ایسا نہ کرنا ریڈ، اور ''کینڈرا کومپیکٹ'' کو خطرے میں ڈال سکتا ہے۔'' بائر نے پھر اختلاف کیا۔

''ایسا نہیں کریں گے تو خطرہ بڑھ جائے گا۔ ریڈ، خلا میں تجربہ پرسوں کرے گا...... یہی تجربہ وہ آج بھی کر سکتا ہے۔''

''تمام تجربات کا شیڈول طے شدہ ہے۔''

''ریڈنمٹ لے گا۔ شیڈول تبدیل کرنے کی کوئی بھی وجہ ہوسکتی ہے۔'' پرائس نے اصرار کیا۔

''ویری ویل۔ میں ریڈ سے رابطہ کرتا ہوں۔'' بائر نے آواز سے بدمزگی ظاہر نہ ہونے دی۔ رابطہ منقطع ہو چکا تھا۔ بائر ایلیویٹر کے ذریعے تہ خانے کے ذیلی حصے میں آ گیا۔ اس کے کامپلیکس میں یہ مواصلاتی نظام کا قلب تھا۔ بائر نے اپنے نجی چیمبر میں آ کر کونسول کے بالمقابل نشست سنبھالی۔ کی بورڈ کو چھیڑا...... چائنا میں ژیان پو کا بنایا ہوا سیارچہ جسے فرانسیسیوں نے نیوگیانا کے مقام سے مدار میں بھیجا تھا...... بیدار ہو گیا۔ اب تک سوئے ہوئے سیارچے کا ایک ہی مقصد...... جس کے حصول کے بعد دھماکا خیز مواد از خود سیارچے کو تباہ کر دیتا اور اس کا نام و نشان مٹ جاتا۔

بائر نے پیغام تیار کیا۔ پیغام مائیکروٹرانسمیشن کے لیے تھا جس نے ناسا کی فریکوئنسی استعمال کی...... نینو سیکنڈ میں لیزر بیم کے مانند پیغام سیارچے سے ہوکر ڈسکوری میں ریلے کر دیا گیا۔ فوراً ہی سیارچے کا وجود ناپید ہو چکا تھا۔ ناسا کی فریکوئنسی میں مختصر وقفے کے لیے چھیڑ خانی ہوئی تھی۔ اسے پکڑے جانے کا امکان تھا۔ تاہم... ماخذ کا پتا لگانا ناممکن تھا...... حتیٰ کہ ریلے پوائنٹ بھی معلوم نہیں کیا جا سکتا تھا۔ مائیکروٹرانسمیشن کے جھماکے کو دور خلا میں روپوش کسی بلیک ہول یا اجنبی ستارے کی کارستانی سے ہی موسوم کیا جا سکتا تھا۔ قباحت ایک ہی تھی کہ ریڈ جواب نہیں دے سکتا تھا۔ نہ کوئی دوسرا پیغام بھیجا جا سکتا تھا۔ دوطرفہ پیغام رسانی ناسا کے گراؤنڈ کنٹرول سے ہی ممکن تھی۔

☆☆☆

دوسو دو میل کی بلندی پر ڈسکوری 17,500 میل فی گھنٹا کی رفتار سے سفر کر رہی تھی۔ زمین کے گرد اس کا چوتھا چکر تھا۔ عملہ اپنے اپنے کام میں مصروف تھا۔ معاً کمانڈر بل کیرول کی الجھی ہوئی آواز آئی۔

''ریڈ، تم نے دیکھا؟''

''کیا بات ہے؟''

''پیغام ہے...... لیکن مشن کنٹرول خاموش ہے۔''

''حیرت ہے...... کیا پیغام ہے؟'' ریڈ نے سوال کیا۔

''بظاہر تجربات کا شیڈول تبدیل کیا گیا ہے۔ تم آگے ہو۔ اور میگان چوتھے نمبر پر......''

''مگر کیوں......؟'' میگان نے احتجاج کیا۔

''پریشان مت ہو۔ میں دیکھتا ہوں۔'' ریڈ نے تسلی دی۔

میگان ابتدا کرنے کے بجائے اب چوتھے نمبر پر چلی گئی تھی۔ برائے نام کششِ ثقل کی وجہ سے وہ نہایت آہستگی سے خلائی سوٹ میں حرکت پذیر تھی...... ریڈ پائلٹ اور کمانڈر کے پیچھے گویا معلق الٹا لٹکا ہوا تھا۔

''مجھے ابتدا کرنی ہوگی۔'' اس نے لاگ، میگان کی طرف بڑھایا۔ ''یہ آخری لمحات کی تبدیلی ہے...... میں بتانا بھول گیا تھا۔''

''میں مدد کروں؟'' میگان نے کہا۔

''پیشکش کا شکریہ۔ میرے خیال میں ضرورت نہیں ہے۔'' میگان کے ہیڈ سیٹ میں ریڈ کی آواز آئی...... پھر ریڈ نے حرکت کی۔

میگان مانیٹر پر اسے مڈ ڈیک کی طرف جاتے دیکھ رہی تھی۔ وہاں سے تیرتا ہوا وہ سرنگ میں داخل ہوا جو خلائی تجربہ گاہ سے جڑی ہوئی تھی۔ میگان نے اپنا رخ دھیرے سے بل کیرول کی جانب کیا۔

''پیغام کس نے ٹرانسمٹ کیا تھا؟''

''کوئی نام نہیں ہے۔ صرف نمبر ہے۔''

میگان نے خود کو سنبھالتے ہوئے کیرول کے شانوں پر معلق کیا اور اسکرین پر نظر ڈالی۔ چھ ہندسوں کا نمبر تھا۔ وہ الجھن میں پڑ گئی۔

''بھیجنے والا شاید عجلت میں تھا۔'' پائلٹ اسٹون نے رائے دی۔

میگان پیچھے ہٹ گئی۔ اس نے یہ نمبر ریڈ کی ناسا آئی ڈی پر دیکھا تھا۔ یہ کیونکر ممکن ہے کہ وہ خود کو پیغام بھیج دے۔ کچھ گڑبڑ تھی۔

خلائی تجربہ گاہ میں آ کر ریڈ نے کیمروں کی آنکھ سے بچتے ہوئے کارل بائر سے وصول کردہ سلنڈر نکالا۔ ٹائی ٹینیم کے سلنڈر میں ایک ٹیوب تھی۔

بائیوریک پر مصروفِ کار رہتے ہوئے اس کا ذہن پیغام کی وجہ بھی کھوج رہا تھا۔ یقیناً پیغام بائر نے بھیجا تھا۔ لیکن کیوں؟ روانہ ہوتے وقت آخری اطلاعات بریا کے بارے میں تھیں جسے اسمتھ کو ختم کرنے کا ٹاسک دیا گیا تھا۔ کیا وجہ ہوسکتی ہے؟ جو وجہ بھی تھی، وہ اتنی اہم تھی کہ بائر

پیغام بھیجنے پر مجبور ہو گیا۔ دوسرے پیغام کی ریڈ کو توقع نہیں تھی۔ ایسا کرنے سے اُلجھن شک میں بدل جاتی۔ نتیجتاً تفتیش شروع ہو جاتی تھی۔ جو کام معمر سوئس کارل بائر نے شروع کیا تھا۔ اس کی تکمیل ریڈ کو کرنی تھی۔ ریڈ نے ذہن کو خیالات سے پاک کر کے اپنے ٹارگٹ کی جانب ذہن کو یکسو کیا۔

☆☆☆

کلین کی نگاہ میں سنگ و آہن کی صلابت تھی۔ وہ روز بڈ کے لیونگ روم میں خاموشی سے اسمتھ کا بیان سن رہا تھا...... ”بدنامِ زمانہ قاتل بریا کا تعلق سوئس بینک کے اعلیٰ عہدیدار سے ہے؟“ اس نے سرگوشی کی۔

اسمتھ نے کیسٹ کی جانب اشارہ کیا۔ ”بریا سے جو معلومات حاصل ہوئی ہیں، ان کے مطابق روس اور مشرقی یورپ کے متعدد جرائم پیشہ افراد نے اسے استعمال کیا اور وہ موٹی رقم وصول کرتا رہا...... بریا کو استعمال کرنے والے اعلیٰ عہدیدار ہیں۔“

”ٹھیک ہے...... کافی گند ہو گا اس کیسٹ میں۔ کسی دن ہمارے کام آ سکتا ہے۔ لیکن ایسا کوئی دن نہیں آئے گا، جب تک ہم اسمال پاکس کا سراغ نہیں لگا لیتے...... بریا اور کیروف اس وقت کہاں ہیں؟“

”سر، وہ محفوظ مقام پر ہیں۔ جنرل کی درخواست ہے کہ بریا کو اس کے ساتھ ماسکو جانے دیا جائے۔ اس کے لیے اسے تعاون درکار ہے۔ اسے اپنا پرانا حساب چکتا کرنا ہے۔“

”انتظامات کیے جا سکتے ہیں۔ لیکن کیا تم پُریقین ہو کہ ہمارے لیے بریا کی ضرورت ختم ہو گئی ہے؟“

”شیور...... بریا ہمارے لیے بیکار ہے۔“ اسمتھ نے جواب دیا۔

”ٹھیک ہے۔“ کلین کھڑا ہو گیا اور دیوار کے قریب جا کر ایک تصویر کو گھورنے لگا۔ ”بدقسمتی سے بریا کو قابو کرنے کے باوجود ہم پھر سے بند گلی میں آ گئے ہیں۔ سوئس، مالی لین دین کے معاملے میں بہت سخت ہیں۔ اگر ہم نے حکومتی سطح پر بھی کوشش کی تو کوئی حوصلہ افزا نتیجہ برآمد نہیں ہو گا۔ دوسرے وقت بہت ضائع ہو جائے گا۔“

”سر، آپ ٹھیک کہہ رہے ہیں...... میں نے پیٹر کو احتیاطاً روکا ہوا ہے۔ اب وقت ہے کہ میں اسے حرکت میں آنے کا اشارہ کر دوں۔“

کلین نے پُرسوچ نظروں سے اسمتھ کی طرف دیکھا۔

”جان، اسے سمجھا دینا کہ رازداری کا خیال رکھے۔“ کلین نے گویا منظوری دے دی۔ اسمتھ ملحقہ کمرے میں چلا گیا جو وہاں کلین کے مواصلاتی نظام کا اعصابی مرکز تھا۔

اسمتھ نے لائن ملا کر اختصار کے ساتھ پیٹر کو بریا کے بارے میں بتایا اور زیورچ روانگی کا سگنل دیا......

”متذکرہ کیسٹ کی نقل بھی بھجوا رہا ہوں کام آ سکتی ہے۔“ اسمتھ نے مزید بتایا۔ ”ہوٹل کا بندوبست بھی ہو جائے گا۔“

”جان، اب میں زیورچ سے کال کروں گا۔“ پیٹر نے کہا۔ بات ختم کر کے اسمتھ واپس کلین کے پاس آ گیا۔

”جان، ڈاکٹر ڈیلن ریڈ کے بارے میں کیا رائے ہے؟“

اسمتھ نے چونکتے ہوئے اپنے باس کی طرف دیکھا۔

”سر......؟“

”ٹریلور کا تعلق ناسا سے...... ریڈ کا رشتہ ناسا سے......“ کلین نے احتیاط سے بات بڑھائی۔ ”شٹل کی روانگی سے قبل، رات میں دیر سے کسی نے ریڈ سے ملاقات کی۔ وہ کون تھا؟ ہم ابھی تک اندھیرے میں ہیں اور اصول و ضوابط کے خلاف وہ کیونکر ریڈ تک پہنچا؟ ملاقات پہلے سے طے شدہ تھی۔“

اسمتھ پلک جھپکائے بغیر کلین کو تک رہا تھا۔ وہ آگاہ تھا کہ ریڈ جس دنیا میں ہے، وہاں معلومات غیر ضروری طور پر شیئر نہیں کی جاتیں۔ وہ کوورٹ۔ ون کا باس تھا اور اس وقت وہ بالواسطہ طور پر اسمتھ کو بتا رہا تھا کہ ٹھیک ناسا کے دل میں کوورٹ۔ ون کا ایجنٹ بیٹھا ہے......

”میگان اولسن۔“ اسمتھ نے کہا۔ ”ڈسکوری کی روانگی سے فقط چند گھنٹے قبل...... کوئی اور نہیں ہو سکتا۔ سر، آپ پہلے مجھے بتا دیتے۔“

”جان، ضروری نہیں تھا۔ جیسے میگان تمہارے بارے میں لاعلم ہے۔“

”پھر اب......؟“

”اب اس لیے کہ میگان کی اطلاع کے بعد میرے نزدیک ریڈ مشکوک ہو چلا ہے۔ میں سوچ رہا ہوں کہ ٹریلور اور ریڈ کے مابین اصل تعلق کیا تھا؟“

”کیا میگان، ریڈ کی نگرانی کر رہی تھی؟“ اسمتھ نے سوال کیا۔

”نہیں، محض اتفاق ہے کہ اس نے اجنبی مہمان کو غلط وقت پر ریڈ سے ملتے دیکھ لیا۔ میں نے احتیاطاً اسے ہدایت

دی تھی کہ اپنے اطراف سے چوکس رہے۔''

''لیکن ریڈ تو اس وقت خلا میں ہے؟''

''میں کچھ اور چاہ رہا ہوں۔ ڈسکوری کی واپسی پر ریڈ کو بھی دیکھ لیں گے۔''

اسمتھ نے سوالیہ نظروں سے کلین کو دیکھا۔ کلین نے دو فائلیں نکال کر سامنے رکھ دیں۔

''یہ ان دونوں فوجیوں کی فائلیں ہیں جو پیٹر سے سسلی میں ٹکرائے تھے۔ پیٹر، ہرویزل سے زیورچ میں نمٹے گا۔ ریڈ کو واپسی پر دیکھ لیں گے۔ اس دوران میں دیکھنا چاہتا ہوں کہ فوجیوں کی ڈوریاں کون ہلا رہا ہے؟ پریذیڈنٹ کو بھی اس معاملے میں تشویش ہے۔''

''مجھے کیا کرنا چاہیے؟'' اسمتھ نے فائلوں پر نظر ڈالی۔

''انہیں پڑھ لو۔ بعدازاں وہی چال چلو جس پر بریا باہر آیا تھا۔ تالاب میں پتھر پھینکو یا مکڑی کے جالے کو چھیڑو...... دیکھتے ہیں کون سا مکڑا باہر آتا ہے؟''

☆☆☆

پیٹر ہاول، زیورچ کے ڈولڈر گرینڈ ہوٹل میں قیام پذیر تھا۔ وہ ہرویزل نامی بینکار سے ملنے کی تیاری میں مصروف تھا۔

''سوان وے۔'' وہ بڑبڑایا۔ ایک بینکار کی کتنی تنخواہ ہوگی جو وہ ''سوان وے'' میں ڈنر کرتا ہے؟ سوچتے ہوئے اس نے بزنس سوٹ زیب تن کیا۔ آخری طائرانہ نظر ڈالی اور نکل کھڑا ہوا۔ وہ ٹیکسی پکڑ کر شہر کے قلب میں واقع مالیاتی ڈسٹرکٹ کی طرف جا رہا تھا۔

آٹھ بج رہے تھے، جب وہ سوان وے میں داخل ہوا۔ اندر کا ماحول شاہانہ تھا۔ چکا چوند کر دینے والا۔ فرنیچر سے کراکری اور باوردی ویٹرس تک ہر چیز خیرہ کن تھی۔ بغیر ریزرویشن کے وہاں ڈنر تک نہیں کیا جا سکتا تھا۔ وہ درانہ وار گھستا چلا گیا۔ استفسار پر رعب دار انداز میں بولا۔

''میں ہرویزل کا مہمان ہوں۔''

''جناب آپ جلدی آ گئے ہیں۔ ویزل صاحب کی ٹیبل کچھ دیر بعد تیار ہوگی۔ آپ لاؤنج یا بار میں تشریف رکھیں۔ میں آپ کو مطلع کر دوں گا۔''

پیٹر لاؤنج میں آ گیا......

''کیا میں آپ کو جانتا ہوں؟''

پیٹر نے شانے پر سے عقب میں دیکھا۔ سوال کرنے والا دراز قامت اور چھریرے بدن کا مالک تھا۔ آنکھیں غیر معمولی سیاہ تھیں۔ عمر چالیس برس کے لگ بھگ رہی ہوگی۔

''میرا نام پیٹر ہاول ہے۔'' پیٹر نے جواب دیا۔

''اوفن باخ بینک میں اکاؤنٹ ہے؟''

''نہیں۔ کچھ اور کاروباری بات ہے۔'' پیٹر نے ایک نام لیا۔ جو اس نے اسمتھ کی بھیجی ہوئی کیسٹ میں سنا تھا۔ پیٹر نے عمداً آواز دھیمی رکھی تھی۔ اس نے ہرویزل کی آنکھوں میں ہلکی سی چمک دیکھی۔

''میری ٹیبل پر آؤ۔'' اس نے اشارہ کیا۔ پیٹر نے نشست چھوڑ دی۔ ایک منٹ بعد وہ گراں قدر کیبن میں تھا۔ جہاں تین فٹ تک قیمتی لکڑی اور اس سے اوپر چاروں طرف شیشہ لگا تھا۔ اندر ٹیبل پر دونوں آمنے سامنے بیٹھ گئے۔

''ہاں...... بولو۔'' ہرویزل نے سگار نکالا۔

''بینک اور اکاؤنٹ سے کوئی سروکار نہیں۔ براہِ راست تم سے کام ہے۔'' پیٹر نے اس کی آنکھوں میں دیکھا۔ ہرویزل نے سگار واپس رکھ کر پلکیں جھپکائیں۔

''میرے خیال میں تم غلطی پر ہو۔ تمہارا نام میں نے کبھی نہیں سنا۔''

''بریا کا نام تو سنا ہے...... یا نہیں؟''

جواب میں ہرویزل کھڑا ہو گیا۔ پیٹر نے ہاتھ دراز کیا اور کہنی کے قریب سے اس کا بازو تھام لیا۔ ہرویزل نے محسوس کیا کہ اس کا ہاتھ مفلوج ہو رہا ہے۔

''بیٹھ جاؤ۔'' پیٹر دھیمے انداز میں غرایا۔ ''فائدے میں رہو گے۔''

''تم ایسا نہیں کر سکتے...... ہمارے اپنے قوانین......''

''میں تمہارے قوانین کے لیے نہیں آیا۔ میری دلچسپی تمہارے گاہکوں کے اندر ہے۔'' پیٹر نے بازو چھوڑ دیا۔

''میں نجی معاملات پر گفتگو نہیں کرتا۔'' ہرویزل کہنی مسل رہا تھا۔

''لیکن اب تم کرو گے...... بریا کا نام یاد ہے یا کچھ اور نام گنواؤں؟ مجھے روپیا پیسا نہیں چاہیے۔ تم جانو تمہارا کام جانے۔ مجھے صرف یہ بتاؤ کہ بریا...... آئیون بریا کو ادائیگی کون کرتا تھا؟''

''یہ ایک مجرمانہ حرکت ہے۔'' ہرویزل نے اِدھر اُدھر دیکھا۔

''تم ایسے نہیں مانو گے۔'' پیٹر نے ایک چھوٹا ریکارڈر نکال کر ٹیبل پر رکھ دیا۔ آگے جھک کر ائرپیس اس

نے ہرویزل کے کان میں لگا دیا۔ ''سنو۔'' پیٹر نے پلے کا بٹن دبایا۔

ہرویزل سنتا رہا، اس کی پیشانی پر شکنیں بڑھتی گئیں۔

''کسی نے میرا نام بھی لیا ہے۔ میں کیا کر سکتا ہوں؟'' ہرویزل کی آواز مزید لٹک گئی۔

''کسی نے نہیں بلکہ بریا نے تمہارا نام لیا ہے۔''

''پھر کیا ہوا؟'' ہرویزل نے مزاحمت کی کوشش کی۔

''پھر یہ ہوا کہ بریا ایک اجرتی قاتل ہے۔ اور وہ KGB یعنی روسیوں کے لیے بھی کام کرتا رہا ہے۔ مسٹر ویزل، تم روسیوں کی رقوم بھی ہینڈل کرتے رہے ہو......''

ہرویزل کی رنگت پھیکی پڑ گئی تھی۔

''اگر روسیوں کو علم ہو گیا کہ تم امریکیوں سے بھی بریا کے معاملے میں ڈیلنگ کرتے رہے ہو تو تم جانتے ہو کیا ہو گا......روسی معاف نہیں کرتے نہ بھولتے ہیں۔ تمہاری کہانی ختم ہو جائے گی۔ قوانین کام آئیں گے نہ تمہاری پولیس۔ یہ تمام معلومات کہیں اور بھی محفوظ ہیں۔ میں ایسے ہی منہ اٹھا کر نہیں چلا آیا۔ مجھے تمہارے کاروبار سے کوئی غرض نہیں۔ نہ تمہیں کوئی نقصان پہنچے گا۔''

''کیا چاہتے ہو؟'' ہرویزل نے جلد ہی ہتھیار ڈال دیے۔

''امریکا میں کون یہاں پر بریا کا اکاؤنٹ بھر رہا ہے؟ امریکا میں کون بریا کی خدمات کے عوض ادائیگی کرتا تھا......اس کا نام؟''

☆☆☆

ریڈ پانچ گھنٹے سے خلائی تجربہ گاہ میں موجود تھا۔ عملے کی حرکات اور آوازیں وہ ہیڈ سیٹ میں سن رہا تھا۔ میگان اپنا تجربہ کرنے کے لیے بے قرار تھی۔

ریڈ سوچ رہا تھا کہ اگر میگان یہ جان جائے کہ وہ تجربہ گاہ میں کیا کر رہا ہے تو اس کی بے قراری ختم ہو جائے گی۔ ریڈ زیادہ وقت لے رہا تھا۔ اس کی دو وجوہات تھیں۔ ایک تو اسے عملے کی باتوں پر کان رکھنے تھے۔ دوسرے زمین پر ناسا کا گراؤنڈ کنٹرول عملے سے کیا گفت و شنید کر رہا ہے......

باکس میں ربر کے خاص دستانے منسلک تھے۔ اس کے ہاتھ پر دوسرے دستانے تھے۔ دونوں ہاتھ ربر کے خانوں جیسے دستانوں کے ذریعے باکس میں چلے گئے تھے۔ نظریں مائیکرو اسکوپ سے چپکی ہوئی تھیں۔ دونوں پیر اس نے فرش پر آنکڑوں میں پھنسائے ہوئے تھے جوش اور کام کی خطرناک نوعیت کے باعث اسے تھکنے کا احساس نہیں ہو رہا تھا۔

کوئی نہیں جانتا تھا کہ مائیکرو اسکوپ کے نیچے اسمال پاکس کا وائرس ہے جسے ہوائی کی نجی تجربہ گاہ میں سوئس سائنس داں کارل بائر نے ری انجینئر کیا تھا۔ وہ نہ صرف اس کی ہلاکت خیزی بڑھانے میں کامیاب رہا تھا بلکہ وائرس کے حجم میں بھی کئی گنا اضافہ ہو گیا تھا۔ اسے مہیب بائیو ویپن میں بدلنے کے لیے وہ مزید کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ سوائے اس کے کہ وائرس کو خلائی تجربہ گاہ میں لے جائے۔ لہٰذا اس کے لیے برسوں کاوش کے بعد ایک سازشی ٹولا بنایا گیا جس میں روسی، سوئس اور امریکی شامل تھے۔ بائر، ریڈ، رچرڈسن، پرائس، لارا وغیرہ اہم مہرے تھے۔ لارا روس میں ماری گئی...... چند پیادے تھے۔ جیسے یاردینی اور ٹریلور وغیرہ...... پہلے مرحلے کا آغاز روس میں بائیو پرٹ سے ہوا اور وائرس امریکا پہنچا دیا گیا۔ بریا کی اہمیت پیادوں سے بڑھ کر تھی۔ تاہم وہ بھی خرچ ہو گیا۔ منصوبہ فول پروف تھا۔ لہٰذا کامیابی سے آگے بڑھتا رہا۔ دوسرے مرحلے میں بائر نے وائرس کی ہیئت تبدیل کی اور اسے ریڈ کے حوالے کر دیا۔ آخری مرحلہ ریڈ نے خلا میں طے کرنا تھا جس کے بعد وائرس ایک بھیانک عفریت میں تبدیل ہو جاتا۔ خلا میں کششِ ثقل برائے نام ہوتی ہے۔ جسے ''مائیکرو گریویٹی'' کی اصطلاح دی گئی۔ مائیکرو گریویٹی میں تجربات اتفاقیہ شروع ہوئے تھے۔ جب برسوں پہلے چند ابتدائی خلائی مشن میں سے ایک کے دوران خلاباز ایک بیگ بھول گئے تھے۔ بیگ میں سینڈوچ تھے۔ دو دن بعد جب بیگ کھولا گیا تو خلابازوں نے دیکھا کہ سینڈوچ غباروں کے مانند پھول چکے تھے۔ جیسے ان میں گیس بھر دی گئی ہو۔ یہ دریافت کرنے میں زیادہ دیر نہیں لگی کہ بیکٹیریا نے اپنا حجم بڑھا لیا تھا۔ سائنس دانوں کو نیا خیال سوجھا۔ اس مشاہدے نے ثابت کر دیا تھا کہ ''مائیکرو گریویٹی'' میں بیکٹیریا بہت تیزی سے پرورش پاتے ہیں۔

جب ناسا کی رپورٹ کارل بائر کی نظر سے گزری تو اس کا شیطانی ذہن فوراً وائرس کی طرف گیا۔ بیکٹیریا یوں ردِعمل پیش کرتے ہیں تو وائرس کیوں نہیں؟ اس وقت اس نے ایک ''منصوبہ'' بنایا اور شروع ہو گیا۔ منصوبے میں بہت وقت لگا۔ تاہم یہ مجبوری تھی۔ وہ اکیلا کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ اب ریڈ اس انسانیت سوز منصوبے کو آخری رنگ دینے جا رہا تھا۔ اور جو کچھ وہ مائیکرو اسکوپ میں دیکھ رہا تھا، اس

مشاہدے نے اس کی ریڑھ کی ہڈی میں برفیلی سوئیاں بھر دیں۔ وائرس مزید دس گنا حجم بڑھا چکا تھا۔ ہلاکت خیزی بھی اسی حساب سے تھی۔ زمین پر اس سے بڑھ کر مہیب اور خوفناک ہتھیار دوسرا نہیں تھا۔ اسمال پاکس کا عام وائرس عمل پذیری کے لیے پانچ سے دس دن لیتا ہے۔ ریڈ جو کچھ دیکھ رہا تھا، اس کے بعد اس نے اندازہ لگایا کہ یہ دورانیہ گھٹ کر منٹوں میں تبدیل ہو گیا تھا۔ جس کا کوئی دفاع نہیں تھا۔ سوائے اس کے کہ غیر متاثر آبادی کو نئی ویکسین دی جائے۔ جس کا کوئی وجود نہیں تھا۔ پسِ پردہ کارل بائر ویکسین پر کام کر رہا تھا۔

ریڈ کا آخری قدم بھیانک تھا۔ چند لمحوں کے لیے اس نے ہچکچاہٹ محسوس کی۔ تاہم یہ کیفیت جلد ہی ختم ہو گئی۔ اس نے مائیک میں کہا۔

''دوستو! میں اپنا کام ختم کر چکا ہوں اور اب ڈنر ٹائم ہو گیا ہے۔''

''ہم کال کرنے والے تھے۔'' اسٹون کا جواب آیا۔ ''لذیذ کھانا تیار ہے۔''

ریڈ نے چھوٹا سا قہقہہ لگایا۔ ''میرا انتظار کرو۔ سب افراد میس میں آ جائیں۔''

''ہم منتظر ہیں۔''

ریڈ نے مائیک بند کر دیا، ائرپیس کھلا تھا۔ اسے اب بات کرنے کی ضرورت نہیں تھی۔ صرف آوازیں سننی تھیں، غیر انسانی آوازیں...... وہ اس کے لیے تیار تھا۔ اس کو دیکھنا تھا کہ خلا میں تیار کردہ عفریت کتنی تیزی سے کام کرتا ہے۔

وہ واپس بائیو ریک پر آیا۔ اسمال پاکس کے تبدیل شدہ وائرس کا کچھ حصہ احتیاط سے ایک ٹیوب میں منتقل کیا اور اسے فریزر میں محفوظ کر دیا۔ پھر وہ تجربہ گاہ کے دوسرے حصے کی طرف گیا اور ایک لاکر کھولا...... جس میں ای ایم یو (EMU) سوٹ رکھا تھا۔ یہ سوٹ خلاباز، باہر خلا میں چہل قدمی کے لیے استعمال کرتے ہیں۔ دبیز لباس کو زیب تن کر کے ریڈ نے سر پر خاص ہیلمٹ لگایا۔ محفوظ ہو کر اس نے بائیو ریک کا رخ کیا۔ اس نے اطمینان سے گلو باکس کی سیل توڑی...... اس سے قبل وہ ائر سپلائی کا پائپ مخصوص جگہ پر فکس کر چکا تھا۔ اس کے ذریعے وائرس شٹل کے تمام حصوں میں نفوذ کر سکتا تھا۔ گلو باکس کی ڈش میں موجود خوفناک حد تک جان لیوا مواد آزاد ہو گیا۔ وائرس، وائرس ہوتا ہے۔ حجم بڑھنے کے باوجود اس کے ذرات انسانی آنکھ سے دکھائی نہیں دے رہے تھے۔

☆☆☆

''میگان تم آ رہی ہو؟'' کارٹر نے کھانا شروع نہیں کیا تھا۔ وہ اور والس، میس میں تھے۔ ریڈ نے کو بھی آنا تھا۔

''ہاں۔ کیوں نہیں۔ میں پہنچ رہی ہوں۔''

اسی لمحے میس کے اندر ٹیم کے دونوں ممبرز کے ہیڈ سیٹ میں آواز آئی۔ ''ڈسکوری، دس اِز مشن کنٹرول۔ یہاں آلات لوئر ڈیک میں ائرلاک کی خرابی بتا رہے ہیں۔ کوئی چیک کر لے تو اچھا رہے گا۔''

''ٹھیک ہے، ہم سمجھ گئے۔''

میگان بھی سن چکی تھی۔ کارٹر نے میگان سے چیک کرنے کی درخواست کی۔ کیونکہ وہ میس سے باہر مذکورہ خرابی سے قریب تھی جبکہ اسٹون میس میں داخل ہو رہا تھا۔

''بھوک بہت لگ رہی ہے۔ خیر جاتی ہوں۔'' میگان نے جواب دیا۔ ائرلاک کی خراب دیکھنے کا مطلب تھا کہ وہ ای ایم یو سوٹ پہن لے۔ اس کے بغیر وہاں جانا ممکن نہیں تھا۔ لوئر ڈیک پر کارگو کے پیچھے ائرلاک تھا۔ میگان نے تیاری مکمل کی اور مڈ ڈیک سے لوئر ڈیک پر آ گئی۔ ''وائرز کا مسئلہ ہے اور کچھ نہیں۔'' اس نے خود سے کہا۔

☆☆☆

''کارٹر، تھوڑا بہت شروع کرتے ہیں، ریڈ بھی نہیں آیا۔'' والس نے کہا۔

''آنے والا ہو گا، شروع کرو۔'' کارٹر، شرمپ، کاک ٹیل کی طرف متوجہ ہوا۔ والس نے اورنج جوس سے آغاز کیا۔

''کہاں رہ گیا؟'' کارٹر نے اسٹون کی طرف دیکھا۔ ''ریڈ کہاں ہو؟'' اسٹون نے مائیک میں سوال کیا۔ کوئی جواب نہیں آیا۔ اس وقت کارٹر کو کھانسی آ گئی۔

''آہستہ کھاؤ۔'' اسٹون نے بروکولی کا ذائقہ چکھا۔ کارٹر نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ کھانسے جا رہا تھا۔

''شاید پھندا لگ گیا ہے۔'' والس اٹھا۔ اس نے کارٹر کے شانوں پر ہاتھ رکھ دیے۔ کارٹر کا جسم لرز رہا تھا۔ معاً اس نے خون کی تے کی۔ خون نیچے جانے کے بجائے بے وزنی کی حالت میں تیرنے لگا۔

اسٹون اچھل پڑا۔ بے ساختہ اس کی چیخ نکل گئی۔ وہ کچھ کہنے والا تھا لیکن کہنے کے بجائے اس نے اپنے سینے کو مسلا۔ اسے لگا جیسے پورا جسم جل رہا ہے...... اس نے چہرے پر ہاتھ پھیرا تو اس پر خون تھا......

اس وقت ٹیم کا چوتھا ممبر کیرول میس کے دروازے

میں نظر آیا۔ اس کا منہ کھلا ہوا تھا۔ والس بھی دہشت کے عالم میں کارٹر اور اسٹون کو دیکھ رہا تھا۔ وہ دونوں ہاتھ پیر پھینک رہے تھے...... جیسے تشنج کی کیفیت میں ہوں۔

''فلائٹ ڈیک چلو اور اسے سیل کر دو۔'' کیرول چلّایا۔

''لیکن......''

''گو...... و...... ناؤ۔''

''ڈسکوری...... ڈسکوری۔ کیا مسئلہ ہے؟'' گراؤنڈ کنٹرول کی آواز آئی اور کیرول کی آنکھ ناک سے جریانِ خون شروع ہو گیا۔

''ڈسکوری، ڈویو کاپی...... ڈسکوری؟''

لوئر ڈیک پر میگان ائرلاک کے اندر تھی۔ اس نے چیخ پکار سنی اور ای ایم یو کے ٹرانسمٹ بٹن پر ہاتھ مارا۔ ''اسٹون! کارٹر؟ والس؟''

کوئی جواب نہیں آیا۔ میگان، ائرلاک کے تاروں سے اُلجھ رہی تھی۔ اس نے خرابی کو نظرانداز کرتے ہوئے ڈور کھولنے کے لیے لیور کھینچا۔ دہشت نے اس کے ہاتھ پیر پھلا دیے۔ دروازہ ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔

☆☆☆

ہیری لندن بھاگتا ہوا مشن کنٹرول کے ہال میں پہنچا۔ وہاں تمام ٹیکنیشن کونسول پر جھکے ہوئے ڈسکوری کو پکار رہے تھے۔ لندن کمانڈنگ پوسٹ کی جانب لپکا۔ اس نے دیکھ لیا تھا کہ جواب نہیں آرہا۔

''وڈیو دکھاؤ۔'' وہ دہاڑا۔

''ممکن نہیں ہے سر۔ وہاں خرابی ہے۔''

''آڈیو!'' لندن نے ہیڈسیٹ چڑھایا۔ حتی الامکان اپنے اعصاب پر قابو پاتے ہوئے وہ بولا۔

''ڈسکوری، میں مشن ڈائریکٹر بول رہا ہوں۔ جواب دو، پلیز۔ ڈسکوری۔ دس اِز مشن ڈائریکٹر...... جواب دو......''

''مشن کنٹرول، دس اِز ڈسکوری۔'' پھٹی پھٹی آواز آئی۔ ہیری لندن کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

''والس، تم ہو؟''

''یس سر۔''

''کیا ہو رہا ہے وہاں؟'' لندن منتظر تھا۔ دوسری جانب سکوت تھا۔

''کنٹرول...... ل......''

''ہاں۔ والس بولو۔ بتاؤ......''

''ہم سب...... سب مر رہے...... ہیں۔''

لندن کا چہرہ سفید پڑ گیا۔

☆☆☆

ہیری لندن کو کام کرتے ہوئے تقریباً دو دہائی کا عرصہ گزر گیا تھا۔ جنوری 1986ء میں چیلنجر کا بدترین المیہ رونما ہوا۔ جب شٹل زمین سے اٹھنے کے بعد 73 سیکنڈ میں ہی پھٹ گئی تھی۔ ٹیم کے ساتوں ممبرز ہلاک ہو گئے تھے۔ اس وقت لندن مشن کنٹرول میں تھا۔ تمام مناظر اس کے حافظے پر نقش ہو گئے تھے۔ مشن کنٹرول کا ہر فرد رو رہا تھا۔ اس دن سے لندن ہمیشہ دعا کرتا رہا کہ اسے پھر کسی المیے کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

آج اسے پھر ایک المیے کا سامنا تھا۔ اس کے ہاتھ لرز رہے تھے...... اس نے خود پر قابو پایا اور مائیک میں مختصر تقریر کی۔ لُب لباب تھا، کیا ہو رہا ہے؟ کیا ہو سکتا ہے اور ہمیں کیا کرنا چاہیے۔ تقریر کے اختتام تک امید اور اعتماد نے گھبراہٹ کی جگہ لے لی تھی۔ کنٹرول روم کا عملہ اس کی ہدایات کے مطابق اپنے اپنے کام میں جت گیا۔

لندن کی پہلی کال پریذیڈنٹ کے سائنس ایڈوائزر رچ وارفیلڈ نے وصول کی۔ وارفیلڈ فوراً ہی صورت حال کی نزاکت کو سمجھ گیا۔ وارفیلڈ نے ایک درجن کے قریب سوالات کیے۔ آخر میں اس نے پوچھا۔ ''ارضی آبادی کو بچانے کے لیے شٹل کو خلا میں ہی تباہ کرنے کے بارے میں تمہاری کیا رائے ہے؟''

لندن کچھ دیر خاموش رہا پھر جواب دیا۔ ''ابھی میں کچھ نہیں کہہ سکتا لیکن یہ حکم صرف پریذیڈنٹ جاری کر سکتے ہیں۔''

''آخری سوال...... آٹو پائلٹ کے ذریعے اسے زمین پر لایا جا سکتا ہے؟''

''یقیناً، لیکن سوال یہ ہے کہ کیا ہم ایسا چاہتے ہیں؟'' لندن نے سوال کے جواب میں سوال کیا۔

لندن کی دوسری کال سیفٹی رینج آفیسر کے لیے تھی پھر رچرڈسن اور انتھونی پرائس...... رچرڈسن، اسپیس سیکیورٹی ڈویژن کا کوآرڈی نیٹر بھی تھا۔ بعض شٹل مشن کی اصلیت خفیہ رکھی جاتی ہے۔ ایسے مشن این ایس اے، اسپانسر کرتی ہے۔ لہٰذا پرائس کو فون کرنا ضروری تھا۔ لندن کے پاس جو فہرست تھی، اس میں پرائس کا نام بھی شامل تھا۔ اگرچہ یہ مشن خفیہ نہیں تھا۔ اگلے دو گھنٹے اسی قسم کے رابطوں یا پھر مشن کنٹرول کو ہدایات جاری کرنے میں گزرے۔

دفعتاً کسی نے آواز لگائی۔ ’’ہیری، سرکٹ فوراً!‘‘

لندن نے پکارنے والے کی طرف دیکھنے کی زحمت نہیں کی۔ وہ فی الفور چینل فور پر آیا۔

’’مشن کنٹرول دس از ڈسکوری۔ ڈُو یو کاپی؟‘‘

☆☆☆

ریڈ نے مشن کنٹرول سے ریڈیو رابطہ بند کر دیا تھا۔ صرف وہ خلا بازوں کی چیخ و پکار سن رہا تھا۔ جو منٹوں میں ناپید ہو گئی۔ دوسرے مرحلے میں اس نے رابطہ بحال کر کے مشن کنٹرول کو آواز دی۔

’’دس اِز مشن ڈائریکٹر۔ حالات بتاؤ۔‘‘

’’لندن تم ہو؟‘‘

’’ہاں، میں ہوں۔‘‘

’’اوہ خدایا شکر ہے۔ لندن میں نے سوچا تھا کہ اب کبھی کسی انسان کی آواز نہیں سن سکوں گا۔‘‘

’’ریڈ اوپر وہاں کیا ہوا ہے؟‘‘

’’میں کچھ نہیں جانتا۔ میں تجربہ گاہ میں تھا۔ جو کچھ میں نے سنا، اُف...... وہ بھیانک تھا۔ ان کی چیخیں، یوں لگ رہا تھا کوئی ان کا گلا گھونٹ رہا ہے۔ کمیونیکیشن بھی ڈاؤن ہو گیا...... میں خوف زدہ ہوں۔‘‘

’’پُرسکون رہو۔ خود کو سنبھالو۔ یہ بتاؤ تجربہ گاہ میں اور کون ہے؟‘‘

’’میں اکیلا ہوں۔‘‘

’’تم وہاں کسی ممبر سے بات کر سکتے ہو؟‘‘

’’نہیں، یہ ممکن نظر نہیں آرہا۔‘‘

’’ریڈ آخری پیغام والس کا تھا۔ ٹوٹے پھوٹے چند الفاظ۔ جس کے مطابق وہ سب مر رہے تھے۔ ہمارے اندازے کے مطابق کوئی بیکٹیریا یا وائرس آزاد ہو گیا ہے۔‘‘

’’نو...... و...... کیا کہہ رہے ہو۔ ہمارے تجربات میں ایسا کوئی مہلک وائرس وغیرہ شامل نہیں ہے۔‘‘

’’ریڈ، تم جا کر اُن کو دیکھو۔‘‘

’’نہیں ہیری، میں نے ان کی چیخیں سن کر ای ایم یو پہن لیا تھا لیکن یہاں سے نکلنے میں خطرہ ہے۔‘‘

’’ریڈ، ہم تمہیں بحفاظت واپس لے آئیں گے۔ میرا وعدہ ہے۔ تم ای ایم یو کے اندر ہو۔ تمہیں جا کر دیکھنا چاہیے۔ ہمیں تصاویر بھی چاہئیں۔ وڈیو فیڈ چیک کرنا۔‘‘

’’اوکے ہیری۔ میں جاتا ہوں۔‘‘ ریڈ نے دل میں کہا، آڈیو، وڈیو تو میرے کنٹرول میں ہے۔ وہ زیرِلب مسکرایا۔

مڈ ڈیک پر کیرول، کارٹر اور اسٹون کی لاشیں دیکھ کر وہ لرز اٹھا۔ خوفناک، دل ہلا دینے والا منظر تھا۔ خون آلود لاشیں اِدھر اُدھر تیرتے ہوئے دیواروں سے، آلات سے ٹکرا رہی تھیں۔

ریڈ وہاں سے ہٹ کر مڈ ڈیک پر آ گیا۔ جہاں والس کمانڈر چیئر میں بندھا ہوا تھا۔ وائرس نے ریڈ کی توقعات سے کہیں زیادہ سرعت اور ہلاکت کا مظاہرہ کیا تھا۔

’’مشن کنٹرول، دس اِز ڈسکوری۔‘‘

بلاتوقف لندن کا جواب آیا۔ ’’ہاں، ریڈ بتاؤ۔‘‘

’’سب ختم ہو گئے ہیں۔ میگان پتا نہیں کہاں ہے؟‘‘

’’ریڈ، مرنے والوں کی جسمانی حالت بتاؤ۔ بہت ضروری ہے۔‘‘

ریڈ نے جو دیکھا تھا، بتا دیا۔

’’میں لوئر ڈیک پر میگان کو ڈھونڈنے جا رہا ہوں۔‘‘

’’ٹھیک ہے، ہم منتظر ہیں۔‘‘

☆☆☆

میگان کے ٹرانسمیشن سسٹم میں خلل تھا۔ تاہم اس نے ریڈ اور مشن کنٹرول کی بیشتر باتیں سن لی تھیں۔ غم واندوہ کی لہر نے اسے نڈھال کر دیا۔ ساتھ ہی اسے اطمینان تھا کہ وہ ای ایم یو سوٹ میں ہے اور ریڈ آنے والا ہے۔

میگان کے ذہن میں اَن گنت سوالات بگولوں کی طرح چکرا رہے تھے۔ ذہن ہٹا کر اس نے ائرلاک کے اُلجھے ہوئے تاروں کو دیکھا۔ ڈور پینل پر ہدایات کو پھر پڑھا۔ ایک بار پھر کوشش کی لیکن دروازہ برفانی سیل کے مانند جامد رہا۔

’’آرام سے رہو، ریڈ آرہا ہے۔‘‘ اس نے خود کو سمجھایا۔ اس نے مائیک کی طرف توجہ دی۔

’’مشن ڈائریکٹر، لوئر ڈیک پر بھی کوئی نہیں ہے۔‘‘

میگان نے ہیڈ سیٹ میں ریڈ کی آواز سنی۔ ’’میں اسٹوریج کی طرف جا رہا ہوں۔‘‘

میگان کو اندازہ تھا کہ آہنی دروازہ پیٹ کر وہ ریڈ کو متوجہ نہیں کر سکتی۔ مائیک کام نہیں کر رہا تھا۔ تاہم اس نے دونوں ہاتھ بلند کر کے دروازہ بجانے کی کوشش کی۔

’’ائرلاک کو دیکھو، وہاں گڑبڑ تھی۔‘‘ مشن کنٹرول نے کہا۔

’’میں دیکھتا ہوں۔‘‘ ریڈ نے جواب دیا۔ تھوڑی دیر بعد وہ اس طرف نمودار ہوا جہاں میگان پھنسی ہوئی تھی۔

پورٹ ہول کی دوسری جانب اسے میگان کا چہرہ دکھائی دیا۔ میگان کی آنکھیں جگمگا اٹھیں۔ ریڈ نے کمیونیکیشن کا انٹر کام موڈ تبدیل کیا اور کہا۔

''میگان تم سن رہی ہو؟''

میگان نے سر ہلا کر جواب دیا۔

''کیا تمہارا ٹرانسمیٹر ڈاؤن ہے؟''

میگان نے پھر سر ہلایا۔

''سمجھ گیا۔ بہر حال کوئی فرق نہیں پڑتا۔''

میگان کی آنکھوں میں اُلجھن نظر آئی۔

''تم نہیں سمجھیں؟'' وہ بولا۔ ''تم کیسے سمجھ سکتی ہو؟ مختصر یہ کہ میں تمہاری مدد نہیں کر سکتا۔''

میگان کا اپنی سماعت پر سے اعتبار اٹھ گیا۔ اس کی آنکھوں میں غیر یقینی اور خوف کا عنصر ابل پڑا۔

ریڈ اسے اپنے کارنامے کے بارے میں بتا رہا تھا۔ اس کے چہرے پر مکروہ مسکراہٹ تھی۔ میگان کو یوں لگا جیسے ائرلاک کی دوسری جانب ایک انسان نہیں کوئی ''ایلین'' موجود ہے۔ انسانوں کی دشمن کوئی خلائی مخلوق۔

''ناسا، آٹو پائلٹ کے ذریعے شٹل اتار لے گی۔ جب تک میں زندہ ہوں۔ وہ اسے تباہ نہیں کریں گے۔'' وہ کہہ رہا تھا۔ ''ناسا کو یہ پتا ہے کہ مجھے بحفاظت نکالنا ہے اور اس کے بعد...... تم ماضی کا حصہ بن جاؤ گی۔ یہ تمام باتیں اس لیے بتا رہا ہوں کہ تم میرے ساتھ کام کرتی رہی ہو۔ اتنا حق تو تمہارا بنتا ہے۔'' اس نے سرد آواز میں کہا۔ ''اور ہاں میں تمہیں کبھی بھلا نہیں سکوں گا۔''

ریڈ نے فریکوئنسی بدل کر مشن ڈائریکٹر سے رابطہ کیا۔

''مشن ڈائریکٹر، دس اِز ریڈ۔''

''کاپی، ریڈ۔''

''مم...... میگان مل گئی ہے۔'' اس نے لرزاں آواز میں کہا۔ ''دوسروں کے مانند وہ بھی ختم ہو چکی ہے۔''

میگان پھٹی پھٹی آنکھوں سے نفی میں سر ہلا رہی تھی۔

ریڈ کی نئی اطلاع پر مشن کنٹرول میں کچھ دیر کے لیے خاموشی چھائی رہی۔

''مجھے افسوس ہے، ریڈ۔ کیا تم فلائٹ ڈیک پر آؤ گے؟''

''او کے...... کیا تم نے ''بلیک بک'' کھولی ہے؟''

''ہاں، کیا بات ہے؟''

''اس میں ایک نام ہوگا، ڈاکٹر کارل بائر۔ اگر یہ جراثیم یا وائرس کا معاملہ ہے تو اس سے نمٹنے کے لیے کارل بائر سے بہتر دوسرا آدمی نہیں ہے۔'' ریڈ نے کہا۔

''سمجھ گیا، ہم ڈاکٹر بائر کو لینڈنگ سائٹ پر تیار رکھیں گے...... اور تمہیں صحیح سلامت نکال لیں گے۔''

''راجر، مشن ڈائریکٹر۔''

☆☆☆

ماسکو میں آدھی رات کا وقت تھا۔ تاہم بے ڈیجیٹل کارپوریشن کے دفاتر میں روشنی تھی۔ کانفرنس روم میں رینڈی رسل نے کافی کا چوتھا کپ ختم کیا۔ وہ متواتر ساشا کی مصروفیت کا مشاہدہ کر رہی تھی۔ نابغہ روزگار ساشا، لارا کے لیپ ٹاپ سے الجھا ہوا تھا۔ لیپ ٹاپ، اسمتھ نے روس چھوڑنے سے قبل رینڈی کو دیا تھا۔

ساشا توانائی کی سطح برقرار رکھنے کے لیے گھنٹے میں ایک آدھ بار کوک اور بسکٹ لے رہا تھا۔ تین مرتبہ رینڈی نے مشورہ دیا کہ بریک لے لیتے ہیں یا کل دیکھ لیں گے۔ تاہم وہ بھی ایک ضدی تھا۔ ہر مرتبہ اس نے رینڈی کا مشورہ رد کر دیا۔

''میں قریب پہنچ رہا ہوں۔'' وہ بڑبڑایا۔

رینڈی جان گئی تھی کہ الیکٹرانک کی دنیا میں کھونے کے بعد ساشا کے لیے وقت بے معنی ہو کر رہ جاتا تھا۔ رینڈی نے اکتا کر آخری مشورہ تنبیہ کے انداز میں دیا۔ ساشا نے ہاتھ اٹھایا۔ دوسرا ہاتھ کی بورڈ پر تھا۔

''چند منٹ...... اور......''

''یہ دیکھو!'' اس نے فخریہ انداز میں کہا اور انگلیاں چٹخائیں۔ رینڈی کو اپنی بصارت پر شک ہوا۔ بڑا مانیٹر جو چھ سات گھنٹے سے نہ سمجھ آنے والے کیڑے مکوڑوں جیسے کوڈز سے بھرا ہوا تھا۔ اچانک ای۔ میلز کی لڑی میں تبدیل ہونا شروع ہو گیا۔

''ساشا، کیسے...... میں نہیں سمجھ سکی؟'' رینڈی اظہار حیرت کیے بغیر نہ رہ سکی۔

ساشا کی آنکھیں چمک رہی تھیں۔ ''یہ کمپیوٹر جس کے زیر استعمال تھا، وہ ''کارنی وور'' سے رابطے میں تھا۔ ایف بی آئی کے تازہ ترین کوڈڈ پروگرام کا نام ''کارنی وور'' ہے۔ جو خلا سے متعلق ہے...... میں نہیں سمجھتا کہ امریکا سے باہر کسی اور کو اس کی خبر ہونی چاہیے یا خبر ہے......''

''میرا بھی یہی خیال ہے۔'' رینڈی نے گویا سرگوشی کی۔ اس کی نظریں اسکرین پر جمی ہوئی تھیں۔

''یہ کینڈرا کو میپکٹ کس بلا کا نام ہے؟''

☆☆☆

اسمتھ، تھسڈرا کی اسٹڈی میں کلین کی دی ہوئی فائلیں کھولے بیٹھا تھا۔ ٹریوس نکولس اور پیٹرک ڈریک دونوں امریکی فوج میں سارجنٹ تھے۔ دونوں کا تعلق ٹیکساس سے تھا۔ دونوں صومالیہ، خلیج اور نائیجیریا کی لڑائی میں شریک ہوئے تھے۔ اسمتھ کی دلچسپی ان کی فننس رپورٹ پر مرکوز ہوگئی۔ رپورٹس، بنینگ (جارجیا) کے ایڈوانس وار فیئر اسکول کی تھیں۔ دونوں اپنی کلاس میں اول، دوم آئے تھے۔ انتہائی سخت جان افراد یہاں کے دشوار مراحل سے گزر پاتے تھے۔ حیران کن امر یہ تھا کہ دونوں غائب شدہ تھے۔ گزشتہ پانچ برسوں میں ایسا ہوتا رہا تھا اور مختلف وجوہات کی بنا پر غائب شدہ فوجیوں کی تلاش میں سرگرمی کا مظاہرہ نہیں کیا گیا تھا۔ ان میں بیشتر دنیا بھر کے مختلف خطوں میں پھیلی ہوئی لڑائیوں میں مشغول رہے تھے لیکن نکولس اور ڈریک، پیٹر ہاول کے مطابق سسلی میں تھے۔ ڈریک، پیٹر کے ہاتھوں مارا گیا تھا۔ نکولس کے بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا تھا۔ صرف ایک فون نمبر تھا۔ جو پیٹر نے مجروح نکولس سے حاصل کیا تھا۔

اگلے ایک گھنٹے تک اسمتھ منصوبہ بندی کرتا رہا اور ایک کے بعد دوسرا منصوبہ رد کرتا رہا۔ غلطی کی گنجائش نہیں تھی۔ بظاہر فون نمبر کا وجود نہیں تھا۔ نہ ہی اسمتھ یہ جانتا تھا کہ اگر اٹھایا گیا تو کون اٹھائے گا۔ اسمتھ کا بولا ہوا ہر لفظ اور ایکشن میں اس کی زندگی کے لیے خطرہ پوشیدہ تھا۔ وہ غور وفکر میں ڈوبا ہوا تھا...... دفعتاً فون کی گھنٹی نے اسے خیالات کی دنیا سے باہر نکال لیا۔ وہ رینڈی کا فون تھا۔

''رینڈی، وہاں کیا وقت ہو رہا ہے؟'' اسمتھ چونکا۔

''مجھے نہیں معلوم۔ ساشا نے لارا کے لیپ ٹاپ کا راز کھول دیا ہے۔''

رینڈی کی آواز میں کچھ تھا۔ ''ٹھیک ہے رینڈی...... بتاؤ کیا نکلا ہے۔'' وہ دوسری طرف سے رینڈی کی وضاحت سنتا رہا۔ کینڈرا کومپیکٹ کے نام پر وہ اُلجھن میں پڑ گیا۔

''میں نہیں جانتا، یہ کس چیز کا نام ہے...... بہرحال تمام ای میلز وغیرہ مجھے بھیج دو۔''

''اور سیل فون؟''

''کوئی کام کی بات ہے؟''

''روسی ملٹری کے نمبرز ہیں۔'' رینڈی نے جواب دیا۔

''روانہ کردو۔''

''مجھے آگاہ کرتے رہنا...... آخر کیا ہو رہا ہے؟''

''ہاں، لیکن ابھی نہیں...... یہاں حالات تیزی سے کروٹ بدل رہے ہیں۔''

''اوکے، میں بھیجتی ہوں۔''

پنگ کی آواز پر اسمتھ اپنے کمپیوٹر کی طرف متوجہ ہوا...... وہ رینڈی کی بھیجی ہوئی ای میلز کھنگالنے میں مشغول ہوگیا۔ بھیجنے والے کا کوڈ نیم اسفنکس اور وصول کرنے والے کا میفسٹو تھا۔ وہ یہی سمجھ پایا کہ پیغامات کے تبادلے کا تعلق کینڈرا کومپیکٹ سے ہے، نیز اسفنکس، لارا ٹیلون کا کوڈ نیم ہے۔ وہ دو سال سے ''میفسٹو'' سے رابطے میں تھی۔ وہ اس کو بائیو پرٹ سے متعلق معلومات فراہم کرتی رہی تھی۔ آخری چند ای میلز میں یوری ڈانکو اور آئیون بریا کا ذکر اُن کے اصل نام کے ساتھ کیا گیا تھا۔

''میفسٹو کون ہے؟'' یہ سوال بار بار اسمتھ کے ذہن میں سر اٹھا رہا تھا۔ اس کا تمام ارتکاز اسکرین کی جانب تھا۔ وہ اچانک رک کر پیچھے کی جانب گیا اور مبارک باد کے نوٹ پر رک گیا۔ نوٹ کے مطابق ''میفسٹو'' تعریفی سند وصول کر رہا تھا۔ اسمتھ نے مبارک باد کی ای میل اور تاریخ پڑھی پھر......

''یو ایس ایمرڈ'' کا کوڈ استعمال کر کے پینٹا گون کی سائٹ پر جا دھمکا۔ گیارہ نومبر کی تاریخ چیک کی۔ تقریب کی تصاویر اسکرین پر نمودار ہوئیں۔ پریذیڈنٹ کاسٹیلا کے ہاتھ میں تعریفی سند تھی...... اس کے سامنے ایک فوجی کھڑا تھا۔ اسمتھ پلکیں جھپکنا بھول گیا۔

☆☆☆

''کیا تمہیں پورا یقین ہے؟'' کلین نے سوال کیا۔

''قطعی جناب۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔ ''ای میل پر جو تاریخ تھی...... ویسی ایک ہی تقریب ہوئی ہے جہاں ایک ہی سند ایوارڈ کی گئی تھی۔ جنرل فرینک رچرڈسن کو...... کوئی غلطی نہیں ہے۔''

''ہم آگے بڑھ رہے ہیں، جان۔'' کلین کی آواز میں دبا دبا جوش تھا۔ ''یہ ایک نیا موڑ ہے جو تمہیں اپنی راہِ عمل متعین کرنے میں آسانی فراہم کرے گا۔'' کلین کی آواز آئی۔

نیا منصوبہ بنانے میں اسمتھ نے دو گھنٹے صرف کیے اور تفصیلات کلین کے گوش گزار کردیں۔

''اس میں خطرہ بہت زیادہ ہے، جان۔ میرے خیال میں تمہیں تنِ تنہا اس آگ میں نہیں کودنا چاہیے۔''

''یقین کریں، سر...... اگر پیٹر ہوتا تو میں اسے ساتھ

رکھتا۔ لیکن وقت کم ہے اور یورپ میں اس کی ضرورت ہے۔''

''تمہیں کتنا وقت درکار ہے؟''

''جن جزئیات کا میں نے ذکر کیا ہے، آپ تیار رکھیں تو میں اپنا کام شروع کرتا ہوں۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔

''میری طرف سے او کے سمجھو...... لیکن تمہیں ایک ٹرانسمیٹر پوشیدہ رکھنا چاہیے۔''

اسمتھ نے فون پر ہامی بھری۔ ''اگر کچھ غلط ہوا تو آپ کے علم میں ہوگا کہ میں کتنے فاصلے پر ہوں۔''

بعدازاں رابطہ منقطع ہوگیا۔ اسمتھ نے جیب میں ہاتھ ڈال کر ننھا فائبر آپٹک ٹرانسمیٹر نکالا۔ اسے گھورتے ہوئے اس کے خیالات بھٹکنے لگے۔ تصور میں یوری ڈانکو نظر آیا، اس کی بیوہ کا خیال آیا۔ وہ تمام افراد جو اب تک کینڈرا کو میپکٹ کی قربان گاہ کی بھینٹ چڑھ چکے تھے اور آگے یہ راہِ اجل کہاں تک جائے گی یا وہ اس زہریلی سازش کو ختم کرنے میں کامیاب ہوجائے گا؟

اس نے ایک گہری سانس لی اور پیٹر کا دیا ہوا نمبر ملایا۔ نمبر کون، کہاں سے ملا رہا ہے، یہ کھوجنا ناممکن تھا۔ دوسری جانب گھنٹی بجنا شروع ہوئی۔ اسمتھ نے ہلکا سا تناؤ محسوس کیا۔

کچھ دیر بعد ایک غیر انسانی آواز ابھری۔ آواز الیکٹرونک ڈیوائس سے گزر کر آرہی تھی۔ صرف ایک لفظ......

''یس؟''

''میں...... ڈریک، زخمی ہوں...... واپس آگیا ہوں...... اندر آنا چاہتا ہوں۔''

☆☆☆

رچرڈسن نے فی الفور سگار بجھا دیا۔

''پھر کہو۔''

ٹوٹی پھوٹی آواز آئی۔ ''...... ڈریک...... زخمی...... اندر آرہا ہوں۔''

''سیف ہاؤس، الفا میں جاؤ۔ دہراتا ہوں سیف ہاؤس الفا۔ کاپی؟''

''کاپی!'' رابطہ منقطع ہوگیا۔

رچرڈسن بند فون کو گھورتا رہا۔ دفتر میں سکوت گہرا ہوتا گیا۔ بس دیوار گیر گھڑی کی ٹک ٹک......

ڈریک...... زخمی...... ناممکن......

رچرڈسن نے منجھے ہوئے کمانڈر کے مانند فیصلہ کیا۔ پہلی مختصر کال بیرک میں کی۔ دوسری کال NSA کے ڈپٹی ڈائریکٹر انتھونی پرائس کو۔ وہ دونوں افراد کے آنے کا انتظار کرنے لگا۔ اس دوران اس نے جدید ریکارڈنگ آلات کی مدد سے آنے والی کال پھر سنی۔ آواز انسانی تھی لیکن کافی بگڑی ہوئی...... ڈریک زیادہ دور نہیں تھا۔ وہ سیف ہاؤس الفا تک پہنچ جائے گا۔ لیکن...... لیکن وہ تو مردہ ہے۔

کچھ دیر بعد دونوں افراد اس کے دفتر پہنچ چکے تھے۔ پرائس کے ساتھ دوسرا آدمی ایک مضبوط جسم والا فوجی تھا۔

''گڈ ایوننگ جنرل۔'' ٹریور نکولس نے سیلیوٹ کیا۔

''ڈرنک لو، سارجنٹ...... تمہیں ضرورت ہے۔''

جنرل نے بار کی جانب اشارہ کیا اور پرائس سے ہاتھ ملایا۔ پرائس نے نکولس کی جانب دیکھا۔ اس کا ایک ابرو سوالیہ انداز میں پیشانی پر چڑھ گیا۔ جواب میں رچرڈسن نے ریکارڈر کا بٹن دبایا۔ وہ دونوں افراد کے تاثرات دیکھ رہا تھا۔ نکولس کے چہرے پر شدید حیرت تھی اور پرائس کے تاثرات میں تشویش۔

''ڈریک کیونکر کال کرسکتا ہے؟'' پرائس نے مطالبہ کیا۔ ''کیا وہ زندہ ہے؟''

''سر، ڈریک کو میں نے اپنی آنکھوں سے مرتے دیکھا ہے۔ چھرے کا وار جان لیوا تھا۔'' نکولس نے جنرل کو دیکھا۔

''کیا تم آخری سانس تک اس کے پاس رہے تھے؟'' پرائس غرایا۔

''پرائس بس کرو۔'' رچرڈسن نے مداخلت کی۔ ''سارجنٹ میں نے تمہاری رپورٹ پڑھی تھی لیکن میں چاہتا ہوں کہ تم خود مسٹر پرائس کو جزئیات بتاؤ۔''

''یس سر۔'' نکولس، پرائس کی طرف متوجہ ہوا۔ پرائس نے اس کی کہانی سنی۔ چند ایک سوالات کیے اور سوچ میں پڑ گیا۔

''نکولس نے احکامات کے مطابق ایکشن لیا۔'' رچرڈسن بولا۔ ''سوال یہ ہے کہ ڈریک کی جگہ کس نے لی ہے؟''

''پیٹر ہاول کے سوا کون ہوسکتا ہے۔'' پرائس نے جواب دیا۔

رچرڈسن نے نکولس کو دیکھا۔

''میرا بھی یہی خیال ہے۔'' سارجنٹ نے اتفاق کیا۔ ''لیکن ایک بات مشکوک ہے...... اس نے سیف

ہاؤس الفا کے بارے میں کیوں نہیں معلوم کیا؟''
''پھر؟''
''وہ اور اسمتھ ساتھ کام کرتے رہے ہیں..... لگتا ہے اس نے اطلاع اسمتھ تک پہنچائی..... کال اسمتھ نے کی ہو گی۔''
''ٹھیک کہہ رہے ہو۔'' رچرڈسن نے سر ہلایا۔
''اسمتھ.....'' پرائس نے دانت پیسے۔ ''رچرڈ تم ایک بار ہمیشہ کے لیے اسمتھ کا مسئلہ ختم کیوں نہیں کر دیتے۔''
''ہاں۔'' رچرڈسن کے جبڑے بھینچ گئے۔ ''نکولس تم سیف ہاؤس پہنچو۔''

☆☆☆

اسمتھ، جوتوں سے لے کر ٹوپی تک تمام تر سیاہ لباس میں تھا۔ بتھسڈا سے نکل کر وہ روانہ ہوا تو متواتر عقب میں نگاہ رکھے ہوئے تھا۔ گاڑی نے یوٹو میک کراس کیا اور فیئر فیکس کاؤنٹی، ورجینیا میں داخل ہوگئی۔ رات کے اس پہر ٹریفک کم تھا۔ وہ تیز رفتاری سے سیف ہاؤس الفا کی طرف رواں تھا۔ تین چوتھائی میل کے فاصلے پر اس نے گاڑی درختوں کے جھنڈ میں روک دی۔ پشت پر موجود بیگ کو شانوں کی جانب سے ٹھیک کیا اور جاگنگ شروع کر دی۔

''الفا'' سے کچھ دور آڑ میں رک کر اس نے جائزہ لیا۔ آہنی باڑ کی بالائی سطح تیز دھار اور نکیلی تھی۔ گیٹ پر موجود تالا وزنی اور زنگ سے پاک تھا۔ تالے کے علاوہ گیٹ کے دونوں حصوں کے درمیان تالے کے قریب موٹی زنجیر بھی لپٹی ہوئی تھی۔ لیمپ روشن تھے...... پارکنگ سنسان تھی۔

''زیرِ استعمال ہے لیکن استعمال میں نہیں۔'' اسمتھ بڑبڑایا۔

اسمتھ کا واسطہ اس قسم کے مقامات اور عمارتوں سے پڑتا رہا تھا۔ اس نے احتیاط سے فاصلہ برقرار رکھتے ہوئے عمارت کا چکر مکمل کیا۔ اس نے ایک جگہ منتخب کر لی جہاں باڑ دریا کے کنارے کو چھوتی تھی۔ وہ چکنی پہاڑی نما چٹانوں پر چڑھا اور جست لگا کر باڑ پار کر لی۔ کچھ دیر وہ پُرنم زمین کے ساتھ چپکا رہا۔ پھر اٹھ کر دوڑ لگائی اور ویران پارکنگ سے گزر کر دیوار کے ساتھ کھڑا ہو گیا۔ وہ بصارت سے زیادہ سماعت پر زور دے رہا تھا۔ حشرات الارض کی مدھم آوازوں کے سوا کچھ نہ تھا۔ تاہم اس کی چھٹی حس اعلان کر رہی تھی کہ وہ تنہا نہیں ہے۔ اس کی مختصر کال نے مکڑ جال کو مرتعش ضرور کیا تھا لیکن مکڑا نظر نہیں آ رہا تھا۔ اسمتھ نے دیوار کے ساتھ لگے لگے حرکت شروع کی۔

☆☆☆

تین منزل اوپر ٹریور نکولس، نائٹ ویژن کے ذریعے اسمتھ کے سائے کو دیکھ رہا تھا۔ اس نے اسمتھ کو باڑ پھلانگتے وقت ہی پکڑ لیا تھا۔ وہی منطقی گزرگاہ تھی۔ فوجی، فوجی کی ذہنیت سے واقف تھا۔ نکولس ہیلی کاپٹر کے ذریعے آیا تھا اور اسمتھ کے آنے سے کافی پہلے پہنچ گیا تھا۔ اس نے سیف ہاؤس کا اندر باہر سے خوب جائزہ لے کر اپنی حکمتِ عملی مرتب کی اور اسمتھ کا انتظار کرنے لگا۔

اسمتھ کے پہنچنے پر اس نے تاریک کھڑکی چھوڑ دی۔ کنکریٹ کے گرد آلود فرش پر کریپ سول شوز کسی قسم کی آہٹ پیدا نہیں کر رہے تھے۔ سیڑھیوں پر آ کر اس نے سائیلنسر لگا کولٹ وڈس مین ہاتھ میں لے لیا۔ اعشاریہ بائیس کا خاموش کولٹ قاتل کا ہتھیار تھا۔ نکولس، اسمتھ کا چہرہ دیکھنا چاہتا تھا۔ گولی کھاتے وقت وہ اسمتھ کے تاثرات دیکھنے کا خواہشمند تھا۔ اس کی آنکھوں میں موت کی دہشت دیکھ کر اسے خوشی ہوتی۔ پیٹر کے ہاتھوں ڈریک کی موت اسمتھ کی وجہ سے ہوئی تھی۔ وہ یہ بھول گیا تھا کہ اپنے ساتھی کے ساتھ وہ پیٹر کو قتل کرنے گیا تھا۔ پیٹر کیا کرتا؟ وہ یہ بھی بھول گیا تھا کہ پیٹر نے زخمی حالت میں اسے چھوڑ کر ایک موقع دیا تھا۔ اس کے بجائے نکولس سوچ رہا تھا کہ پہلی گولی وہ اسمتھ کے پیٹ میں مارے گا۔ جیسے ڈریک نے پیٹر کے ہاتھوں پیٹ میں زخم کھایا تھا۔

دو منزل نیچے آ کر وہ لینڈنگ پر رک گیا۔ پھر گراؤنڈ فلور پر آ کر پھر تھم گیا۔ وہ جانتا تھا کہ وہاں موجود دروازوں میں سے صرف ایک دروازہ بظاہر بند تھا۔ باہر سے اسے کھولنے کے لیے اسمتھ کو کچھ نہیں کرنا تھا۔ گراؤنڈ فلور کے ستونوں کی آڑ لیتا ہوا نکولس مخصوص دروازے کے قریب ہو گیا۔ وہ اور اس کا ہتھیار دونوں پوری طرح تیار تھے۔

☆☆☆

اسمتھ ایک کے علاوہ تمام دروازوں کو آزما چکا تھا۔ وہ بچے ہوئے اکلوتے دروازے کو گھور رہا تھا۔ اس کے اندازے کے مطابق فرضی ڈریک کو اسی دروازے سے گزرنا تھا۔ اسمتھ نہیں جانتا تھا کہ اس نے فون پر کس سے بات کی تھی۔ اندر کون اس کا یا مردہ ڈریک کا منتظر تھا...... وہ ایک تھا یا اندر ایک سے زائد افراد تھے۔ کیا اسمتھ کو اکیلے آنا چاہیے تھا؟

اس نے سر جھٹکا اور پشت سے بیگ اتار کر کھولا۔

بیگ سے ربر کی گیند نما شے نکالی...... ساتھ ہی ہولسٹر سے ''ہنگ ساور'' نکال لیا۔ ایک ہاتھ میں بیگ اور گیند نما شے تھی، دوسرے ہاتھ میں گن...... اسمتھ نے پیر سے دروازے کے زیریں حصے پر ہلکا سا دباؤ ڈالا۔ دروازہ کھلا تھا۔ اس نے پیر کا دباؤ بڑھایا۔ دروازہ کھلا...... اسمتھ نے ایک قدم اندر رکھا۔ دفعتاً کوئی شے اس کے سینے سے ٹکرائی۔ تصادم شدید تھا۔ وہ لڑکھڑایا بیگ ہاتھ کی گرفت سے نکل گیا۔ دوسرے تصادم پر وہ چکرا کر دیوار سے جا لگا۔ سینے میں چنگاریاں بھر گئیں۔ اس نے کھڑے رہنے کی کوشش کی لیکن گھٹنے مڑ گئے۔ دیوار کے ساتھ پھسلتے ہوئے اس نے ایک سایہ دیکھا جو ستون کی آڑ سے نکل رہا تھا۔ اسمتھ کے ہاتھ میں موجود گیند، اسٹن گرینیڈ تھا۔ انگوٹھے سے پن ہٹا کر اس نے کمزور تھرو کی۔ ہنگ ساور اس موقع پر استعمال کرنا حماقت تھی۔ وہ ٹھیک نشانہ لینے کی پوزیشن میں نہیں تھا۔ گیند اچھال کر اس نے آنکھیں بند کیں، کانوں پر ہاتھ رکھے اور دیوار کے ساتھ زمین سے چپک گیا۔

نکولس پُراعتماد شکاری کے مانند اسمتھ کی طرف بڑھ رہا تھا۔ نشانے پر دو گولیاں کافی سے زیادہ تھیں۔ اس کی سوچ میں رخنہ اس وقت پڑا، جب اس نے گیند نما شے اچھلتے دیکھی۔ جبلّت اور تربیت کے باعث اس نے تیز ردِعمل پیش کیا۔ تاہم آنکھیں بند کرنے میں اسے ایک ساعت کی تاخیر ہوگئی۔ اسٹن گرینیڈ کسی سُپرنووا کے مانند پھٹا۔ بے پناہ روشنی نے نکولس کو اندھا کر دیا۔ آواز کی ان دیکھی لہر کے تصادم نے اسے زمین بوس کر دیا۔

نکولس جوان اور فٹ تھا۔ تربیت یافتہ تھا۔ آنکھیں کھولتے وقت وہ ہراساں نہیں تھا۔ اگرچہ کچھ دیکھنے سے قاصر تھا۔ نگاہ کے سامنے سفید چادر تنی ہوئی تھی۔ گن اس کے ہاتھ میں تھی۔ چند سیکنڈ بعد بینائی واپس آئی۔ تاہم اس نے فوراً اٹھنے سے پرہیز کیا۔ وہ اس بات سے آگاہ تھا کہ وہ اسمتھ کے سینے میں دو گولیاں اتار چکا ہے۔ اسے تھوڑا انتظار کرنا تھا۔

اچانک دور کہیں سائرن کی چیخ ابھرنا شروع ہوئی۔ وہ کھڑا ہو گیا۔ نظر پوری طرح صاف نہیں تھی۔ تاہم وہ کھڑکیوں کو دیکھ سکتا تھا۔ اس نے کھڑکی سے دیکھا۔ تاریکی میں درختوں کے درمیان دو سرخ دھبے قریب تر ہوتے جا رہے تھے۔

''لعنت ہے۔'' اسمتھ اکیلا نہیں تھا۔ کس کو لایا ہے؟ کتنے افراد ہیں؟ وہ پلٹا۔ نگاہ صاف ہو چکی تھی۔ وہ اس طرف

بھاگا جہاں اسمتھ گرا تھا...... اسمتھ غائب تھا۔ سائرن کی آواز واضح ہوگئی تھی۔ اسمتھ کا بیگ وہیں پڑا تھا۔ نکولس نے بیگ اٹھایا اور بھاگتا ہوا عقبی دروازے سے نکل گیا۔ اسے خطرے سے دور ہونے میں دیر نہیں لگی تھی۔ دو عدد سیڈان گاڑیاں قریب پہنچ چکی تھیں۔

آنے دو...... انہیں لاش کے سوا کچھ نہیں ملے گا۔ نکولس نے سوچا۔

☆☆☆

میگان پینل کے ڈھیلے لٹکتے ہوئے تاروں کو گھور رہی تھی۔ مایوسانہ خیالات کو دور دھکیلنے کی کوششوں میں مصروف تھی۔ اس نے تاروں کے ساتھ مختلف ٹرمینلز کے کمبی نیشنز آزمائے تھے۔ ہر مرتبہ ناکامی کے بعد اس کا ذہن اُلجھ گیا تھا۔ شٹل کا ائرلاک ڈور مضبوطی سے اپنی جگہ پر موجود تھا۔ ایک چیز رہ گئی تھی، اس کا مائیک...... تاہم ابھی وہ اسے آزمانا نہیں چاہتی تھی۔

"پُرسکون رہو۔" اس نے خود کو ہدایت دی۔ "یہاں سے نکلنے کا کوئی راستہ ہوگا...... تمہیں صرف تلاش کرنا ہے۔"

یہ امر پاگل کردینے کے لیے کافی تھا کہ لاکڈ ڈور کے دوسری جانب محض چند فٹ دور ریڈ موجود تھا۔ جو ایمرجنسی لیور کے ذریعے دروازہ کھول سکتا تھا لیکن اس نے دوسروں کے مانند میگان کو بھی مرنے کے لیے چھوڑ دیا تھا۔ میگان نے سرتوڑ کوشش کی تھی۔ اس کی ناکامیوں سے پیدا ہونے والی مایوسی میں دہشت کا عنصر ریڈ کی وجہ سے شامل ہورہا تھا جو میگان کے زندہ وجود سے بے نیاز کئی گھنٹوں سے گراؤنڈ کنٹرول پر ہیری لندن سے رابطے میں تھا۔ وہ ہیری کو مرنے والوں کے بارے میں تفصیل سے بتاتا رہا تھا۔ انداز ایسا تھا کہ جیسے کسی ہارر فلم کی منظر کشی کے بارے میں بتا رہا ہو۔ میگان کے لیے ریڈ کی شخصیت کا یہ رخ قطعی اجنبی اور بھیانک تھا...... غیر انسانی...... وہ انسان نہیں، خونی درندہ تھا۔ وہ عرصے تک اس درندے کے ساتھ کام کرتی رہی اور غافل رہی......

لیکن وہ اسمال پاکس، ڈسکوری پر کیسے لایا؟ کلین نے بتایا تھا کہ ٹریلور کس طرح بائیو پرٹ سے اسمال پاکس امریکا لایا۔ لیکن وہ تو واشنگٹن پہنچتے ہی مارا گیا تھا۔ اسمال پاکس کا نمونہ لانچنگ سائٹ پر کیسے پہنچا؟ پھر میگان کو وہ رات یاد آئی جب رات کی تاریکی میں ریڈ کسی اجنبی سے ملا تھا۔ اجنبی نے کوئی شے ریڈ کے حوالے کی تھی...... اس کے سوا اور کوئی توجیہہ پیش نہیں کی جاسکتی تھی۔ مدار میں پہنچنے کے بعد ریڈ نے اسمال پاکس، بائیو فریزر میں منتقل کردی ہوگی...... خلائی تجربہ گاہ میں پہلا تجربہ میگان کو کرنا تھا۔ وہ پیغام کہاں سے آیا تھا، جس کی وضاحت کہیں سے نہیں ہوئی اور اسے اتفاق پر محمول کیا گیا...... لیکن پیغام کے مطابق ریڈ نے میگان کی جگہ لے لی۔ میگان وہ معما حل نہ کرسکی۔ ریڈ نے کسی کو زیادہ سوالات کرنے کا موقع نہیں دیا تھا۔ کسی کو خبر نہ ہوئی کہ وہ خلائی تجربہ گاہ میں اسمال پاکس پر تجربہ کررہا تھا۔ میگان نے وحشت ناک حقیقت کو قبول کرلیا تھا۔ ریڈ کے نزدیک وہ مردہ تھی۔ ریڈ کی کمنٹری کے مطابق ڈسکوری میں صرف ریڈ ہی زندہ بچا تھا۔

میگان نے ایک بار پھر وائرنگ پینل کی طرف توجہ مرکوز کردی۔ زمین پر گراؤنڈ کنٹرول سے ریڈ نے جو باتیں کی تھیں۔ وہ میگان اپنے ہیڈ سیٹ میں سنتی رہی تھی۔ تاہم ریڈ کو پروا نہیں تھی۔ وہ جانتا تھا کہ میگان کا بچنا ناممکن ہے...... ہیری لندن شٹل کی واپسی کی تیاریاں کررہا تھا۔ کچھ کرنے کے لیے میگان کے پاس کافی وقت تھا۔ وہ جہاں پھنس گئی تھی وہاں سے نکلنا ضروری تھا۔ اس کے بعد ہی وہ لوئر بے کے کمیونیکیشن یونٹ تک پہنچ سکتی تھی لیکن اگر وہ تاروں کی پیچیدگی میں ہی اُلجھی رہتی تو قیمتی وقت کا ضیاع تھا۔ اگر وہ پینل پر توانائی ضائع نہ کرتی...... پھر اس کے پاس ایک ہی امکان رہ جاتا، جس پر عمل کرکے وہ دروازہ کھول سکتی تھی۔ لیکن اس میں خطرہ تھا۔ دروازہ کھلنے پر اس کے بچنے کی ضمانت نہیں دی جاسکتی تھی۔

☆☆☆

اسمتھ لڑکھڑاتا ہوا باہر نکلا۔ جیکٹ اتار کر اس نے دہری بلٹ پروف کے فیتے ڈھیلے کیے۔ بلٹ پروف، نوایم ایم تک کسی بھی گولی کو روکنے کی صلاحیت رکھتی تھی۔ اس کے باوجود نکولس کی اعشاریہ بائیس کی گولیوں کے دھکے ایسے تھے جیسے کوئی سانڈ سینے سے ٹکرایا ہو......

اپنی کار میں پہنچ کر اسمتھ نے پوزیشن بتانے والا گلوبل سسٹم آن کیا۔ فوراً ہی اسکرین پر فیئرفیکس کاؤنٹی کے نقشے کے ساتھ نیلا نکتہ حرکت کرتا نظر آیا۔ اسمتھ نے کلین سے رابطہ کیا۔

"سر، اسمتھ بول رہا ہوں۔"

"جان، تم ٹھیک ہو؟ مجھے دھماکے کی رپورٹ ملی ہے۔"

"مجھے گرینیڈ استعمال کرنا پڑا تھا۔"

"کہاں ہو تم؟"

''''الفا'' سے زیادہ دور نہیں ہوں۔ مچھلی نے کانٹا نگل لیا ہے...... ٹارگٹ حرکت میں ہے۔'' اسمتھ نے اسکرین پر نیلے نکتے پر نظر ڈالی۔ ''آپ کے آدمی ٹھیک وقت پر پہنچے تھے۔''

''ویری گڈ۔''

☆☆☆

درختوں کے درمیان ایک میل کی ہائیکنگ کے بعد سارجنٹ نکولس اپنی کار تک پہنچ گیا۔ اطراف اور تعاقب سے مطمئن ہونے کے بعد اس نے گاڑی اسٹارٹ کی...... الیگزینڈریا کے نواح میں ہاورڈ جانسن موٹر لاج کے آخری یونٹ کے سامنے اس نے گاڑی روکی اور اندر داخل ہوا۔ رچرڈسن اور پرائس منتظر تھے۔

''رپورٹ، سارجنٹ؟''

نکولس نے کامیابی کی اطلاع کے ساتھ مختصر تفصیل بتائی۔

''کیا تم مطمئن ہو؟'' پرائس نے مطالبہ کیا۔

''کیا چاہتے ہو؟'' رچرڈسن نے مداخلت کی۔ ''اسمتھ کا سر پلیٹ پر رکھ کے پیش کر دیا جائے؟'' سارجنٹ تم جاؤ، ویل ڈن۔''

''تھینک یو سر۔''

''یہ کیا ہے؟'' پرائس نے بیگ کی طرف اشارہ کیا۔

''یہ اسمتھ کے پاس تھا۔'' نکولس نے بیگ کھولا۔ اشیا نکال کر کاؤنٹر پر رکھ دیں۔ ایمونیشن کے فالتو کلپ، ایک نقشہ، سیل فون، مائیکرو کیسٹ ریکارڈر اور ایک چھوٹی گول گیند۔

''یہ کیا ہے؟''

''فلیش گرینیڈ، سر۔''

''ٹھیک ہے۔ ہم بات کریں گے، تم باہر جاؤ۔''

نکولس کے ہٹنے کے بعد پرائس گویا ہوا۔ ''نکولس کے بیان کے مطابق اسمتھ کا بیک اپ تھا۔ جس کی وجہ سے وہ لاش دیکھے بغیر نکل گیا......''

''سینے پر دو گولیاں کھانے کے بعد کون بچ سکتا ہے؟'' رچرڈسن نے منہ بنایا۔ ''میں پہلے ہی ایک آدمی پالرمو میں کھو چکا ہوں اور اسمتھ نے محفوظ لائن پر کیسے مجھے فون کر لیا تھا؟''

''لائن محفوظ تھی...... نمبر تمہارے آدمی نے پیٹر کو دیا تھا۔''

رچرڈسن نے نفی میں سر ہلایا۔ ''تم ہمیشہ اپنے ہاتھ صاف رکھنا چاہتے ہو۔ آرڈر دیتے ہو اور ٹی وی پر رزلٹ دیکھتے ہو۔ یا پھر نکتہ چینی اور غیر ضروری سوالات...... تم اسے کھیل سمجھتے ہو۔ یہ کھیل نہیں ہے۔ کیا تمہیں یقین نہیں کہ بالآخر فائدہ ہمارے ہی ملک کو پہنچے گا؟''

''یقین ہے۔'' پرائس نے جواب دیا۔

''لیکن تم نے اپنا بستر بیورز رمٹ کے ساتھ لگایا ہوا ہے۔ ریڈ کے ذریعے جو کچھ ہاتھ آنے والا ہے، اس کے بعد ایک معمولی سا تجربہ دہشت پھیلا دے گا...... دنیا تریاق کی بھیک مانگے گی اور بیورز رمٹ خبر لیک کرے گی کہ کمپنی تحقیق کر رہی ہے اور تریاق کی فراہمی میں مدد کر سکتی ہے۔ لیکن کس قیمت پر...... میدان میں وہی ایک کمپنی ہو گی۔ تم مجھے بتاؤ کہ انہوں نے تمہیں کتنے شیئرز دیے ہیں؟''

''ایک ملین۔'' پرائس نے ناگواری سے کہا۔ ''لیکن یہ میری کمائی ہے۔ بریا کو میں ہی لایا تھا۔ پلان میں بریا کا رول کیا تھا؟ سب جانتے ہیں اور میں نے کبھی نہیں پوچھا کہ اپنی خدمات کے عوض تم نے بیورز رمٹ سے کیا وصول کیا؟''

''یہ کون سا موقع ہے اِن باتوں کا...... جب ہم منصوبے کے آخری مراحل میں داخل ہو چکے ہیں؟''

''بات تم نے چھیڑی تھی، میں نے نہیں۔''

''تم میرے آدمیوں پر شک کر رہے تھے۔'' رچرڈسن نے کہا۔ ''اور......''

پرائس نے ہاتھ اٹھا کر اسے روک دیا۔ وہ اسمتھ کے بیگ سے نکلنے والی چیزوں کو گھور رہا تھا۔ جو کاؤنٹر پر سجی تھیں۔

''کیا ہوا؟'' رچرڈسن نے سوال کیا۔

پرائس نے مائیکرو کیسٹ ریکارڈر اٹھایا۔ کیسنگ کا جائزہ لیا۔ پھر اس کا کور ہٹا کر کیسٹ نکالا۔ نیچے دو پنیں تھیں۔ پرائس نے پنوں کو دبایا تو اسمبلی باہر آ گئی۔ نیچے سوراخ میں جدید ترین ٹرانسمیٹر نظر آ رہا تھا۔

دونوں کی آنکھیں چار ہوئیں۔ کچھ کہنے سننے کا یارانہ تھا۔

''سارجنٹ۔'' رچرڈسن دہاڑا۔

نکولس بھاگ آیا۔ گن اس کے ہاتھ میں تھی۔ رچرڈسن نے اسے ریکارڈر کی اصلیت دکھائی اور استفسار کیا۔

''کیا اسمتھ مر چکا ہے؟''

نکولس نے ٹرانسمیٹر دیکھا۔ ''سر...... وہ......''

’’اسمتھ مر چکا ہے؟‘‘
’’یس سر!‘‘
رچرڈسن کا وزنی ہاتھ نکولس کے جبڑے سے ٹکرایا۔
’’اگر تمہاری زندگی میں مذہب کا کوئی پہلو رہا ہے تو اب ہمارے پاس دعا کے سوا کچھ نہیں بچا۔ ہماری تمام گفتگو سن لی گئی ہے۔‘‘ پرائس کے نقوش بگڑ گئے۔ ’’نکلو یہاں سے۔‘‘ اس نے رچرڈسن سے کہا۔

تینوں باہر کاروں کی طرف دوڑے۔

پچاس فٹ دور اسمتھ اپنی کار میں دبکا ہوا یہ ہڑبونگ دیکھ رہا تھا۔ ’’رچرڈسن، پرائس اور نکولس ہیں۔‘‘ اس نے کلین کو مطلع کیا۔

’’میں جانتا ہوں۔‘‘ کلین کی آواز آئی۔ ’’نکولس کے علاوہ دونوں آوازیں میں نے اور پریذیڈنٹ نے پہچان لی ہیں۔‘‘

’’سر، میں حرکت میں آرہا ہوں۔‘‘
’’نہیں جان، اطراف میں دیکھو۔‘‘
’’کون ہیں وہ؟‘‘ اسمتھ نے سوال کیا۔
’’کوئی فرق نہیں پڑتا۔ وہ رچرڈسن اور پرائس سے نمٹ لیں گے۔ تم اپنی جگہ پر رہو کھیل ختم ہوتے ہی وہاں سے نکل جاؤ اور صبح وائٹ ہاؤس میں ملو۔‘‘
’’سر......‘‘

دھماکا ہوا اور گولی نے ونڈشیلڈ کو اُڑا دیا۔ اسمتھ نے خود کو نشست پر گرا دیا۔ دو مزید گولیاں سیڈان میں گھس گئیں۔

☆☆☆

اسمتھ کی کار شیڈ کے نیچے تھے لیکن وہ روشن چاند کے رخ کو بھول گیا۔ نکولس نے باہر نکلتے ہی سیڈان کی موجودگی محسوس کر لی تھی۔

’’کوئی غلطی نہ کرنا۔‘‘ رچرڈسن چلّایا۔ بادل چاند کو ڈھانپنے جا رہا تھا۔ اسمتھ کو جب احساس ہوا تو نکولس کی چلائی ہوئی گولی ونڈشیلڈ سے ٹکرا چکی تھی۔ خود نکولس قاتلانہ ارادوں سے پیش قدمی کر رہا تھا۔

وہ سیڈان سے پندرہ فٹ دور تھا۔ جب اچانک سیڈان کی ہیڈ لائٹس روشن ہو گئیں۔ تیز روشنی نے نکولس کی آنکھوں کو چندھیا دیا۔ سیڈان کا انجن غرایا۔ جو ہونے جا رہا تھا، اسے نکولس نے محسوس کر لیا۔ تاہم وہ مطلوبہ پھرتی نہ دکھا سکا۔ اس نے زمین چھوڑی ہی تھی کہ دو ٹن وزنی سیڈان کے دھکے نے اسے ہوا میں اچھال دیا۔ وہیل کے پیچھے اسمتھ سیدھا ہوا اور ایکسیلریٹر دباتا چلا گیا۔ نکولس کا قلابازیاں کھاتا جسم واپس نیچے آرہا تھا، جب وہ دوڑتی ہوئی سیڈان سے پھر ٹکرایا۔ دوسری ٹکر اتفاقی تھی۔ جو اسمتھ کو غیر ضروری محسوس ہوئی۔ اس نے تین سیڈان گاڑیاں دیکھیں۔ دو نے مل کر سڑک بلاک کر دی تھی۔ دونوں میں سے متعدد سیاہ پوش سیائے نکلے...... تیسری کار دونوں کے عقب میں فاصلے پر تھی۔

رچرڈسن اور پرائس نے روڈ بلاک تاخیر سے دیکھا اور گاڑی گھمانے کی کوشش کی۔ اسمتھ وہاں سے نکلنے کے بجائے، بلائے بے درماں کے مانند ان کے عقب میں آگیا۔ رچرڈسن کی گاڑی پوری رخ بدل نہیں سکی تھی...... جب اسمتھ کی گاڑی پہلو کے بل پھسلتی ہوئی اس کے ساتھ ٹکرائی۔ ان کا رخ پھر روڈ بلاک کی جانب ہو گیا۔ تب اسمتھ کو ادراک ہوا کہ دو عدد سیڈان اس کے عقب میں بھی ہیں۔ روڈ بلاک کے قریب اترنے والے سیاہ پوشوں نے پوزیشن لے لی تھی۔

رچرڈسن نے روڈ بلاک سے بچنے کے لیے بریک لگائے اور گاڑی سڑک سے اتارنے کی کوشش کی۔ عقب سے اسمتھ کے دائیں بائیں سے دونوں گاڑیاں گولی کی طرح رچرڈسن کی گاڑی کی طرف جا رہی تھیں۔ آخری لمحات میں دونوں گاڑیوں کے ڈرائیور باہر لڑھک گئے۔ اسمتھ جھلک ہی دیکھ پایا۔ سیکنڈ کے کسی لمحے میں وہ سمجھ گیا کہ کیا ہونے والا ہے۔ اسے کلین کے الفاظ یاد آئے ......
اس کی گاڑی ترچھی حالت میں رکی ہوئی تھی۔ وہ... فی الفور دروازہ کھول کر باہر نکل گیا۔ تاہم اس نے کھڑے ہونے کی حماقت نہیں کی تھی۔

پہلا دھماکا ان دونوں متحرک گاڑیوں کا تھا جو رچرڈسن کی کار میں گھس گئی تھیں۔ دوسرا دھماکا تینوں گاڑیوں کے تصادم کا تھا جو روڈ بلاک کے ساتھ ہوا اور تیسرا دھماکا...... جیسے آتش فشاں پھٹ پڑا ہو۔ روڈ بلاک پر پانچ گاڑیاں متصادم ہوئی تھیں۔ رچرڈسن اور پرائس کی گاڑی سینڈوچ بن گئی تھی۔ کم سے کم بھی تین فیول ٹینک پھٹے تھے۔ تاہم اسمتھ نے اندازہ لگایا کہ کلین کی بھیجی ہوئی گاڑیوں میں دھماکا خیز مواد بھی تھا۔

وہاں دیوقامت آگ کا گولا تھا جو فضا میں بلند ہوا اور واپس آتے ہوئے آتش بازی کے انار کے مانند پھٹ کے بکھر گیا۔ اسمتھ، زمین کے ساتھ چپکا ہوا تھا۔
کچھ دیر بعد اس کے حواس بحال ہوئے تو دونا معلوم

آدمیوں نے اسے سنبھالا۔ ”سر، آپ کو یہاں نہیں ہونا چاہیے۔“

”تم لوگ کون ہو؟“

ایک آدمی نے چابیاں اسمتھ کو پکڑائیں اور سڑک کی مخالف سمت میں سبز رنگ کی شیوی کی جانب اشارہ کیا۔

”آپ نکل جائیں...... وہائٹ ہاؤس میں، مسٹر کلین کے پاس پہنچیں۔ ہمیں یہاں کچھ کام کرنا ہے۔“

☆☆☆

بتھسڈا پہنچ کر اسمتھ نے لباس اتار پھینکا اور باتھ روم میں گھس کر گرم شاور میں بے سدھ ہوگیا۔ وہاں سے نکل کر زیریں لباس چڑھایا اور بستر میں گر گیا۔ چند گھنٹوں کے لیے ذہنی گھڑی اسٹارٹ کی اور آنکھیں بند کرلیں۔ وہ سوچکا تھا۔

بیدار ہوکر اس نے پھر شاور لیا۔ بعد ازاں محفوظ لائن پر پیغامات دیکھے۔ ایک پیغام نے اس کی توجہ اپنی جانب کھینچ لی۔ پیغام پیٹر کی جانب سے تھا۔ پیغام پڑھ کر اس نے کمپیوٹر سنبھالا۔ کوڈڈ پروگرام چلا کر فائل ڈاؤن لوڈ کی۔ فائل پیٹر نے بھیجی تھی جس کے مندرجات پڑھ کر وہ دنگ رہ گیا۔ اسمتھ نے اس کی نقل تیار کی۔ اصل فائل محفوظ کی اور پیٹر کو ای میل بھیجی:

”بہت اچھے...... شاندار۔ گھر واپس آجاؤ۔ مشروب میری جانب سے...... جے، ایس۔“

صبح کے آثار نمودار ہورہے تھے۔ اسمتھ تیار ہوکر نکل پڑا۔ اس کا رخ وہائٹ ہاؤس کی جانب تھا۔ منزل پر گارڈ نے اس کی آئی ڈی دیکھی اور کمپیوٹر لسٹ میں نام چیک کرکے اسے آگے بڑھا دیا۔ میرین کارپورل، اسمتھ کے ہمراہ تھا۔ خاموش راہداریوں سے گزرتے ہوئے وہ مغربی بازو کے ایک چھوٹے سے دفتر میں پہنچے۔ ناتھن کلین نے اٹھ کر استقبال کیا۔ کلین کا حلیہ دیکھ کر اسمتھ متحیّر رہ گیا۔ کوورٹ۔ون کے چیف کا شیو بڑھا ہوا تھا۔ لباس شکن در شکن تھا۔ تھکن کے آثار ہویدا تھے۔

”تم نے ایک کارنامہ انجام دیا ہے۔“ کلین نے تعریف کی۔ ”بے شمار لوگ تمہارے مقروض ہیں، اگرچہ وہ تمہیں نہیں جانتے۔“ کلین کے اشارے پر اسمتھ سر ہلاتا ہوا بیٹھ گیا۔

”اکیلا میں کچھ نہیں کرسکتا تھا۔“

”تمہاری کسرِ نفسی ہے۔“

”لیکن سر، آپ شاید کئی دن سے نہیں سوئے؟“

کلین کے تاثرات بدل گئے۔ ”تم نے نہیں سنا شاید؟“

”کیا نہیں سنا، سر؟“

”اچھا ہے، اچھا ہے...... اس کا مطلب بات پھیلی نہیں ہے۔“ کلین نے گہرا سانس لیا۔ ”آٹھ گھنٹے قبل کیپ کناورل پر مشن ڈائریکٹر ہیری لندن نے بتایا ہے کہ ڈسکوری ہنگامی حالات سے دوچار ہے...... ایک کے سوا تمام ممبرز ہلاک ہوچکے ہیں۔“

کلین نے افسردگی کے ساتھ کہا۔ اس کی آواز ٹوٹ گئی تھی۔ ”میگان بھی۔“

اسمتھ کو لگا جیسے اس کے عضلات اکڑنا شروع ہوگئے ہیں۔ اس نے بولنے کی ناکام کوشش کی۔ جب وہ بولا تو اسے اپنی آواز اجنبی لگی۔

”کیا ہوا سر، آگ؟“

کلین نے نفی میں سر ہلایا۔ ”شٹل ٹھیک کام کررہی ہے...... کوئی اور ہی چیز ہے جس نے شٹل ممبرز کے جسم چھلنی کردیے۔“

اسمتھ کی سمجھ میں کچھ نہیں آیا۔ ”ایک ممبر کیسے بچ گیا؟ کون ہے وہ؟“

”ڈیلن ریڈ۔“

اسمتھ سناٹے میں رہ گیا۔

”ہیری اور ناسا کے عہدیدار تگ و دو میں لگے ہیں کہ خلا میں کیا حادثہ پیش آیا۔“

”ریڈ کیسے بچ گیا؟“ اسمتھ نے سوال کیا۔

”اس کا سوٹ، اسپیس ورک کے لیے تھا۔ باقی کے پاس کوئی حفاظتی انتظام نہیں تھا۔ ایسے سوٹ بعض حفاظتی اشیا سے محروم ہوتے ہیں۔ بظاہر ریڈ کوئی تجربہ کررہا تھا۔“

”میگان نے بتایا تھا کہ جب شٹل کو روانہ ہونا تھا، اس رات کوئی ریڈ سے ملنے آیا تھا...... نیز ریڈ اور ٹریلور کا تعلق بھی مشکوک تھا۔“ اسمتھ کو ہیوسٹن میں ڈائننگ ہال کی ملاقات یاد آئی۔ جب وہ میگان سے بات کررہا تھا اور ریڈ بھی شامل ہوگیا۔ ٹریلور کو اسمتھ نے فاصلے سے گھورتے ہوئے پکڑا تھا۔

”سر، ہلاک شدگان کے اجسام کس حالت میں ہیں؟“

”چھلنی...... زخم، زخم...... خون ہی خون۔“

اسمتھ کے تاثرات پتھرا گئے۔ وہ نہیں سمجھ سکا کہ وہ حالتِ اشتعال میں ہے یا رنج و غم کی کیفیت سے دوچار ہے۔

''پیٹر کا پیغام ملا ہے۔'' اس نے خود کو سنبھالا۔

''ہرویزل سے اس نے خاصی بات چیت کی ہے...... بریا کا تعلق بینک سے پرانا اور نفع بخش ہے۔ خاص طور پر ایک آدمی کی وجہ سے جو اسے بار بار ادائیگی کرتا رہا۔ اس آدمی کا تعلق بیورزرمٹ اے، جی سے ہے۔''

اب کلین کے حیران ہونے کی باری تھی۔ ''فارما کی دنیا کا بہت بڑا نام؟''

اسمتھ نے اثبات میں سر ہلایا۔ ''گزشتہ تین برسوں میں بریا کے زیورچ اکاؤنٹ میں دس ڈپازٹ گئے ہیں...... ادائیگی بیورزرمٹ کی جانب سے کی گئی۔ آخری .... تین میں سے دو کی ادائیگی اس وقت ہوئی جب روس میں یاردینی اور امریکا میں ٹریلور مارا گیا۔''

''تیسرا ڈپازٹ؟'' کلین نے سوال کیا۔

''وہ میرے لیے تھا۔'' اسمتھ نے جواب دیا۔

''ثبوت؟''

جواب میں اسمتھ نے فلاپی ڈسک نکالی۔

کلین نے ڈسک لیے بغیر سر کو جنبش دی۔ ''اجرتی قاتل کو بیورزرمٹ کی جانب سے ادائیگی۔ یعنی بیورزرمٹ، اسمال پاکس کے سلسلے کی ایک کڑی ہے اور شاید مرکزی کڑی۔ لیکن دو سوال پیدا ہوتے ہیں۔ کمپنی کو اسمال پاکس کی ضرورت کیوں ہے؟ اور کمپنی نے بریا کو کس کے کہنے پر استعمال کیا اور معاوضہ ادا کیا؟ کیا ڈسک میں اس کا نام ہے؟'' کلین نے ڈسک کی طرف اشارہ کیا۔

''نہیں۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''تاہم نام تک رسائی مشکل نہیں۔ خود کارل بائر جیسی اتھارٹی ہی بریا کو استعمال کر سکتی ہے۔''

کلین کی آنکھیں سکڑ گئیں۔ ''لیکن کہیں کسی کاغذ پر بائر کی انگلیوں کے نشانات کہ اس نے بریا کے لیے احکامات جاری کیے تھے...... یا کوئی ایسا ثبوت کہ اس کے کہنے پر بریا کو ادائیگی کی جاتی رہی؟ کیا یہ ایک علیحدہ مسئلہ نہیں؟''

''بالکل ہے...... بائر بہت محتاط رہا ہے۔'' اسمتھ کا لہجہ سپاٹ تھا۔ ''سوال ہے کہ اس نے اسمال پاکس کو کیوں منتخب کیا؟ کیا ویکسین بنانے کے لیے؟ نہیں۔ ویکسین تو ہم بھی بنا سکتے ہیں۔ شاید جینیٹک تبدیلی کے لیے۔ لیکن کیوں؟ اسمال پاکس پر برسوں سے تجربات ہوتے رہے ہیں۔ اسے میدانِ جنگ میں بطور ہتھیار مؤثر طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ کیونکہ یہ انکیوبیشن کے دوران کافی وقت لیتا ہے۔ مریض میں علامات تیزی سے ظاہر نہیں ہوتیں۔ علامات ظاہر ہونے کے بعد مریض قلیل مدت میں نہیں مرتا۔ اس کے باوجود کارل بائر وائرس کے پیچھے پڑا رہا اور قتل و غارت گری سے بھی دریغ نہیں کیا۔''

''علامات کیا ہوتی ہیں؟ مریض کس طرح مرتا ہے؟''

''پہلی علامت منہ میں تالو پر ظاہر ہوتی ہے۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''پھر بڑھ کر چہرے اور بازوؤں پر...... اس کے بعد تمام جسم پر۔ آغاز میں تالو پر خونی خراش پڑتی ہے۔ زخم زخم لیکن خلا میں تجربہ کے بعد وائرس ہولناک ردعمل پیش کرتا ہے۔''

کلین پلک جھپکائے بغیر اسمتھ کو گھور رہا تھا۔ ''جیسے شٹل کے عملے کے ساتھ ہوا۔'' اس نے سرگوشی کی۔ ''کیا بائر نے اسمال پاکس، ڈسکوری تک پہنچائی......؟''

اسمتھ کھڑا ہو گیا۔ اس کے چہرے پر اذیت تھی۔ وہ میگان کا تصور ذہن سے صاف کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔ اس کے آخری لمحات کس کرب و اذیت میں گزرے ہوں گے...... تصور میں میگان نے مرتے وقت کس کس کو یاد کیا ہو گا؟

''ایسا ہی ہے۔ اسمال پاکس وائرس، روانگی سے قبل شٹل کے اندر تھا۔''

''لیکن......''

''خلا میں...... مائیکرو گریویٹی میں بیکٹیریا اور وائرس کو ری انجینئر کیا جا سکتا ہے...... یہ تبدیلی ایسی ہوتی ہے، جس کا زمین پر تصور نہیں کیا جا سکتا۔ ہم کرۂ ارض سے اسمال پاکس کا صفایا کرنے میں کامیاب رہے۔ لیکن دو مقامات پر اس کے نمونے محفوظ تھے...... امریکا اور روس۔

''بائر نے کسی طرح وائرس کو ہتھیار میں تبدیل کرنے کا طریقہ دریافت کر لیا...... ہو سکتا ہے، اسے پچاس یا ساٹھ فیصد کامیابی ملی ہو۔ ممکن ہے وہ پوری طرح مطمئن نہ ہوا ہو۔ پُریقین ہونے کے لیے اسے مختلف ماحول میں تجربے کی ضرورت تھی۔ ایسا ماحول جہاں بیکٹیریا وغیرہ نہایت سرعت سے نشوونما پاتے ہیں اور اس نے ایسا ہی کیا۔'' اسمتھ خاموش ہو گیا۔

''جان، اگر تمہارا تجزیہ درست ہے تو اس کا مطلب ڈاکٹر ریڈ، کارل بائر کے ساتھ ملا ہوا ہے؟''

''صرف وہ کیوں بچ گیا؟ وہ ناسا کے بائیو میڈیکل ریسرچ پروگرام کا ڈائریکٹر ہے اور کئی مرتبہ خلائی مشن پر جا چکا ہے۔ بائر کے لیے وہ بہترین آدمی ہے۔''

''تم کہنا چاہ رہے ہو کہ اس نے اپنی ہی ٹیم کا مرڈر کیا؟''

''یہی حقیقت ہے۔'' اسمتھ کے چہرے پر یاس آلود سنجیدگی تھی۔

''کیوں؟ آخر کیوں؟'' کلین نے ہاتھ مسلے۔ ''دیوانگی ہے۔''

''پہلی وجہ، کوئی گواہ نہ رہے......'' اسمتھ کی آواز ٹوٹ گئی۔ ''دوسری وجہ یہ دیکھنا تھا کہ اب وائرس انسان کا کیا حشر کرتا ہے؟''

کلین خاموش رہا۔ اس کے جبڑے بھنچے ہوئے تھے۔ کچھ دیر کے لیے وہاں سکوت نے ڈیرا ڈال دیا۔ بالآخر کلین گویا ہوا۔

''بائر...... رچرڈسن، پرائس، ٹریلور، لارا ٹیلون......''

''ریڈ کو ملا کر فی الحال یہی مرکزی کردار ہیں۔ باقی مہرے تھے۔ کوئی نہیں بچا۔ مرکزی کرداروں میں ریڈ اور بائر سلامت ہیں۔'' اسمتھ نے کہا۔

''بائر کو اکھاڑنے کے لیے ہمیں مضبوط شواہد درکار ہیں۔ رچرڈسن اور پرائس کی گفتگو میں صرف بیورز رمٹ کا نام سنا گیا ہے۔'' کلین نے کہا۔

''نہیں سر، وقت نہیں ہے۔ بائیوویپن، شٹل میں ہے اور شٹل ریڈ کے قابو میں ہے۔ بائر اور اس کے ساتھی ثبوت اور شواہد مٹا دیں گے اور مجھے یقین ہے کہ رچرڈسن اور پرائس کا ریکارڈ کھنگالنے سے بھی کچھ حاصل نہیں ہوگا۔ شٹل کی واپسی بائر کی ضرورت ہے۔ اسے ریڈ اور وائرس درکار ہیں۔ وہ ریڈ سے تو جان چھڑا لے گا۔ میرا مطلب ہے وائرس حاصل کرنے کے بعد......'' اسمتھ نے پُرسوچ انداز میں کہا۔ ''کتنی دیر میں ناسا ڈسکوری کو اتار لے گی؟''

''تقریباً آٹھ گھنٹے میں وہ کیلی فورنیا کے ایڈورڈ ائرفورس بیس پر ہوگی۔'' کلین نے سوالیہ انداز میں جواب دیا۔

اسمتھ نے آگے جھک کر کہا۔ ''کیا آپ فوری طور پر مجھے پریذیڈنٹ سے ملوا سکتے ہیں؟''

☆☆☆

دو گھنٹے بعد کلین اور اسمتھ، اوول آفس سے متصل چھوٹے سے دفتر میں موجود تھے۔ پریذیڈنٹ میٹنگ میں تھے...... دوران انتظار کیپ کناورل سے کال آئی۔

''مسٹر کلین! میں ہیری لندن، مشن کنٹرول ...... آپ نے سوال کیا تھا؟''

''میں سن رہا ہوں۔''

''ہم شٹل کو بحفاظت واپس لانے کی بھرپور کوشش کر رہے ہیں۔ اگرچہ اس سے پیشتر ہمیں ایسی صورتِ حال کا سامنا نہیں رہا۔ تاہم میں آپ سے وعدہ کرتا ہوں کہ ڈسکوری کو نیچے اتار لیں گے۔''

''شکریہ مسٹر لندن، میں رابطے میں رہوں گا۔'' کلین نے اسمتھ کی جانب دیکھا۔

''تمام بات چیت، لندن کے پاس ''بلیک بک'' میں محفوظ ہے۔'' کلین نے اسمتھ کو آگاہ کیا۔

''میرا اندازہ ہے کہ اس ریکارڈ میں کارل بائر کا نام بھی آیا ہوگا۔''

''ریڈ نے بائر سے اپنا حصہ تو وصول کرنا ہے۔'' کلین نے اسمتھ کی بات کی تصدیق کی۔

''سمجھ میں آتا ہے۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''بائر کو اس وقت سائٹ پر ہونا چاہیے، جب ریڈ اپنی سواری کے ساتھ اترے۔ کسی بہانے سے ریڈ، بائر کو بلائے گا۔''

کلین نے اثبات میں سر ہلایا اور کلوز ڈ سرکٹ مانیٹر کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں ایک تصویر اچانک نمودار ہوئی تھی۔

''کھیل شروع۔''

☆☆☆

پریذیڈنٹ کاسٹیلا کے چہرے پر تفکر کے اثرات تھے۔ وہ اپنی ڈیسک کے عقب میں براجمان تھا۔ تفکر پر اختیار اور اعتماد حاوی تھا۔ اس نے وہاں موجود افراد پر نظر ڈالی۔ سی آئی اے کی نمائندگی بل ڈاج کر رہا تھا۔ وہ ناسا کی تازہ ترین سرگرمی سے آگاہ تھا۔ ڈاج کے ساتھ قومی سلامتی کی مشیر مارتھا نیسبٹ بیٹھی تھی۔ اس کے سامنے سیکریٹری اسٹیٹ سائمن ٹرمپ موجود تھا۔

''مجھے امید ہے کہ آپ لوگوں نے حالات کے مطابق اپنے خیالات کو مجتمع کر لیا ہوگا۔ ہمیں ٹھیک درست فیصلہ کرنا ہے۔'' پریذیڈنٹ نے آغاز کیا۔ ''ڈسکوری تقریباً ایک گھنٹے میں اس کھڑکی کے قریب ہوگی جہاں سے وہ دوبارہ زمینی فضا میں داخل ہو جائے گی۔ اس مقام پر گراؤنڈ کنٹرول کے لیے صورتِ حال بہت حساس ہوگی اور ڈسکوری کی اترائی مدّھم ہو جائے گی۔ لہٰذا چار گھنٹے کا وقت صرف ہوگا۔ پچھتر منٹ مزید درکار ہوں گے جب وہ ایڈورڈ بیس پر لینڈ کرے گی۔ سوال سادہ ہے۔ کیا اسے لینڈ کرنے

دیا جائے؟"

"سر، ایک سوال ہے۔" مارتھا نے لب کشائی کی۔ "وہ مقام یا وقت کون سا ہے، جب ہم اسے فضا میں تباہ کرنے کا آپشن کھو بیٹھیں گے؟"

"بظاہر اس بارے میں کچھ نہیں کہا جا سکتا۔ جیسا کہ آپ لوگوں کے علم میں یہ بات آچکی ہے کہ شٹل خود کار تباہ کن مواد کے ساتھ آرہی ہے...... نیز ہم پبلسٹی کے متحمل نہیں ہو سکتے۔ تاہم امکان ہے کہ سیٹلائٹ ریلے کے ذریعے ہم تباہی کا نظام فعال کر سکتے ہیں۔ غالباً یہ ممکن ہے کہ اس طرح ہم شٹل کی موجودہ پوزیشن سے لے کر زمین چھونے سے قبل...... اسے کسی وقت بھی تباہ کر دیں۔"

"دولیکن مسٹر پریذیڈنٹ، شٹل میں جو کچھ ہے وہ خلا میں ڈیزائن کیا گیا ہے۔ وہ ہمارے ماحول میں سرایت کرنے کے لیے غیر موثر ہے۔" بل ڈاج نے کہا۔

"ایسا ہی ہے۔" پریذیڈنٹ کاسٹیلا نے کہا۔

"سر، یہ بھی صحیح ہے کہ ہم نہیں جانتے کہ در حقیقت ڈسکوری کے اندر ہوا کیا؟" سائمن نے نکتہ اٹھایا۔ "ہمارے پانچ قیمتی، تجربہ کار افراد ختم ہو گئے۔ ہم نہیں جانتے، کیوں اور کیسے؟ ایک ابھی زندہ ہے۔ میدانِ جنگ میں ہم مارے جانے والوں کو بھی واپس لاتے ہیں اور اگر کوئی بچ جائے تو ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے کہ اسے واپس لایا جائے۔"

"میں اتفاق کرتی ہوں۔" مارتھا بولی۔ "پہلی بات بظاہر شٹل میں میکینکل خرابی نہیں ہے۔ دوسرے ناسا کی کوششیں جاری ہیں۔ اگر تمام افراد، جن میں ایک زندہ ہے کو زمین پر لایا جائے تو کیا ہو سکتا ہے...... اس وقت وہ کھانے پینے کی اشیا کو جانچ رہے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ مائیکرو گریویٹی میں جراثیم بہت تیزی سے پروان چڑھتے ہیں۔ اس بات کے بہت زیادہ امکانات ہیں کہ نامعلوم خطرہ زمین پر بے اثر ہونے کے ساتھ خلا میں ناقابلِ مزاحمت عفریت ہو۔"

"خواتین و حضرات!" پریذیڈنٹ کاسٹیلا نے ان سب پر گہری نظر ڈالی اور کہا۔ "آپ سب کے سوال، تبصرے اور مشورے اپنی اپنی جگہ اہمیت رکھتے ہیں۔ آپ کی رائے کا احترام کرتے ہوئے شٹل کا زمین پر آنا ضروری ہے۔"

پریذیڈنٹ نے مزید کہا۔ "اگرچہ بچنے والا خود ڈاکٹر ہے لیکن اس کے پاس وقت، سہولت اور ضروری مدد نہیں ہے۔ لہٰذا وہ نتیجہ خیز تحقیق کرنے سے قاصر ہے۔ ہم صرف لاشوں کی عمومی کیفیت سے آگاہ ہیں لیکن اموات کی حقیقی وجہ سے محروم ہیں۔" پریذیڈنٹ نے حاضرین پر ایک طائرانہ نظر ڈالی۔ "ایک امر یقینی ہے۔ ہیری لنڈن کے ذہن میں شٹل تباہ کرنے کا خیال تک نہیں ہے۔ آخری فیصلہ شٹل کی لینڈنگ ہے۔"

"سر میرے پاس ایک حل ہے۔ افسوسناک سانحے کے بعد جنرل رچرڈسن ہمارے ساتھ نہیں ہے۔ وہ اسپیس سیکیورٹی ڈویژن کا کو۔ ڈائریکٹر تھا۔ اس نے چند باتیں مجھ سے شیئر کی تھیں۔ رچرڈسن کو وہم تھا، کہیں مشن کے ساتھ کوئی انہونی نہ ہو جائے۔ یہ ایک اور سانحہ ہے کہ ایسا ہو گیا...... اس کا وہم حقیقت بن گیا۔ لہٰذا ہم نے ایک علیحدہ خاص سہولت ڈیزائن کی......" بل ڈاج کی بات ادھوری رہ گئی۔

"اور یہ سہولت کہاں ہے؟" سائمن نے سوال کیا۔

"لاس اینجلس سے شمال مشرق میں ساٹھ میل کے فاصلے پر "گروم لیک" ہے۔ وہ جگہ ہماری پروازوں کی آزمائش کے لیے ہے۔"

"میں سمجھا نہیں؟" پریذیڈنٹ نے کہا۔

بل ڈاج نے بریف کیس سے ایک ویڈیو کیسٹ برآمد کی اور اسے وی سی آر میں پلے کر دیا۔ سب ٹی وی اسکرین کو تک رہے تھے۔ جہاں ایک صحرائی علاقے کی شبیہ ابھرنا شروع ہوئی......

"یہاں تو کوئی خاص بات نظر نہیں آرہی۔" مارتھا کی آواز آئی۔

"اسے قصداً خفیہ رکھا گیا ہے۔" بل ڈاج نے جواب دیا۔ "آئیڈیا ہم نے اسرائیل سے مستعار لیا تھا۔ اسرائیل کے پاس اپنے فائٹر کرافٹس کو چھپانے کے لیے زمین ناکافی تھی۔ انہوں نے زیرِ زمین بنکر بنا کر اس کا حل نکالا۔ زیرِ زمین رن وے بھی تھا۔ جن کی اپنی جدید خصوصیات ہیں۔" اس نے اسکرین کی طرف اشارہ کیا۔

"وہ ہمارا ایک رن وے ہے۔" بل ڈاج نے بٹن دبا کر فریم منجمد کیا۔ "یہاں رن وے بظاہر ختم ہو رہا ہے۔ لیکن دراصل یہ مزید چھ سو فٹ آگے چلا گیا ہے اور ڈھلوان کی شکل میں بنکر میں چلا جاتا ہے۔ رن وے کے دونوں سروں پر صورتِ حال اسی طرح ہے۔" اس نے بٹن دبا کے ویڈیو آگے بڑھائی۔ "زمین کے نیچے ہائیڈرولک جیک کا سسٹم ہے۔ اندر روشنیوں کی وجہ سے تاریکی نہیں ہے۔ وہ جراثیم کش چیمبر ہے۔ جس کی دیواروں میں دہرا کنکریٹ ہے۔

دیواروں کی موٹائی چھ فٹ ہے۔ ہوا کی آمدورفت کے لیے ''ہیپا فلٹرز'' ہیں۔''

''بنکر کی دیواریں بے حد مضبوط اور کئی فٹ موٹی ہیں۔ شٹل کے اندر جاتے ہی بنکر خودکار طریقے سے سیل ہو جائے گا۔ اندر ایک بڑی ٹیوب خاص مقصد کے لیے بنائی گئی ہے۔ ٹیوب کا ایک سرا شٹل کے ساتھ اور دوسرا چیمبر کے ساتھ مل جائے گا۔ ریڈ کو شٹل سے ٹیوب میں اور پھر چیمبر میں لایا جائے گا۔''

''اگر شٹل کے اندر ایسا کوئی خطرہ ہوا جو ہمارے لیے قابلِ برداشت نہیں......؟'' مارتھا نے تشویش ظاہر کی۔

''ایسی صورت میں ٹیم کو باہر نکال لیا جائے اور پھر یہ ہوگا۔'' بل ڈاج نے اسکرین کی طرف اشارہ کیا۔ جہاں شعلے ہی شعلے نظر آرہے تھے۔ ''ہمارے بندوبست میں تین فیول بم ہیں۔ آگ اور تپش ہر شے کو راکھ تک بھسم کردے گی۔ ہر شے، ہر چیز......یہی میرے الفاظ ہیں۔''

''مجھے چند منٹ درکار ہیں۔ آپ لوگ بات چیت کریں۔ میں جلد واپس آتا ہوں۔'' پریذیڈنٹ یہ کہتے ہوئے کھڑے ہوگئے۔

☆☆☆

پریذیڈنٹ کاسٹیلا دروازہ کھول کر ملحقہ کمرے میں داخل ہوئے۔ کلین اور اسمتھ وہاں موجود تھے۔

''سب دیکھا اور سنا......کیا کہنا ہے آپ دونوں کا؟''

دونوں کلوزڈ سرکٹ اسکرین اور اسپیکر پر سب دیکھ اور سن چکے تھے۔

''بہت دلچسپ۔'' کلین نے جواب دیا۔ ''کتنا بڑا اتفاق ہے۔ ناقابلِ تصور۔ گروم لیک پر ریڈی میڈ نظام پہلے سے موجود ہے اور کسی کو کانوں کان خبر نہیں ہوئی؟''

''میرے خیال اور معلومات میں ایسا کچھ نہیں تھا۔'' پریذیڈنٹ نے کہا۔ ''یقیناً بل ڈاج کے بجٹ میں بلیک منی کا اضافہ ہوچکا ہے۔ اسی لیے اسے فکر نہیں تھی کہ کسی کو خبر ہوتی ہے یا نہیں۔''

''یہ انتظام صرف ایک مقصد کے لیے کیا گیا ہے۔ مسٹر پریذیڈنٹ ..... شٹل کو بنکر میں لاکر وائرس نکال لیا جائے اور اسپیس کرافٹ کو تباہ کردیا جائے۔'' اسمتھ نے کہا۔

''میں اتفاق کرتا ہوں۔'' کلین نے سر ہلایا۔ ''انتظام میں کئی برس لگے ہوں گے اور بائر کا منصوبہ بھی طویل المدت تھا۔ گروم لیک میں بائر کو بل ڈاج جیسے ساتھی کی ضرورت تھی۔ رچرڈسن کی پوزیشن مختلف تھی۔ کیمیکل بائیولوجیکل ٹریٹی، پبلک ریکارڈ کا حصہ ہے جس پر آپ نے دستخط کیے تھے اور رچرڈسن نے اسے منظور کرانے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگایا تھا۔''

''اور اس نے وہ لکیر کراس کرلی جو حُبّ الوطنی اور غداری میں تفریق پیدا کرتی ہے۔'' کاسٹیلا نے تبصرہ کیا۔

''میں نے تم دونوں کا منصوبہ سن لیا ہے لیکن میں پھر استفسار کرتا ہوں، کیا تم لوگ چاہو گے کہ ہم اسے زمین پر لے آئیں؟''

☆☆☆

پریذیڈنٹ کی واپسی پر اوول آفس میں خاموشی چھا گئی۔ تینوں پریذیڈنٹ کی جانب متوجہ تھے۔

''خاتون اور حضرات، آپ لوگوں کی شرکت اور آرا کا شکریہ۔ میں نے تمام گفتگو بغور سنی اور تجزیے کے بعد اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ شٹل کو گروم لیک پر اترنے دیا جائے۔'' پریذیڈنٹ نے منظوری دی۔

تینوں سر اثبات میں ہلے۔

''بل، تم مجھے گروم لیک پروگرام کی تفصیل بتاؤ گے......شٹل اور اسپیس کرافٹ کے ساتھ کیا اور کیسے کرنا ہے۔''

''سر، ایک گھنٹے میں تفصیل آپ کو فراہم کردی جائے گی۔'' سی آئی اے ڈائریکٹر کی آنکھوں میں چمک تھی۔ ''آخری بات سب کے علم میں ہونی چاہیے۔ ڈاکٹر ریڈ نے خاص طور پر ڈاکٹر کارل بائر کی موجودگی کی درخواست کی تھی۔ یہ ایک محفوظ اور اچھی درخواست ہے۔ کیمیائی حیاتیاتی حادثوں کے لیے دنیا میں بائر جیسی اتھارٹی موجود نہیں۔ ماضی میں وہ پینٹاگون کے ساتھ کام کرتا رہا ہے۔ اس میں گروم لیک کا پروجیکٹ بھی شامل تھا۔ اس کی موجودگی اس موقع پر ایک قیمتی اثاثے کی حیثیت رکھتی ہے۔''

''ٹھیک ہے۔ ملاقات ختم ہوتی ہے۔ ائرفورس ون دو گھنٹے میں ''نیوادا'' کے لیے پرواز کر جائے گا۔'' پریذیڈنٹ نے اختتامی جملہ کہا۔

☆☆☆

کارل بائر، کیلی فورنیا میں اپنی کمپنی کی شاخ کے قریب موجود تھا۔ وہ آگاہ تھا کہ شٹل گروم لیک میں ہی لینڈ کرسکتی ہے۔ کیلی فورنیا میں اس کی موجودگی کو اتفاق پر محمول کیا جائے گا۔ یہاں سے وہ کم وقت میں گروم لیک پہنچ سکتا تھا۔ جب اسے ہیری لندن کی کال موصول ہوئی تو اس نے مصنوعی شاک کا کامیاب اظہار کیا۔ بعدازاں گھرے رنج

اور تفکر کے ساتھ چند فقرے ادا کیے۔ اس کے لبوں پر مسکراہٹ تھی۔ ہیری لندن نے اسے بتایا کہ ریڈ کی درخواست کے مطابق گروم لیک پر بائر کی موجودگی ضروری ہے۔ بائر نے بلاتامل اپنے تعاون کی یقین دہانی کرائی۔ ساتھ ہی اس نے مشورہ دیا کہ اس کی موجودگی کی کلیئرنس کے بارے میں جنرل رچرڈسن سے بھی معلوم کیا جائے۔

فلائٹ ڈائریکٹر نے لڑکھڑاتی آواز میں بائر کو بتایا کہ رچرڈسن اور پرائس کس طرح ایک حادثے میں ہلاک ہوگئے۔ یہ سن کر بائر واقعتاً حیرت زدہ رہ گیا۔ اس نے ہیری لندن کا شکریہ ادا کیا اور فی الفور سی این این ڈاٹ کام پر آگیا۔ بائر نے بغور حادثے کی جزئیات پڑھیں۔ تصاویر دیکھیں۔ دونوں کی اموات ہر زاویے سے حادثاتی دکھائی دے رہی تھیں۔

''اچھا ہوا۔'' وہ بڑبڑایا۔ ''دو اہم گواہ ختم ہوگئے۔''

اس کے نزدیک، دونوں کی افادیت ختم ہوچکی تھی۔ جاتے جاتے وہ ایک اچھا کام کر گئے...... اسمتھ کو ساتھ لے گئے۔

☆☆☆

''مونجاوا'' ڈیزرٹ کے ساتھ لاس اینجلس کے شمال مشرق میں پچھتر میل کے فاصلے پر ایڈورڈ ائرفورس بیس کی زمین تھی۔ بومبرز اور فائٹر ائرکرافٹس کے علاوہ شٹل کا لینڈنگ زون علیحدہ تھا۔ چھ مقامات ''ریڈ'' (RAID) ٹیموں کے لیے مخصوص تھے۔ ٹیمیں، کیمیائی حیاتیاتی حادثے کی صورت میں حرکت پذیر ہوتی تھیں۔ عوام کو ریڈ کی ٹیموں سے بے خبر رکھا جاتا تھا۔

RAID کسی حد تک NEST سے مشابہ تھی، جس کے ماہرین شکاریوں کے مانند تھے۔ وہ گمشدہ یا چوری کردہ نیوکلیئر ہتھیاروں کا سراغ لگاتے تھے۔ ایمرجنسی کے لیے C-130 اور تین کمانچی ہیلی کاپٹرز کی سہولت مہیا تھی۔ باسکٹ بال کورٹ جتنے بڑے چیمبر میں RAID کے گیارہ آدمی لیول فور کے حیاتیاتی خطرے سے نمٹنے کی تیاری کر رہے تھے۔ انہوں نے خاص قسم کے سوٹ پہنے ہوئے تھے اور اسلحہ ساتھ رکھا تھا۔ بارھویں آدمی کا نام جیک ریلی تھا۔ کمانڈر جیک ریلی اپنے دفتر میں تھا جہاں ایک آفیسر اور اسمتھ موجود تھے۔ کلین، ٹیسٹ سائٹ پر موجود تھا۔ جیک ریلی کو پریذیڈنٹ کی جانب سے ہدایت مل چکی تھی کہ وہ اور اس کی ٹیم اسمتھ کے احکامات کے تحت حرکت کرے۔

گھنٹی بجنے پر فون ریلی نے اٹھایا۔

''یس سر...... سمجھ گیا۔ جی، یہیں ہے۔'' اس نے فون اسمتھ کی جانب بڑھایا۔

''جان، کیا صورتِ حال ہے؟'' پریذیڈنٹ کی آواز آئی۔

''ہم تیار ہیں، سر۔ صرف چیمبر بنکر اور شٹل کے نقشے درکار ہیں۔''

''نقشے مل جائیں گے۔ تم اور ریلی دیکھو پھر مجھے کال کرنا۔''

چند منٹ بعد کمیونیکیشن آفیسر نے فیکس سے آنے والے نقشے نکال کر میز پر رکھ دیے۔ اسمتھ نے ایک نقشہ الگ کیا۔ نقشے میں بڑی جگہ کی نشاندہی کی گئی تھی۔ جو چوکور شکل میں ایک سو چالیس فٹ طویل تھی۔ چوڑائی چالیس فٹ اور بلندی ساٹھ فٹ تھی۔ اس کی چھت درحقیقت خفیہ ریمپ تھا۔ شٹل کے داخلے کے وقت یہ کھلتا اور پھر واپس بند ہو جاتا۔ گویا شٹل کو ایک مضبوط زنداں میں مقید ہو جانا تھا۔ غور کرنے پر دیواروں پر گیس پائپ نظر آرہے تھے۔ جو نیم پوشیدہ تھے۔ اسمتھ نے سوچا کہ فیول بم پھٹیں گے تو لازمی وہاں گیس بھی بھر جائے گی۔ نتیجہ خوفناک الاؤ کے سوا کچھ نہیں ہوگا۔ اندر دیوار کے ساتھ ایک ٹیوب بھی دکھائی دے رہی تھی۔ اسمتھ نے شٹل اور بنکر کو اسٹڈی کیا۔

''شٹل میں کیا ہوسکتا ہے؟'' ریلی نے سوال کیا۔

''جو کچھ ہے ہم اسے نکال لیں گے، قبل اس کے کوئی اور نکالے۔''

ریلی، اسمتھ کا بازو پکڑ کر ایک طرف لے گیا۔ ''جان، کیا ہو رہا ہے؟ عجیب سرگرمی ہے۔ پریذیڈنٹ بذاتِ خود موجود ہیں۔ مختلف ہدایات آرہی ہیں۔ اب یوں لگ رہا ہے کہ تم شٹل میں سے کچھ نکالنے جارہے ہو......؟''

اسمتھ مزید کونے میں ہوگیا اور سرگوشی کی۔ ریلی کا منہ کھلا اور بند ہوگیا۔ وہ ہراساں نظروں سے اسمتھ کو دیکھ رہا تھا۔ ریلی کے رونگٹے کھڑے ہوگئے۔ وہ سوچ رہا تھا کاش اس نے کچھ نہ پوچھا ہوتا۔ بعض اوقات لاعلمی بہتر ہوتی ہے۔

☆☆☆

میگان اولسن نے حقیقت قبول کرلی تھی۔ ہر ترکیب آزما لی تھی۔ ائرلاک ڈور، ٹس سے مس نہیں ہوا تھا۔ وہ دروازے سے پیچھے ہٹ گئی۔ ریڈ اور مشن کنٹرول کی آوازیں ہیڈ سیٹ کے ذریعے اس کی سماعت سے ٹکرا رہی تھیں۔ شٹل چند منٹ بعد خلائی ماحول سے نکل کر زمینی فضا

کی آخری حدِ فاصل کو توڑنے والی تھی۔ جس کے بعد وہ کشش ثقل کی زد میں آجاتی۔ ایک حربہ باقی تھا۔ وقت کم تھا۔ بڑی فیصلہ کن اور نازک صورتِ حال تھی۔ میگان آگاہ تھی کہ شٹل جب خلا سے کرۂ ارض کی سرحد پار کرے گی تو کیا ہوگا......

ایسا ہی لگے گا جیسے وہ کسی طاقتور سانڈ کی پشت پر ہے جو عالمِ اشتعال میں اچھل کود کررہا ہے۔ جو کرنا تھا فوراً کرنا تھا۔ وہ چاروں دھماکا خیز بولٹس کو گھور رہی تھی۔ جو دروازے کے چاروں کونوں پر موجود تھے۔ یہ ترکیب انتہائی ہنگامی صورتِ حال کے لیے تھی۔ چاروں بولٹس میں ٹائمر تھے۔ ایک کو چھیڑنے پر چاروں کے ٹائمر اسٹارٹ ہوجانے تھے۔ چاروں بولٹ ہٹنے پر معین وقت پر دھماکے کے ساتھ طوفانی دھکا اندر کی جانب آتا۔ میگان کو پچاس فٹ دور ہونا چاہیے تھا۔ وہاں حد سے حد چودہ پندرہ فٹ کی گنجائش تھی۔ اس کے زخمی ہونے کے امکان کافی روشن تھے۔ کوئی کرشمہ ہو بھی جاتا تو اس کا خلائی سوٹ ضرور متاثر ہوتا۔ ریڈ کی پھیلائی ہوئی موت حفاظتی سوٹ کے بغیر اسے منٹوں میں ختم کردیتی۔

میگان نے منفی خیالات کو ہٹا کر خود کو پُرسکون کیا۔ تاہم سینے میں دل ہتھوڑے کے مانند چل رہا تھا۔ میگان نے توجہ بولٹس پر مرکوز کی۔ جن کا رنگ سرخ تھا۔ درمیان میں زرد نشان تھا۔ فرش سے کچھ اوپر وہ بے وزنی کی کیفیت میں دروازے کی طرف گئی۔ زیریں دائیں بولٹ کے مرکزی زرد نشان کو دبایا۔ مختصر کنٹرول پینل نمودار ہوا۔ دو الفاظ چمک رہے تھے۔ ہاں یا نہ...... میگان نے گلو میں پوشیدہ انگلی احتیاط سے ہاں پر رکھ دی۔

''اوہ نو......و......''

ٹائمر آن ہوگیا تھا۔ معین وقت محض ساٹھ سیکنڈ تھا۔ میگان نے حتی الامکان تیزی سے حرکت کی اور دوسرا زیریں بولٹ بھی فعال کردیا۔ اس نے گھٹنے خم کیے اور پیروں سے فرش کو دبایا۔ تیرتا ہوا جسم اوپر اٹھا اس نے سنبھل کر باری باری بالائی دو بولٹ بھی فعال کردیے۔ اس کے بیس سیکنڈ بچے تھے۔ اس نے دونوں پیر دروازے پر ٹکا کر خود کو پیچھے دھکیلا۔ وہ آخری حد تک دور ہٹ گئی۔ اسے دروازے کی طرف پشت کرنی چاہیے یا دیوار کے متوازی رہنا چاہیے تھا۔ یوں کم از کم چہرہ محفوظ رہنے کا امکان تھا لیکن وہ چاروں بولٹس کے مرکز میں جھلملاتی روشنی کو تکتی رہ گئی...... اور...... اور...... دھماکا ہوگیا۔

☆☆☆

دومنزل اوپر فلائٹ ڈیک پر ریڈ، ہیری لندن سے آخری ہدایات لے رہا تھا۔

''تم بہت قریب ہو۔'' لندن کی آواز آئی۔

''بلیک آؤٹ میں کتنی دیر ہے؟''

''پندرہ سیکنڈ۔'' لندن کا جواب آیا۔

کرۂ ارض کی فضائی سرحد میں داخل ہوتے وقت مواصلاتی روابط منقطع ہوجاتے ہیں۔ جسے ''بلیک آؤٹ'' کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔ یہ تقریباً تین منٹ کا انقطاع ہوتا ہے۔ تجربہ کار خلا بازوں کے لیے بھی یہ وقفہ اعصاب شکن ہوتا ہے۔

''کیا تم نے بیلٹ باندھ لی ہے؟''

''جتنا باندھ سکتا تھا، باندھ لیا۔ میرا خلائی سوٹ بہت دبیز ہے۔''

''حوصلہ رکھو۔ ہماری کوشش ہے کہ کم وقت میں اور کم جھٹکوں کے ساتھ تمہیں خلا سے اندر لے آئیں۔'' ہیری لندن نے کہا اور گنتی شروع کی۔

ریڈ نشست میں جما ہوا تھا۔ اس نے آنکھیں بند کرلیں۔ اس کے ذہن میں تھا کہ بلیک آؤٹ کے بعد وہ خلائی لیب میں جائے گا اور......

شٹل نے جھٹکا کھایا۔ ریڈ کو لگا جیسے اس کے بندھن ٹوٹ رہے ہیں۔

''ہیری یہ کیا مصیبت ہے؟''

''ریڈ کیا ہوا؟''

''ہیری، یہاں......''

رابطہ یک لخت منقطع ہوگیا۔ ہیری لندن نے ٹیم کے ارکان کو دیکھا۔ ''ٹیپ چلاؤ۔''

''ہیری، یہ کیا مصیبت ہے؟''

''ریڈ، کیا ہوا؟''

''ہیری یہاں......''

''...... ایک دھماکا ہوا ہے۔'' لندن نے سرگوشی کے انداز میں فقرہ مکمل کیا۔

☆☆☆

ائرفورس ون کے کانفرنس کا دروازہ اچانک کھلا اور کمیونیکیشن آفیسر بوکھلایا ہوا اندر داخل ہوا۔ پریذیڈنٹ نے اس کا دیا پیغام پڑھا...... اور چہرے کی سرخی مدھم پڑ گئی۔

''کیا یہ صحیح ہے؟'' پریذیڈنٹ نے آفیسر کو گھورا۔

''سر، ہیری لندن نے دیا ہے۔''

''رابطہ کراؤ۔ ابھی، اسی وقت۔'' پریذیڈنٹ نے ٹیبل کے اطراف میں نظر دوڑائی۔ ''شٹل میں دھما کا ہوا ہے۔''

☆☆☆

بولٹ، راکٹ کے مانند میگان کی جانب آئے اور دیوار میں گھس گئے۔ عین اسی وقت شٹل زمینی ماحول کی حد پار کرتے ہوئے شدید انداز میں جھٹکے کھا رہی تھی۔ لہٰذا اُڑتا ہوا دروازہ لہراتا ہوا میگان کے مخالف بائیں دیوار سے ٹکرایا۔ پھر کیرم کی گوٹ کے مانند ٹکرا کے پلٹا اور انچوں کے فاصلے سے میگان کے قریب سے گزرا...... دوسری دیوار سے ٹکرایا...... کرشمہ ظہور پذیر ہو چکا تھا۔

میگان نے حواس بحال کیے اور تیرتی ہوئی خلا سے نکل گئی۔ اس کا رخ اوپر مڈ ڈیک کی جانب تھا۔ جہاں وہ بیرل نما سرنگ میں جا سکتی تھی۔ پھر سیدھی خلائی تجربہ گاہ میں......

☆☆☆

ریڈ، میگان کو گالی دیتا ہوا بڑبڑایا۔ مردود نے بولٹ اُڑا دیے ہیں۔ وہ کونسول کی اشارتی روشنیوں کو دیکھ رہا تھا جو ظاہر کر رہی تھیں کہ ائرلاک کا کوئی دروازہ خرابی کا شکار ہے۔ اس نے تیزی سے اپنے بندھن کھولے۔ وہ دو منزل اوپر تھا اور اسے نیچے جانا تھا۔ پانی میں ڈائیو لگانے والے پیراک کے مانند وہ سر کے بل متحرک ہوا۔ ریڈ نے اندازہ لگایا کہ وہ دو منٹ میں میگان کو تلاش کر لے گا۔ بلیک آؤٹ ختم ہو گیا تھا۔ ریڈ جانتا تھا کہ دھما کا نہ سننے کے باوجود ہیری لندن کو آلات کے ذریعے علم ہو جائے گا۔ حساس ریکارڈنگ بتا دے گی کہ دھما کا ہوا ہے۔

وہ میگان کی دلیری پر حیران تھا۔ ائرلاک کی محدود جگہ میں دروازہ اُڑانے کا مطلب تھا...... ننانوے فیصد موت۔ وہ مڈ ڈیک تک پہنچ گیا۔ آنکھ کے کونے پر اسے حرکت کا احساس ہوا۔

''مائی گاڈ، وہ زندہ ہے۔'' ریڈ نے میگان کو دیکھا۔ جس کی پشت ریڈ کی جانب تھی۔ وہ اس وھیل کو گھما رہی تھی جیسا آبدوز میں ہوتا ہے۔ وہ سرنگ میں جانا چاہتی تھی۔ ریڈ نے ٹول باکس کی طرف حرکت کی اور اس میں مخصوص طرز کی آری پر ہاتھ ڈالا۔

☆☆☆

اسمتھ، کمانچی ہیلی کاپٹر میں محوِ پرواز تھا۔ ہمراہ RAID کے ایجنٹ تھے۔ ریلی بھی موجود تھا۔ اسمتھ نے ریلی کی طرف دیکھا۔ ''ہم کتنی دور ہیں؟'' اس نے ہیلمٹ کے مائیکروفون میں سوال کیا۔

''چالیس منٹ۔''

اسمتھ نے دوسرا سوال کرنا چاہا لیکن اس کے ہیڈ سیٹ میں نئی آواز سنائی دی۔

''بلیو برڈ کالنگ، ریڈ ون۔''

''دس از ریڈ ون۔'' اسمتھ نے فوراً جواب دیا۔ بلیو برڈ ناتھن کلین تھا۔

''جان؟''

''یہاں ہوں، سر...... ہم منتظر تھے کال کے۔''

''ہمیں نئی صورتِ حال کا سامنا ہے۔ پریذیڈنٹ کا آرڈر ہے کہ تم لوگ نئے مشن کے لیے ان کے ساتھ مل جاؤ۔''

''یس سر...... نئی صورتِ حال......؟''

''مشن کنٹرول، ریڈ سے رابطے میں تھے۔ شٹل کا رابطہ معمول کے مطابق بلیک آؤٹ کے دوران منقطع ہو گیا تھا۔ ہیری لندن کا کہنا ہے کہ اس وقت شٹل میں دھما کا ہوا تھا۔ بعد ازاں کمپیوٹر نے تصدیق بھی کر دی۔''

''کیا خلائی جہاز صحیح سلامت ہے؟''

''آلات کی ریڈنگ کے مطابق ٹھیک ہے۔ دھما کا ایک ائرلاک میں ہوا تھا۔ وجوہات کا علم نہیں۔ بظاہر بولٹ اُڑنے سے ہو سکتا ہے۔'' کلین نے رائے دی۔

''خود ریڈ اس وقت کہاں تھا؟'' اسمتھ نے سوال کیا۔

''فلائٹ ڈیک پر...... لیکن ہیری لندن یقین سے نہیں کہہ سکتا، کتنا نقصان ہوا ہے۔ ریڈ کی سلامتی بھی مشکوک نظر آ رہی ہے۔ جان، اوپر بالکل خاموشی ہے۔''

☆☆☆

بولٹ اُڑنے سے چند سیکنڈ قبل میگان نے ریڈ اور ہیری لندن کے مابین آخری مکالمہ سنا تھا۔ وہ جب مڈ ڈیک تک پہنچی تو اسے ادراک تھا کہ ریڈ تحقیق کے لیے نیچے آئے گا۔ وہ تصدیق کرنا چاہے گا کہ وہ مر چکی ہے۔ اگر میگان اسے ائرلاک میں نظر نہ آئی، پھر وہ دوسری جگہوں پر تلاش کرے گا۔ وہ یہ بھی جانتی تھی کہ زیادہ دیر خود کو چھپایا نہیں جا سکتا۔ ریڈ تلاش کر لے گا۔

سرنگ کا وھیل گھماتے وقت اس کے ذہن میں تھا کہ اس کی پشت ان سیڑھیوں کی جانب ہے جو تینوں منزلوں کو ملاتی ہے۔ ریڈ نے اسے دیکھا تو اس کے پیچھے آئے گا۔ خود کو بچانے کے لیے میگان کے لیے ضروری تھا کہ وہ عقب

سے غافل نہ رہے۔ اس مقصد کے لیے اس نے ایک چھوٹا شیشہ فٹ کیا تھا جو عقبی منظر اجاگر کر رہا تھا۔ اسی پیش بینی نے اس کی زندگی بچالی، مڑ میں اس نے ریڈ کا عکس دیکھ لیا......

ریڈ آری لے کر اس کی جانب آرہا تھا۔ میگان کے ہاتھ وھیل پر تھے جو آخری حد تک گھوم چکا تھا۔ تاہم میگان نے ہاتھ نہیں ہٹائے۔ وہ ظاہر کر رہی تھی، جیسے وھیل پھنس گیا ہے۔ وہ قریب آگیا تھا۔ اس کا بازو دراز ہوا...... مخصوص آری کی چونچ ''آرا قش'' کے مانند تھی۔

میگان نے بایاں ہاتھ وھیل سے ہٹایا اور دروازے کے ریلیز بٹن پر ہاتھ رکھا۔ ٹائمنگ کا کھیل تھا...... آری کے دندانے خلائی سوٹ کو بہ آسانی نقصان پہنچا سکتے تھے اور سوٹ کے اندر کی ہوا باہر نکل جاتی۔ جس کے بعد باہر کی مہلک ہوا اندر آتی...... میگان بمشکل تین سانس لیتی اور جان لیوا وائرس ہوا کے ساتھ پھیپھڑوں تک پہنچ جاتا۔

مائیکرو گریویٹی میں خلا باز زمین کی نسبت بہت کم رفتار سے حرکت کرتے ہیں۔ جب ریڈ وار کر رہا تھا، اس وقت یوں لگ رہا تھا جیسے اس کا بازو سلو موشن میں اوپر سے نیچے آرہا ہے۔ میگان نے ریلیز بٹن دباتے ہوئے خود کو دروازے کے سامنے سے ہٹایا۔ مدھم سسکی کی آواز آئی۔ دروازہ کھلا۔ ریڈ کا بازو نیچے آچکا تھا۔ وہ بازو کی حرکت کے ساتھ خود کو ساکت نہیں رکھ سکتا تھا۔ دروازہ کھلتے وقت وہ اس جگہ پر تھا جہاں ایک سیکنڈ قبل میگان موجود تھی۔ وہ کھلتے ہوئے دروازے سے ٹکرایا۔ آری ہاتھ سے نکل کر ہوا میں تیرنے لگی۔ ریڈ بھونچکا رہ گیا تھا۔ دونوں سلو موشن میں حرکت کر رہے تھے۔ میگان سرنگ میں داخل ہوگئی۔ اُدھر ریڈ سنبھل چکا تھا۔ اندر ایک اور بٹن تھا، میگان نے اسے دبایا تو دروازہ واپس بند ہونے لگا۔ واپس آنے کی رفتار مدھم تھی۔ جیسے ہی اندرونی وھیل دسترس میں آیا، میگان نے دروازہ کھینچا۔ بند ہوتے دروازے کی دراڑ میں آری چمکی۔ ہاتھ کے قریب سے میگان کا سُوٹ چند انچ کے فرق سے بچ گیا۔ قبل اس کے ریڈ دوسرا وار کرتا، میگان نے دروازہ بند کیا اور وھیل گھما کر ہنگامی لیور کھینچ کر دروازہ جام کر دیا۔

''چالاک لڑکی، کیا تمہارا انٹر کام آن ہے؟'' ریڈ کی آواز میں وحشت تھی۔ میگان کا دل حلق میں اچھلا...... اس نے انٹر کام یونٹ کا بٹن دبایا۔

''میں تمہاری سانسوں کی آواز سن رہا ہوں۔ جب تک ایمرجنسی لاک اپنی جگہ پر ہے، میں اندر نہیں آسکتا۔ تم خود کو محفوظ خیال کر رہی ہو...... ایسا نہیں ہے۔ میں اندر آسکتا ہوں۔''

میگان نے ذہن دوڑایا کہ وہ کیا کر سکتا ہے۔ تاہم اس کے ذہن میں کوئی جواب نہیں آیا۔

''تم یہاں سے زندہ نہیں نکل سکتیں...... کبھی نہیں۔''

میگان نے ہراس کو لگام ڈالی۔ ''ڈیلن تم بھی نہیں بچو گے۔ میں تمہارے پھیلائے ہوئے عفریت کو ختم کرنے جا رہی ہوں۔''

''اوہ، واقعی۔ تمہیں کچھ نہیں معلوم میں نے کیا کیا ہے۔''

''اوہ، یس، میں جانتی ہوں۔''

''ساٹھ منٹ میں ہم زمین پر ہوں گے۔ اتنی دیر میں تم کیا تلاش کرو گی؟ اگر کامیاب بھی ہوگئیں تو اسے تلف کیسے کرو گی؟ اسے ...... کھڑکیوں سے باہر پھینکو گی تو عفریت زمین پر پھیل جائے گا۔ کیونکہ اب ہم خلا میں نہیں ہیں۔''

میگان نے کلک کی آواز سنی۔ ریڈ نے مائیکرو فون بند کر دیا تھا۔ میگان نے پریشان ہونے کے بجائے خلائی لیب کی طرف حرکت کی۔

☆☆☆

ریڈ، فلائٹ ڈیک پر آیا اور کمانڈر کی نشست سنبھال کر بیلٹس باندھ لیں۔ شٹل نے زمینی فضا کی دوسری سرحد کو کاٹا اور لرزنے لگی۔ وہ اب بھی بہت بلندی پر تھی۔ سسٹم نے انجن بند کیا اور شٹل کی رفتار کم ہوگئی۔ یہ معمول کے مطابق تھا تاکہ کششِ ثقل اثر انداز ہو کر شٹل کو نیچے کھینچنا شروع کر دے...... ریڈ انسٹرومنٹ پینل کا جائزہ لے رہا تھا۔ ڈسکوری نے بفرزون سے نکل کر گلائیڈنگ کا انداز اختیار کر لیا۔

ہیری لندن کی اضطرابی آواز آئی۔ ''ریڈ، میری آواز آرہی ہے؟ کیا تم ٹھیک ہو؟ تم تصدیق کر سکتے ہو؟''

''ہیری میرے پاس وقت نہیں ہے۔'' ریڈ نے دل ہی دل میں کہا اور کمیونیکیشن سسٹم ڈاؤن کر دیا۔ وہ میگان کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ لڑکی پہلی مرتبہ خلا میں آئی تھی اور اس نے ریڈ کے اندازوں کو غلط ثابت کر دیا تھا۔ کیا وہ یہ بھی جانتی ہے کہ فلائٹ ڈیک کا ایک لیور سرنگ کے دروازے کے لاک ہٹا دے گا۔

☆☆☆

میگان کے پاس وقت کم تھا۔ اس نے خود کو لیب کے مرکز میں ''اسپیس فزیالوجی ایکسپیریمنٹ'' کی مخصوص کرسی میں باندھ لیا۔ یہ سلیڈ چیئر کہلاتی ہے جس پر خلا بازوں کے

جوڑ، پٹھے، کان اور آنکھوں کو چیک کیا جاتا ہے۔
شٹل نے دوسری سرحد کو پار کیا تو میگان نے بندھن کھول دیے۔ اس نے نظر دوڑائی۔ وہاں خلائی تجربات کے لیے درجنوں ریکس تھے۔ میگان نے ذہن پر زور دیا کہ ریڈ نے وائرس کہاں چھپایا ہوگا؟ ایس اے ایم سسٹم، سی پی ایف اور ایم وی آئی ایم...... معاً اسے خیال آیا کہ ریڈ نے وائرس کی ہیئت تبدیل کی تھی۔ ظاہر ہے اس نے بائیو ریک استعمال کیا ہوگا۔ اس نے بائیو ریک کا کمپیوٹر آن کیا۔ اسکرین پر کچھ نہیں تھا۔ ''خبیث نے ہر چیز مٹا دی ہے۔''
میگان نے گلو باکس کو دیکھا۔ وہ خالی پڑا تھا۔ اس نے دونوں انکیوبیٹر یونٹ دیکھے۔ ریکس اور کنٹرول پینل...... پاور پینل...... کولر آن تھا۔ میگان نے کولر کھولا۔ پہلی نظر میں سب ٹھیک تھا۔ لیکن وہ مطمئن نہیں تھی۔ اس نے ٹیسٹ ٹیوب کا ریک کھینچا، ان کی مارکنگ دیکھی اور واپس اندر کر دیا۔ دوسرا ریک، پھر تیسرا ریک...... تیسرے ریک میں ایک ٹیوب پر کوئی نشان نہیں تھا۔ وہ بے خبر تھی کہ ریڈ نہ صرف لیب میں پہنچ چکا ہے بلکہ اس کے عقب میں ہے۔
ریڈ نے بازو اس کی گردن میں ڈالا اور گھٹنے کے پیچھے ٹھوکر لگائی۔ بازو سے اسے پیچھے کھینچا۔ میگان کندھے کے بل گری۔
''اٹھنا مت۔'' ریڈ غرایا اور اس نے کولر کے ریک میں سے ٹیوب نکال کر خاص قسم کی پاؤچ میں رکھ لی۔ پاؤچ جیب میں رکھ کر وہ میگان کی طرف مڑا۔
''تم اب بھی یہ سب روک سکتے ہو۔'' میگان نے مایوسی سے کہا۔
ریڈ نے نفی میں سر ہلایا۔ ''جن کو بوتل میں واپس نہیں ڈالا جا سکتا۔'' اس نے واپسی کی راہ اختیار کی۔ سرنگ کا دروازہ لاک کر دیا۔ سطح زمین بیس منٹ کی دوری پر تھی۔

☆☆☆

ائرفورس ون ایک گھنٹے سے گروم لیک (نیوادا) میں موجود تھا۔ پریذیڈنٹ کی سیکیورٹی اور ٹیم ہمراہ تھی۔ ائرفورس ون کو شٹل لینڈنگ کے مقام سے ڈیڑھ میل دور لینڈ کرایا گیا تھا۔
پریذیڈنٹ کاسٹیلا گرم موسم نظر انداز کر کے ٹیم کے ساتھ شٹل لینڈنگ کے مقام پر پہنچ گیا۔ وہ بنکر کا جائزہ لے رہا تھا۔ بنکر کی غیر معمولی مضبوط دیواروں میں ایک دیوار کے درمیانی حصے میں ٹیوب نما شے دراز ہوتی چلی گئی تھی۔ ٹیوب کی اونچائی آٹھ فٹ اور چوڑائی پانچ فٹ تھی۔

''یہ کیا شے ہے؟'' پریذیڈنٹ نے ایک ائرپولیس آفیسر سے سوال کیا۔ ایک انجن نما مدھم آواز نے پریذیڈنٹ کی توجہ اپنی جانب مبذول کرائی۔ آواز گالف کارٹ کی تھی جس میں ائرفورس سیکیورٹی گارڈ کے ساتھ بائر بیٹھا تھا۔ ٹیم کے قریب کارٹ رک گئی۔ بائر اتر کر پریذیڈنٹ کی طرف آیا۔
''مسٹر پریذیڈنٹ، آپ کو دیکھ کر خوشی ہوئی۔ اگرچہ میری آرزو تھی کہ ملاقات کسی خوشگوار موقع پر ہو۔'' بائر نے قدرے مؤدبانہ انداز اختیار کیا۔
پریذیڈنٹ نے فوراً نوٹ کر لیا کہ بائر کی آنکھیں اس کی کمزوری ہیں جو اندر کا حال کھول دیتی ہیں۔ کاسٹیلا نے کلین اور اسمتھ کی باتیں یاد نہ کرنے کی کامیاب کوشش کی اور دھیمے سے مسکراتے ہوئے اس آدمی سے ہاتھ ملایا، جس کے نام کی وہ قدر کرتا تھا جبکہ بائر انسانی روپ میں ایک درندہ تھا۔
''تمہاری موجودگی سے مجھے اطمینان ہوا ہے۔'' کاسٹیلا نے کہا۔ ''کیا تم اس ٹیوب کے بارے میں بتاؤ گے؟'' اس نے بائر سے سوال کیا۔
''یقیناً مسٹر پریذیڈنٹ۔'' وہ کاسٹیلا اور اس کی ٹیم کو بنکر میں لے گیا۔ ٹیوب کیا تھی۔ سرنگ ہی تھی جو دیوار میں نصب آگے طویل ہوتی گئی تھی۔
''یہ موبائل ٹیوب میرا اپنا ڈیزائن اور تخیل ہے۔ اسے دنیا میں کہیں بھی لے جایا جا سکتا ہے۔ اس کا صرف ایک استعمال ہے۔ ہاٹ زون سے کسی کو باہر نکال لانا۔ ایسا ہاٹ زون جس میں داخل ہونا ناممکن یا دشوار ہو۔'' بائر نے بتانا شروع کیا۔
وہ ان لوگوں کو ٹیوب کے اختتامی سرے تک لے گیا۔
''کیا براہِ راست شٹل میں جانا ممکن نہیں ہے؟ حفاظتی لباس کے ساتھ جایا جا سکتا ہے؟''
''ممکن ہے۔'' بائر نے کہا۔ ''لیکن ہم نہیں جانتے کہ شٹل کے اندر خطرے کی نوعیت کیا ہے۔ ڈاکٹر ریڈ زندہ اور محفوظ ہے۔ یہ بہتر ہوگا کہ اسے وہاں سے نکال کر ٹیوب کے راستے چیمبر میں لایا جائے۔ اس میں خطرہ کم ہے، بجائے اندر جانے کے۔''
''ڈاکٹر نہیں جانتا کہ وہاں کیا ہوا اور ہمیں کس خطرے کا سامنا ہے......''
''یقین سے نہیں کہا جا سکتا۔'' بائر نے جواب دیا۔

''میرے ذہن میں ہے کہ ریڈ کو نکال کر روبوٹ کو اندر بھیجا جائے۔ اندازہ ہے کہ خطرہ وائرس یا ایسی کسی شکل میں ہے۔ یہاں بہترین لیب کی سہولت موجود ہے۔ روبوٹ نمونہ نکال لائے گا۔ میں لیب میں تجزیہ کر کے ایک گھنٹے کے اندر خطرے کی حقیقی نوعیت سے آگاہ کر دوں گا۔''

''ریڈ کے لیے تمہاری حکمتِ عملی کیا ہوگی؟''

''چیمبر تمام ضروریات سے مزین ہے۔ الٹرا وائلٹ لائٹ بھی ہے۔ جو کسی بھی ہلاکت خیز بیکٹیریا کو ختم کر سکتی ہے۔ ٹیوب کا ایک سرا چیمبر کے ساتھ مل جائے گا۔ ریڈ کی حالت سے مطمئن ہونے کے بعد میں اسے چیمبر سے نکال لوں گا۔ اس دوران میں خود بھی حفاظتی لباس میں رہوں گا۔ اگرچہ پورا محفوظ ہے۔''

اگلے سوال پر بائر نے وضاحت کی کہ حفاظتی لباس کی صفائی کیوں ضروری ہے؟ اور وائرس باہر لانے کے لیے اس نے کیا طریقہ وضع کیا ہے......

''سر، پندرہ منٹ رہ گئے ہیں۔'' بل ڈاج نے کہا۔

''ریڈ سے رابطہ ہوا؟''

''نہیں، رابطے ابھی تک منقطع ہیں۔''

''ٹھیک ہے، آگے بڑھتے ہیں۔''

☆☆☆

وقت میگان کے ہاتھ سے نکل رہا تھا۔ اس نے ہر ممکن تیزی سے ''سلیڈ چیئر'' سنبھالی۔ اسے کوئی شبہ نہیں تھا کہ ریڈ شٹل برباد کرنے کے لیے خودکار نظام فعال کر دے گا۔ تاکہ اس کی غیر انسانی سرگرمیوں کا ہر ثبوت مٹ جائے اسی لیے اس نے خلائی لیب میں میگان کو ہلاک کرنے کی ضرورت محسوس نہیں کی تھی اور اپنے مطلب کی چیز لے گیا تھا۔ یہ کرسی میگان کی آخری واحد امید تھی۔ سلیڈ چیئر پر خلا بازوں کی جسمانی حالت جانچ کر رپورٹ خلائی ڈیک کے علاوہ گراؤنڈ کنٹرول کو بھی دی جاتی تھی۔ خلائی تجربہ گاہ میں کمیونیکیشن کا واحد ذریعہ یہ کرسی تھی۔

میگان نے دونوں ٹخنے کرسی کے ساتھ باندھے......

اس کا ایک ہاتھ آزاد تھا۔ اس ہاتھ سے اس نے کمیونیکیشن یونٹ میں مائیکروفون جیک لگایا۔ اس کے علم کے مطابق رپورٹ آواز کے بجائے ہندسوں کی شکل میں جاتی تھی لیکن اس کے برعکس کسی نے نہیں بتایا تھا کہ اب آواز بھی پہنچائی جا سکتی ہے۔ میگان نے انسٹرومنٹ پینل فعال کیا۔ تاہم وہ سوچ رہی تھی کہ مائیک استعمال کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ شاید آواز بھی چلی جائے۔

☆☆☆

''ریڈ۔ ون، دس از واٹر گلاس۔''

آگے جانے والے کمانچی ہیلی کاپٹر کے ہیڈ سیٹ میں آواز آئی۔ جسے اسمتھ نے بھی سنا۔

''ریڈ۔ ون، تم ممنوعہ علاقے میں ہو۔ فوراً شناخت کراؤ۔''

''براس ہیٹ۔ شناخت، براس ہیٹ۔'' پائلٹ نے جواب دیا۔ براس ہیٹ کا سٹیلا کا سیکرٹ کوڈ تھا۔

''اوکے کلیئر۔ رن وے R ستائیس پر آؤ۔''

''R ستائیس، راجر۔''

☆☆☆

گراؤنڈ کنٹرول پر ہیری لندن، شٹل کی کارکردگی پر نگاہ رکھے ہوئے تھا۔

''لندن؟''

لندن نے سر اٹھا کر کمیونیکیشن آفیسر کو دیکھا۔ ''کیا بات ہے؟''

''پتا نہیں۔'' آفیسر نے اُلجھی ہوئی آواز میں کہا اور پرنٹ آؤٹ لندن کے حوالے کیا۔ ''ابھی ابھی موصول ہوا ہے۔''

وہ سلیڈ چیئر سے آنے والی میڈیکل رپورٹ تھی۔

''یہ کیسے ممکن ہے؟ شاید اوپر کوئی خرابی ہے۔ ریڈ فلائٹ ڈیک پر ہے۔ رپورٹ کی درشتگی کہہ رہی ہے کہ کوئی خلائی تجربہ گاہ میں ہے۔''

''یس سر۔'' آفیسر نے اتفاق کیا۔ اسے یہ کہنے کی ضرورت نہیں تھی کہ وہاں جو بھی ہے، وہ زندہ ہے۔ کرسی کے آلات آن تھے۔ مانیٹر مختلف علامتوں کا اظہار کر رہا تھا۔ حرکاتِ قلب بھی تھیں۔ اگرچہ مانیٹر پر اظہار مدھم تھا۔ تاہم دل دھڑک رہا تھا۔

ہیری لندن نے چشمہ اتارا۔ وہ دنگ رہ گیا اور سنسنی محسوس کر رہا تھا۔ وہ سمجھنے سے قاصر تھا۔

''سر، یہ سنیں۔ آخری چند منٹوں کی ٹیپ ہے۔''

لندن نے ہیڈ فون دبوچا۔ ''پلے کرو۔''

آواز بہت مدھم تھی لیکن بلاشبہ انسانی آواز تھی، جو ایتھر سے آ رہی تھی۔

''دس از ڈسکوری...... اسپیس لیب...... زندہ ہوں...... دہراتی ہوں، زندہ ہوں...... مدد کرو...... مدد......''

☆☆☆

اسمتھ اور ریلی، ریڈ۔ ٹیم کے ساتھ کمانچی سے باہر

آئے۔ اسمتھ نے مہیب ہینگر دیکھے۔ شمال اور مغربی سمت پہاڑی سلسلہ تھا۔ شمال مشرق میں صحرا کے سوا کچھ نہ تھا......

ٹیم نے ایک ٹرک میں سازوسامان لوڈ کیا۔ اسمتھ اور ریلی، فوجی گاڑی میں تھے۔ ایک ہینگر میں پارٹیشن بنا کر اسے ٹیم کے لیے مختص کیا گیا تھا...... تیاری آخری مراحل میں تھی۔

ایک آفیسر نے اسمتھ کو کال کے بارے میں بتایا۔ کال بلیوبرڈ کی جانب سے تھی۔

''جان، کیا پوزیشن ہے؟''

''ہم چوتھی سطح کے درجے پر ہیں۔ حفاظتی لباس بھی پہن لیا گیا ہے۔ شٹل قریب ہے؟''

''جب تم لوگ بنکر میں پہنچو گے تو وہ بنکر میں ہوگی۔ تم لوگ حفاظتی لباس میں ہوگے۔''

''بائر......؟''

''اسے کوئی شک نہیں ہوا۔ وہ اپنے پروگرام پر عمل کر رہا ہے۔''

''ایک اہم بات بتانی ہے۔''

''یس سر۔''

''چند منٹ قبل شٹل کی تجربہ گاہ سے لندن نے ''ڈسٹرس سگنل'' وصول کیا ہے۔ جانچ پڑتال ہورہی ہے۔ میں تمہیں جھوٹی امید نہیں دلانا چاہتا لیکن یوں معلوم ہوتا ہے کہ وہ میگان اولسن کی آواز تھی۔''

اسمتھ کے انگ انگ میں سوئیاں چبھنے لگیں۔ امید اور خوشی کی کیفیت ناقابلِ بیان تھی۔ ساتھ ہی اسے یہ احساس ہوا کہ حالات کی نئی کروٹ نے نئے خطرات کو جنم دیا ہے۔

''کیا لندن نے ریڈ کو بتایا؟''

''نہیں، کیونکہ رابطہ منقطع ہے لیکن میں نے لندن کو ہدایت کردی ہے کہ رابطہ ہو بھی جائے تو وہ اس بارے میں خاموشی اختیار کیے رکھے۔''

رابطہ ریڈ نے منقطع کر رکھا ہے۔ اسمتھ نے سوچا۔ وہ ہیجانی کیفیت میں تھا...... ریڈ کو علم ہوگیا تو وہ باہر آنے سے قبل میگان کو نہیں چھوڑے گا۔

''سر، مجھے یقین ہے کہ رابطہ منقطع رہے گا لیکن اچھا ہوا، آپ نے لندن کو خبردار کردیا...... کیا میں ٹیپ سن سکتا ہوں؟''

''آواز مزید خراب ہوگئی ہے۔ تاہم تم سن لو۔''

اسمتھ نے آنکھیں بند کر کے توجہ مرکوز کی اور ہمہ تن گوش ہوگیا۔ کچھ دیر بعد اس نے کہا۔

''سر، میگان زندہ ہے۔''

☆☆☆

''واٹر گلاس، دس اِز آئی بال، ڈو یو کاپی؟''

''آئی بال، وی ریڈ یو فائیو بائی فائیو۔''

''راجر ڈیٹ۔ مینٹین سرویلنس۔''

گروم لیک کے کنٹرول ٹاور اور ائیر فورس کے طیاروں کو لیڈ کرنے والے آئی بال کے درمیان جملوں کا تبادلہ ہوا۔ یہ جملے بہت سے افراد نے سنے۔ تمام نظریں مانیٹرز پر تھیں۔ جہاں ڈسکوری بادلوں کی اوٹ سے نمودار ہوئی۔ ایک دوسری اسکرین پر کارل بائر نظر آرہا تھا۔ اس نے جراثیم کش چیمبر چھوڑ دیا جو ریپ روم کے نام سے موسوم تھا۔ چیمبر کی کنکریٹ کی دیوار میں خلا نمودار ہوا۔ ٹیوب کا ایک سرا خلا کے ساتھ ملتا تھا۔ بائر ٹیوب میں داخل ہوا اور کنکریٹ کا خلا واپس بند ہونے لگا۔ یہ بلاسٹ ڈور تھا۔ سرنگ نما روشن ٹیوب میں اس نے آگے بڑھنا شروع کیا۔ ٹیوب، ربر پیڈ اور خاص پلاسٹک کی بنی ہوئی تھی۔ اندر سے بیرونی منظر نظر آتا تھا لیکن خاصا دھندلا۔ ٹیوب کے دوسرے سرے کے قریب بنکر کی چھت دروازے کے دو کواڑوں کے مانند کھل رہی تھی۔ فرق یہ تھا کہ کواڑ دو ہیکل تھے۔ وہاں سے رن وے ڈھلوان شکل میں اندر اتر رہا تھا۔

''دس اِز بائر۔'' ہیڈ سیٹ میں اس نے کہا۔ ''کیا تم سن رہے ہو؟''

''یس سر، بنکر کے آبزرویشن روم سے ٹیکنیشن نے جواب دیا۔

''کیا شٹل لینڈ کر چکی ہے؟''

''سر، کسی بھی لمحے وہ زمین پر ہوگی۔''

''گڈ۔'' بائر آگے بڑھتا رہا۔

اسمتھ یہ گفتگو سن رہا تھا۔ اس نے ریلی کو اشارہ کیا۔ ''گو ناؤ۔'' ٹیم منقسم ہو کر دو ٹرکوں میں سوار ہوگئی۔ ٹرکوں کی چھت اور پہلوؤں پر کینوس موجود تھا۔ اسمتھ اور ریلی جیپ میں تھے اور ٹرکوں سے آگے تھے۔ صحرا کی رات میں تینوں گاڑیاں ٹارگٹ کی طرف متحرک تھیں۔ اسمتھ کے پاس ہتھیلی کے برابر ایک مانیٹر تھا۔ شٹل صحرا کے اوپر تین ہزار فٹ کی بلندی پر تھی۔ اس کے لینڈنگ گیئر لاک تھے اور ناک اٹھی ہوئی تھی۔ اسمتھ، میگان کی طرف سے دھیان ہٹانے کی کوشش کر رہا تھا۔ وہ جانتا تھا کہ پہلا کام شٹل میں گھس کر میگان کو تلاش کرنا ہے۔ وہ اس بات سے بھی آگاہ تھا کہ اس کا یہ عمل میگان کی ہلاکت کے امکانات میں اضافہ کردے گا۔ پہلے ریڈ کو قابو کرنا ناگزیر تھا۔ اسمتھ کے ارادوں پر کلین

معترض تھا۔ اگرچہ اسے میگان کی جانب سے تشویش تھی لیکن وہ باخبر تھا کہ خود اسمتھ کتنا بڑا خطرہ مول لینے جارہا ہے۔

''جان اُدھر دیکھو۔'' ہیڈ سیٹ میں ریلی کی آواز آئی۔ جان نے اس کے اشارے کی جانب دیکھا۔ تیز روشنیاں زمین سے قریب تر تھیں۔ شٹل کے اطراف میں بھی روشنیاں تھیں۔ وہ ائرفورس کے طیارے تھے جو دائیں بائیں شٹل کے ہمراہ تھے۔ ریلی نے گنتی شروع کی۔ ''پانچ سو فٹ... دو سو، ٹچ ڈاؤن۔''

اسمتھ کی ٹیم رن وے کے متوازی جارہی تھی۔ شٹل کے عقب میں تین عدد فائرٹرک اور پچاس فٹ کے فاصلے پر تھے۔ شٹل کی ناک جھکی اور نوز گیئر نے وزن کو سنبھالا۔ پھر رفتار کم کرنے کے لیے پیراشوٹ کھل گئے۔

''نیچے اترو۔'' اسمتھ نے کہا اور دونوں جیپ سے کودے۔ دونوں ٹرک بھی آس پاس رک چکے تھے۔ رن وے کی ڈھلوان کھلے ہوئے دیوہیکل کواڑوں میں چلی گئی تھی۔ شٹل بھی بنکر میں غائب ہوگئی۔

''جان۔'' ریلی چیخ اٹھا۔ لیکن اسمتھ دوڑ لگا چکا تھا۔ اسمتھ نے دو تہائی فاصلہ طے کیا تھا۔ جب اس نے قدموں کے نیچے لرزش محسوس کی۔ رن وے کا ڈھلوانی حصے واپس سیدھا ہورہا تھا۔ اس کے بعد کواڑ بند ہوجاتے اور صحرا پر صرف رن وے دکھائی دیتا۔ اسمتھ جتنا تیز جاسکتا تھا، وہ بھاگتا رہا۔ زمین میں نمودار خلا کے کنارے پر اس نے دیکھا کہ نیچے بنکر کا فرش دس فٹ کے فاصلے پر ہے۔ سوچنے کا وقت نہیں تھا۔ اس نے گہری سانس لی اور اندر کود گیا۔ فرش چھوتے ہی وہ بیلن کے مانند متحرک ہوا اور کروٹیں بدلتا چلا گیا۔ رن وے سیدھا ہوا اور کواڑ بند ہونے لگے۔ اسمتھ کھڑا ہوگیا۔ اس کی نظر سرنگ نما ٹیوب پر گئی۔ روشن ٹیوب کے اندر ایک دھندلا سایہ نظر آرہا تھا۔ جو دھیرے سے مڑا۔ اس کا رخ اسمتھ کی جانب ہوگیا۔

☆☆☆

کارل بائر کی توجہ شٹل کی طرف تھی۔ پھر اس نے اوپر کی طرف ڈھلوان کو واپس جاتے دیکھا۔ محض ایک ثانیہ کے لیے اسے لگا جیسے کوئی شے اوپر سے گری ہے۔ تاہم اس نے اسے بصری فریب خیال کیا۔

''کنٹرول، میں ڈاکٹر بائر ہوں۔ سب ٹھیک ہے؟''

''دس اِز کنٹرول۔ سب ٹھیک ہے۔''

''میں ٹیوب میں شٹل تک جاؤں گا۔ ریڈ کے باہر آتے ہی شٹل سیل کردوں گا۔ سمجھ گئے؟''

''کاپی ڈاکٹر... گڈ لک۔''

☆☆☆

ریڈ کمانڈنگ چیئر سے اٹھ کر شٹل سے نکلنے کی تیاری کررہا تھا۔ اسے میگان کا خیال آیا۔ کیا وہ زندہ ہوگی؟ ریڈ نے جیب تھپتھپائی جہاں ٹیوب میں وائرس کا عفریت موجود تھا... وہ بیرونی دروازے کے قریب آیا۔ الفانیومرک کوڈ لگایا۔ اس نے سر اٹھا کر چھت میں ڈسپلے پینل کو دیکھا۔ سبز بتی روشن ہوگئی۔ دفعتاً دروازہ کھل گیا۔ ریڈ نے خود کو بائر کے رُوبرو پایا جس کا چہرہ حفاظتی ہیلمٹ کے اندر تھا۔

''تم!'' وہ جیسے چلّا اٹھا۔

منصوبے کے مطابق بائر کو ریڈ کا انتظار جراثیم کش چیمبر میں کرنا تھا لیکن رچرڈسن اور پرائس کی غیر موجودگی میں، وہ منصوبہ تبدیل کرنے کا فیصلہ کرچکا تھا۔ ریڈ کی حیرت پر وہ مسکرایا۔

''تم یہاں کیا کررہے ہو؟'' ریڈ نے وضاحت طلب کی۔

بائر دو قدم اندر چلا گیا۔ ''رچرڈسن اور پرائس اس دنیا میں نہیں ہیں۔'' اس نے شٹل کا دروازہ بند کردیا۔

''کیا مطلب؟ کیسے... کب؟''

بائر نے وضاحت کی۔ کیسے دونوں حادثے کا شکار ہوگئے۔ پھر اس نے دروغ گوئی سے کام لیتے ہوئے کہا۔ ''پریذیڈنٹ کاسٹیلا کو وائرس کا علم ہوچکا ہے۔'' بائر لاعلم تھا کہ اس کا جھوٹ واقعی سچ ہے۔

اگرچہ ریڈ کا چہرہ مخصوص ہیلمٹ کی حفاظتی پلیٹ کے پیچھے تھا۔ اس کے باوجود بائر نے اس کے چہرے پر کھنڈی زردی دیکھ لی۔

''یہ ناممکن ہے۔''

''یہ حقیقت ہے۔'' بائر نے جواباً کہا۔ ''میری بات غور سے سنو۔ مجھے نہیں معلوم کہ کاسٹیلا اور اس کے آدمی کتنا کچھ جانتے ہیں۔ بہت ممکن ہے کہ انہوں نے رچرڈسن اور پرائس کی کڑی تمہارے ساتھ تلاش کرلی ہو۔ ہم کوئی چانس نہیں لے سکتے۔ اگر تمہاری تلاشی لی گئی تو کھیل ختم ہوجائے گا۔ لیکن وہ لوگ میرے اوپر انگلی نہیں رکھ سکتے۔''

''میرا کیا ہوگا؟'' ریڈ کی آواز میں گھبراہٹ تھی۔

''کچھ نہیں، میرا یقین کرو۔ جلد ہی تم ہیرو بن جاؤ گے۔ تباہ کن مشن سے بچنے والے واحد آدمی۔ تم اتنا کرو کہ نمونہ مجھے دے دو۔''

ریڈ کچھ دیر بائر کو دیکھتا رہا۔ رچرڈسن اور پرائس کی

غیر موجودگی اعلان کر رہی تھی کہ بائر سچ بول رہا ہے۔ اس نے جیب میں ہاتھ ڈال کر پاؤچ نکالا اور بائر کے حوالے کر دیا۔ بائر نے اسے کھولا...... ٹیوب نکالی۔ اسے کھولا۔ پھر اسے قریبی فولادی کاؤنٹر پر خالی کر دیا۔

ریڈ اچھل پڑا۔ ''پاگل ہو گئے ہو۔ یہی کل اثاثہ تھا۔''

''میں نے کب کہا کہ سب ضائع کرنا ہے۔'' اس نے ایک ڈبیا نکال کر کھولی۔ اس میں سے ایک کیپسول اور روئی کا پھایا نکالا۔ روئی کسی چیز میں تر تھی۔ ہلاکت خیز مواد کاؤنٹر پر اس طرح پڑا تھا جیسے تھوڑا سا دودھ چھلک جاتا ہے۔

بائر نے کیپسول کی ٹپ ہٹائی۔ کچھ روئی لے کر اس کی مدد سے مواد کا کچھ حصہ کیپسول میں منتقل کیا۔ کیپسول بند کر کے باقی بھیگی ہوئی روئی میں اسے لپیٹ کر ڈبیا میں رکھ لیا۔ ٹک کی آواز آئی اور ڈبیا بند ہو گئی۔ وائرس کا بچا ہوا مواد وہیں تھا۔ اس میں ارتعاش پیدا ہو گیا تھا۔ ریڈ منہ کھولے بائر کی حرکات دیکھ رہا تھا۔

''کیا تم کیپسول میں لے جاؤ گے۔ اس کی حفاظت کیسے کرو گے؟''

''کیپسول سرامک سے بنا ہے اور مخصوص روئی کے اندر ہے۔ پریشان مت ہو۔ یہ میرے نئے پلان کا حصہ ہے۔''

''کیسا پلان......؟''

اچانک کوئی چیز چمکی۔ یہ چمک آلۂ جراحی کی تھی جس نے ریڈ کے حفاظتی سوٹ کو کاٹا اور اندر جلد میں خراش ڈال دی۔

''نہیں...... ں......'' ریڈ چیختا ہوا عقب میں لڑکھڑایا۔

''میرے نئے پلان کے لیے ضروری ہے کہ کوئی گواہ نہ ہو۔'' بائر نے کہا۔ ''میرا خیال ہے کہ باہر آ کر تم سوال جواب اور تفتیش کو ہینڈل نہیں کر سکو گے۔''

ریڈ نے بائر کو پکڑنے کی ناکام کوشش کی اور زمین بوس ہو گیا۔ ذرا دیر میں اس کا بدن بُری طرح جھٹکے کھا رہا تھا۔ سخت تشنج کا شکار تھا...... پھر اس کی کمر پیچھے کی جانب مڑنے لگی۔ مناسب فاصلے سے بائر اپنی تخلیق کی کارکردگی کا مشاہدہ کر رہا تھا۔ نظریں اس وقت بھی پھڑکتے ہوئے ریڈ کے لہولہو جسم پر تھیں۔ جسم کا خون سوٹ کی وجہ سے نظر نہیں آ رہا تھا۔ تاہم آنکھوں، ناک، منہ...... سے نکلنے والے خون نے ہیلمٹ کی پلیٹ پر سرخ پردہ ڈال دیا تھا۔ عام آدمی کے لیے یہ ایک دہشت ناک منظر تھا۔

بائر کا ہاتھ شٹل تباہ کرنے کے خود کار نظام کے پینل کی طرف جا رہا تھا جسے فعال کر کے اسے باہر نکل جانا تھا۔

☆☆☆

اسمتھ، شٹل کے لینڈنگ گیئر کے پاس پہنچ چکا تھا۔ وہاں سے وہ ٹائروں پر چڑھا۔ پھر لینڈنگ اسمبلی کی جانب حرکت کی۔ وہاں سے کھڑکی نما در کھول کر اندر رینگ گیا۔ اندر ایک اور نسبتاً بڑا کھڑکی نما در تھا۔ اس کے مرکز میں کراس تھا۔ انگلیاں پھنسا کر اسمتھ نے اسے گھمانا شروع کیا۔ اسے کھول کر وہ شٹل کے پیٹ میں پے لوڈ بے کے قریب نمودار ہوا۔ جو خلائی تجربہ گاہ کی پشت تھی۔ یہاں مختلف اشیا اسٹور کی گئی تھیں۔ تجربہ گاہ کی پشت پر آبدوز کے دروازے کے مانند بیضوی شکل کا دروازہ تھا...... جسے کھولنے کے لیے اس کے پہیے کو گھمانا تھا جس کے بعد وہ تجربہ گاہ میں داخل ہو سکتا تھا۔

تجربہ گاہ کے اندر میگان عالم وحشت میں گھومتے ہوئے پہیے کو تک رہی تھی۔ وہ نڈھال تھی۔ ''ابھی تاخیر نہیں ہوئی۔'' اندر سے آواز آئی۔ اس نے تیزی سے سلیڈ چیئر کے بندھن کھولے اور ہمت کر کے لیب سے سرنگ میں جانے والے دروازے کی طرف بڑھی۔ اگرچہ اسے خدشہ تھا کہ ریڈ نے دروازہ لازمی لاک کیا ہو گا۔ خدشہ ٹھیک نکلا۔ ناکامی اور مایوسی کا اندھیرا میگان کو نگل رہا تھا۔ وہ آنسو روکنے کے لیے لڑ رہی تھی اور سوچنے کی سعیِ لاحاصل میں تھی کہ معاً اسے اسٹوریج سیکشن کی جانب سے آواز سنائی دی۔

''ریڈ کو وہاں سے آنے کی کیا ضرورت ہے؟'' میگان نے ہتھیار کی تلاش میں اِدھر اُدھر دیکھا...... کچھ نہ تھا۔ پھر سیل ٹوٹنے کی وجہ سے سسکاری کی آواز آئی اور دروازہ کھل گیا۔ وہ جامد حالت میں کھڑی دیکھتی رہی۔ دماغ سن تھا۔ وہ کیا کر سکتی تھی۔

ایک ٹانگ پھر دوسری ٹانگ اندر آئی۔ پھر کوئی جھکائی دے کر اندر آیا...... ہیلمٹ نظر آیا...... آنے والا خلائی لباس میں نہیں تھا۔ اس کا مخصوص لباس حیاتیاتی خطرے سے بچنے کے لیے تھا۔ میگان کا دل شدت سے دھڑکا۔

''میگان!''

اس کا سکتہ ٹوٹ گیا۔ اس نے اسمتھ کو جکڑنے کی کوشش کی لیکن خلائی لباس میں یہ ممکن نہیں تھا۔ اسمتھ نے اس کے دونوں شانے پکڑ لیے۔ اس کا ہیلمٹ، میگان کے

ہیلمٹ سے ٹکرا رہا تھا۔ فیس پلیٹ ایک دوسرے کے ساتھ مل رہی تھیں۔ وہ پلکیں جھپکائے بغیر اسمتھ کو تک رہی تھی۔ ضبط کا یارا نہ رہا۔ آنسوؤں کی لڑی نے رخساروں پر پھسلنا شروع کر دیا۔ وہ اسمتھ کے شانے سے ٹک کر رو رہی تھی جن آنسوؤں سے چند سیکنڈ قبل لڑ رہی تھی، انہیں آزاد کر دیا۔

''تمہیں کیسے پتا چلا؟'' اس نے سسکی لی۔

''انہوں نے تمہارا ٹوٹا پھوٹا پیغام سن لیا تھا۔''

''پھر تم میرے لیے آ گئے......''

دونوں ایک دوسرے کو دیکھتے رہے۔ پھر اسمتھ نے آہستہ سے کہا۔ ''آؤ چلیں۔ ہمیں نکلنا ہے۔''

''اور ریڈ؟''

''مجھے پتا ہے، وہ بائر کے ساتھ ملا ہوا ہے۔''

''بائر؟''

''وہ آدمی جسے تم نے لانچنگ سے قبل رات میں ریڈ سے ملتے دیکھا تھا...... باقی باتیں بعد میں۔ بائر، شٹل میں ہے۔ وہ شٹل تباہ کیے بغیر یہاں سے نہیں جائے گا۔'' اسمتھ نے میگان کو شٹل، بنکر، ٹیوب کی پوزیشن بتائی۔ چیمبر کے بارے میں بتایا......

''جان۔'' میگان نے ایک سمت میں پینل کی طرف اشارہ کیا۔

''شٹل کی بربادی کا خودکار نظام کام کر رہا ہے۔ اسے روکا نہیں جا سکتا...... ہمارے پاس فقط چار منٹ ہیں۔''

اسمتھ، میگان کو لے کر تیزی سے آنے والے راستے سے واپس نکل آیا۔ میگان، اسمتھ کے پیچھے تھی۔ اس نے حیرت سے دیوار پر سرنگ نما ٹیوب کو دیکھا...... اسمتھ نے اپنے سوٹ میں سے چاقو برآمد کیا اور چند وار کر کے ایک جگہ سے ٹیوب میں جگہ بنائی۔

''میگان اندر چلی جاؤ۔'' اسمتھ نے اس کی مدد کی۔ پھر خود بھی اندر چلا گیا۔ میگان نے دیکھا کہ اسمتھ ساکت ہے۔

''جان، وقت تیزی سے گزر رہا ہے۔''

اسمتھ پر کوئی اثر نہیں ہوا۔ اس کے تاثرات حزن آلودہ اور آنکھوں میں غصہ تھا۔ میگان کے تصور میں خلا بازوں کے مردہ اجسام گھوم گئے۔ کتنی اذیت میں انہوں نے جان دی تھی۔ وہ سمجھ گئی کیا ہونے جا رہا ہے۔

''جاؤ تم۔'' اسمتھ نے کہا۔ ''رکنا مت نہ پیچھے دیکھنا۔ ٹیوب کے اختتام پر بلاسٹ ڈور سے گزر کر تم چیمبر میں پہنچ جاؤ گی۔''

''جان......؟'' میگان لرز اٹھی۔ آواز ٹوٹ گئی۔

''گو، میگان...... جہاں ٹیوب کٹی ہے، وہاں خیال رکھنا۔''

☆☆☆

مختصر وقت کا احساس اسمتھ کے ذہن سے محو ہو چکا تھا۔ وہ میگان کے مخالف سمت میں شٹل کی طرف جا رہا تھا۔ وہ جانتا تھا، بائر جیسے دولت مند اور طاقتور آدمی کے جرائم کا حساب حد درجہ دشوار تھا جبکہ تمام گواہان مر چکے تھے۔ اسے کوئی شک نہیں تھا کہ بائر نے ریڈ کو بھی ختم کر دیا ہوگا۔ بائر بچ گیا تو کوشش کرے گا...... کہیں اور...... کسی اور وقت، ایک نیا ''کینڈرا کومپیکٹ'' جنم لے گا۔

اسمتھ ٹیوب میں بھاگتا ہوا شٹل کے بند دروازے تک پہنچ گیا۔ عین اسی وقت دروازہ کھلا۔ بائر ٹھٹک گیا۔ وہ ناقابلِ یقین نظروں سے اسمتھ کو دیکھ رہا تھا۔ اسمتھ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے واپس اندر دھکیل دیا۔ اسمتھ کی نظر ریڈ کی مڑی تڑی خونچکاں لاش پر پڑی۔ غیظ و غضب کے باعث اسمتھ کا چہرہ پتھرا گیا۔ بائر نے ہیڈ سیٹ میں ریڈیو فریکوئنسی تبدیل کی۔

''تم...... یہاں کیا کر رہے ہو؟''

''تمہیں، تمہارے عفریت کے سپرد کرنے آیا ہوں۔'' اسمتھ کی آواز سے زہر ٹپک رہا تھا۔ چہرے پر غصہ اور نفرت تھی۔ اسمتھ نے ایک قدم اندر رکھا ایک باہر ہی تھا۔

''کک...... کیا کر رہے ہو؟'' آنِ واحد میں بائر کے شیطانی ذہن نے کام کرنا بند کر دیا۔

اسمتھ نے اس کے سینے پر چاقو کا وار کیا۔ حفاظتی لباس پھٹا۔ سینہ زخمی ہو گیا۔ بائر کی آنکھیں دہشت سے پھٹ گئیں۔ اس نے اسمتھ کی طرف آنے کی کوشش کی۔ اسمتھ نے دوسرا قدم بھی اندر رکھا، ایک لات بائر کے سینے پر ماری۔ وہ گرا اور مزید دور ہو گیا پھر اسے اٹھنا نصیب نہیں ہوا۔ اسمتھ نے اس کی حالت دیکھنے کی کوشش نہیں کی اور دروازے کے قریب نصب پینل پر انگلیاں چلا کر باہر نکل گیا۔ عقب میں شٹل کے فولادی دروازے کی سیل اپنی جگہ بیٹھ گئی تھی۔

اسمتھ نے بھاگتے ہوئے ریڈیو فریکوئنسی تبدیل کی۔

''کنٹرول، میگان کہاں ہے؟''

''جان، میں کلین ہوں۔ میگان محفوظ ہے۔ ہم نے بلاسٹ ڈور کھلا رکھا ہے۔ نکلو وہاں سے...... ڈور بند کرنا

پڑے گا۔ آخری منٹ گزر رہا ہے۔‘‘

اسمتھ کے ذہن میں تھا کہ ٹیوب میں وہاں خلا ہے جہاں اس نے چاقو سے اسے کاٹا تھا۔ بھاگتے ہوئے اسے دھیان رکھنا تھا۔ وہ حتی الامکان تیزی سے دوڑ رہا تھا۔ جب اسے بلاسٹ ڈور دکھائی دیا تو ڈور بند ہونا شروع ہو چکا تھا۔ یقیناً تباہ کن دھماکے میں چند سیکنڈ رہ گئے۔ شٹل کو پھٹنا تھا اور وہاں آگ لگنی تھی۔

’’پانچ سیکنڈ...... جان......!‘‘ کلین کی مضطرب چیخ سنائی دی۔ اسمتھ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ وہ جان توڑ کر بھاگ رہا تھا۔ پندرہ قدم...... دس قدم...... اسمتھ کا انگ انگ احتجاج کر رہا تھا۔ عضلات تڑخ رہے تھے۔ ان میں جلن بڑھتی جا رہی تھی۔

پانچ قدم...... چار قدم اور تین سیکنڈ۔ بلاسٹ ڈور بند ہونے والا تھا۔ اسمتھ نے آخری قدم اٹھایا اور جست لگائی۔ وہ دروازے کے کنارے کو چھوتا ہوا دوسری طرف الٹرا وائلٹ چیمبر میں گرا۔ عقب میں دروازہ بند ہو چکا تھا۔ اسے لگا جیسے اس کے نیچے زمین نے کروٹ لی ہو۔ بلاسٹ ڈور پر اندر سے یوں دھکا لگا جیسے کئی ہاتھ مل کر ٹکرائے ہوں۔

☆☆☆

اسمتھ کی آنکھ کھلی تو چھت کی سفیدی نظر آ رہی تھی۔ اس نے فوراً ہلنے کی کوشش نہیں کی۔ ساکت پڑا رہا۔ دھیرے دھیرے اس نے حرکت شروع کی۔ جسم سلامت تھا۔ تاہم یوں لگ رہا تھا جیسے وہ نیاگرا آبشار سے گرا ہو۔ اسے سمجھ نہیں آیا کہ وہ کہاں ہے؟

دروازہ کھلا اور کلین اندر آیا۔

’’میں کہاں ہوں؟‘‘ اسمتھ نے نقاہت زدہ آواز میں سوال کیا۔

’’انسانوں کے درمیان زمین پر۔ جان، بہت خوشی ہوئی۔ میں سمجھا تھا کہ تم نکل نہیں پائے۔ تم چیمبر میں بے ہوش ہو چکے تھے۔ ڈاکٹرز کا کہنا ہے، تم ٹھیک ہو۔‘‘ کلین نے کہا۔

’’کیا ہوا تھا؟‘‘

’’دھماکے کے بعد ریلی اپنی ٹیم کے ساتھ چیمبر میں گیا تھا۔ تمہیں بے ہوشی کی حالت میں ہی ضروری مرحلوں سے گزار کر ٹیم باہر لے آئی...... پھر اسپتال۔‘‘

’’میگان؟‘‘

’’وہ ٹھیک ہے۔ تم دونوں ٹھیک ہو۔‘‘

’’کھیل ختم؟‘‘ اسمتھ نے سرگوشی کی۔

’’یس۔‘‘ ’’کینڈرا کومپیکٹ‘‘ ’’ٹوٹ گیا۔‘‘

☆☆☆

میڈیا رپورٹس کے مطابق جنرل فرینک رچرڈسن اور ڈپٹی ڈائریکٹر، این ایس اے، انتھونی پرائس ایک اندوہناک حادثے میں جانبر نہ ہو سکے۔ حادثہ بریک لائن میں خرابی کی وجہ سے ہوا۔ رچرڈسن کی تدفین، فوجی اعزاز کے ساتھ آرلنگٹن کے قومی قبرستان میں کی گئی۔ پرائس کی تدفین نیوہیمپشائر میں فیملی پلاٹ پر کی گئی۔

بعد کی رپورٹس کے مطابق بحرالکاہل میں لاس اینجلس کے مغرب میں چھ سو میل دور ایک جیٹ طیارہ ڈوب گیا۔ وجوہات تلاش کی جا رہی ہیں۔ مذکورہ جیٹ، بیورز رمٹ فارما کی ملکیت تھا اور ہوائی جا رہا تھا۔ حادثے کے وقت اس میں ایک ہی مسافر تھا۔ ڈاکٹر کارل بائر۔ لاش کی تلاش جاری ہے۔ بظاہر امکانات نہیں ہیں کہ طیارہ فضا میں ہی پھٹ گیا تھا۔

پریذیڈنٹ کاسٹیلا نے قوم سے تعزیتی خطاب کیا۔ ماضی میں ’’چیلنجر‘‘ کی تباہی کے بعد ڈسکوری کا حادثہ خلائی المیے کا دوسرا واقعہ تھا۔ تفتیش کے مطابق شٹل کی واپسی کے دوران فیول پمپ میں خرابی پیدا ہوئی۔ شٹل ایڈورڈ ائربیس پر لینڈ کرنے کی ناکام کوشش کے بعد المناک تباہی سے دوچار ہوئی۔

☆☆☆

’’میگان کا کیا ہوا؟‘‘ رینڈی رسل، اسمتھ کے قریب کھڑی تھی۔ ’’اسمتھ۔‘‘

’’میگان کا نام، شناخت، چہرہ سب تبدیل کر دیا گیا ہے۔ وہ بچ گئی تھی لیکن اسے مُردوں میں شمار کرنا مجبوری تھی۔ کوئی چوائس نہیں تھی۔ معاملات کو خفیہ رکھنے کے لیے یہ ناگزیر تھا۔ اب وہ نئی شناخت کے ساتھ نئی زندگی گزارے گی۔‘‘

’’شکریہ تم نے مجھے بتایا۔‘‘ رینڈی نے مسکراتے ہوئے کہا۔

اسمتھ نے قبروں کے کتبوں پر نظر ڈالی اور نرمی سے بولا۔

’’تمہاری مدد کے بغیر انجام مختلف ہوتا۔‘‘ اس نے قدم بڑھا کر پھول یوری ڈانکو کی قبر پر رکھ دیے۔ ’’اس بہادر آدمی کی قربانی کے بغیر ہم کہاں ہوتے؟‘‘

وہ ڈانکو کو بھرپور خراجِ عقیدت پیش کر رہا تھا۔